_______, dated ___________

Quantity.	Unit.	Rate.		Amou
		Rs.	P.	Rs.

d.	Receipt order No. and date.

Remarks

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

تحفۃ العاشقین ولذت النساء

مجربات بو علی سینا

اصلی و پرانا

لطف زندگی

شہنشاہی کشمیری خفیہ کوک شاستر باتصویر

مولفہ و مصنفہ حکیم نور احمد صاحب شمس الحکما و سرپرست

عظیمہ دواخانہ جہلم

پنڈت کوکا وزیر اعظم ریاست کشمیر

ان نوجوانوں کے لئے جن کی شادی ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے ان کے لئے
ایک حقیقت افروز انمول تحفہ ہے جسکو خرید کر وہ شادی کی مسرتیں حاصل کرسکتے ہیں

منگوانے کا پتہ

سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

قیمت: دو روپے آٹھ آنے صرف

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عورت کا شاہی دربار میں آنا	۴	۱۹	پستان	۶۰
۲	قانونِ مواصلت		۲۰	ایام حیض	۶۰
۳	پہلا باب لطف زندگی یا شب تنہائی	۴۱	۲۱	علامتِ حیض	۶۱
۴	شیریں پھل	۴۲	۲۲	ضروری احتیاط	۶۱
۵	مرد و عورت	۴۴	۲۳	لذت الوصال	۶۲
۶	مردوں کی اقسام	۴۷	۲۴	ایام وصل	۶۲
۷	عورتوں کی اقسام	۵۰	۲۵	علاماتِ حمل	۶۳
۸	خاصیت اقسام عورت	۵۲	۲۶	ولادت کے بعد کی تدبیریں	۶۶
۹	مختلف اقوام سے شادیاں	۵۳	۲۷	فصل بہار میں لذتِ عیش	۶۸
	دوسرا باب			تیسرا باب	
۱۰	عورتوں کا بیان	۵۵	۲۸	چوراسی آسن	۷۰
۱۱	آلاتِ تولید	۵۶	۲۹	امساک بغیر دوا	۷۲
۱۲	تشریح الاعضا	۵۶	۳۰	مباشرت کے وقت اچھے خیالات	۷۴
۱۳	پیشاب گاہ کا لب	۵۷		چوتھا باب	
۱۴	پردہ بکارت	۵۸	۳۱	عورتوں اور مردوں کے اصول	[illegible]
۱۵	سیون	۵۸	۳۲	حمل	۷۷
۱۶	بیرونی اعضا	۵۸	۳۳	علامات	۷۸
۱۷	قاذف نالیاں	۵۹		پانچواں باب	
۱۸	خصیۃ الرحم	۵۹	۳۴	علم قیافہ	۸۳

۳۵	فالنامہ	۸۸
۳۶	عورت مرد کا مکالمہ	۹۰
۳۷	عورتوں کا بچوں سے فعل بد کرنا	۹۳
۳۸	لڑکی کی تربیت	۹۶
۳۹	آوارگی کا سبب	۹۶
۴۰	تربیت کا طریقہ	۹۷
	ساتواں باب	
۴۱	لذت الوصال	۹۸
۴۲	لذت کا احساس پیدا کرنا	۹۹
۴۳	ہمبستری کا طریقہ	۱۰۱
۴۴	مرد عورت کے خیال کا فرق	۱۰۳
	آٹھواں باب	
۴۵	نیک اور بد عورت کے طریقے	۱۰۹
	ناواں باب	
۴۶	نیک اولاد کے لئے اوقات	۱۰۹
۴۷	عورت کے اوصاف	۱۱۰
	دسواں باب	
۴۸	ورزش کے لئے ہدایت	۱۱۱
۴۹	شادی کی پہلی رات	۱۱۶
۵۰	حیا آمیز رات	۱۲۲
۵۱	کھری کھری بات	۱۲۴
۵۲	گیارھواں باب	
۵۳	غلبہ منی	۱۲۹

۵۴	مباشرت کے وقت نباؤ سنگار	۱۵۰
۵۵	مباشرت کی خاص تدبیریں	۱۵۶
	بارھواں باب	
۵۶	مباشرت کے فوائد	۱۵۸
۵۷	حاملہ کا احترام	۱۶۲
	تیرھواں باب	
۵۸	اوقات جماع کا بیان	۱۶۳
۵۹	شرعی اور غیر شرعی اولاد	۱۶۷
	چودھواں باب	
۶۰	ورزش حمل	۱۷۲
	پندرھواں باب	
۶۱	مفید باتیں	۱۷۲
	سولھواں باب	
۶۲	عورت	۱۷۷
۶۳	ازدواجی زندگی	۱۷۸
۶۴	شادی کا رشتہ کیسا ہونا چاہیئے	۱۸۱
۶۵	عیاشی کے نقصانات	۱۸۶
۶۶	شادی کا مفہوم	۱۸۹
۶۷	سترھواں باب علاج مستورات	۱۹۲
۶۸	اٹھارواں باب خفیہ مجربات	۲۰۱
۶۹	کشتہ جات	۲۱۷
۷۰	خوبصورتی بڑھانیکا نسخہ	۲۲۰
۷۱	امراض مستورات	۲۲۲

عورت کا شاہی دربار میں عرض کرنا

اقلیم ہندوستان میں ایک مشہور شہر بار تھا۔ جس کا زمانہ عدل و انصاف میں آلتھا۔ شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔ اور بچہ آہو مادہ شیرنی کا دودھ پیتا تھا چوہا اور بلی آپس میں کھیلتے تھے۔ رعایا فارغ البال تھی۔ اس کے وزراء عقیل ذی ہوش مدبر تھے۔ اس کا ایک وزیر پنڈت کوکا نامی تھا۔

شہنشاہی دربار میں نہایت تزک و احتشام سے لگا تھا۔ اُمراء وزراء سب حسب مراتب اپنی اپنی جگہ پر متمکن تھے بادشاہ نہایت رعب و جلال سے مسند آرائے تخت تھے

یکایک شاہی دربار میں ایک برہنہ عورت ناچتی گاتی ہوئی عین تخت کے پاس آئی۔ بادشاہ اس کی حرکت پر نہایت برافروختہ ہوا۔ اے بے حیا عورت تف یہ کیا بے شرمی تو نے مردوں کی نظر میں اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کیا عورت نے جواب دیا۔ کہ عورت عورت سے شرم نہیں کرتی۔ اگر مجلس میں مرد ہوتے تو میں بے حیائی کی جرأت نہ کرتی بادشاہ یہ کلام سن کر لال پیلا ہو گیا اور تخت سے جب اتر کر خلوت میں سیدھا گیا۔ وزراء کو بلا کر ڈانٹ ڈپٹ کی۔ اور کہا۔ کہ میں نے تمہیں اتنی دنیوی نعمتیں مال و جاہ دیا۔ کہ ایک روز کام آؤ گے۔ جلدی بے حیا ننگ و ناموس کو جواب دو۔ جب بادشاہ نے جلد حکم کیا تو ایک وزیر یوں دست بستہ ہوا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو۔ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو یہ عورت مسحات پترا ہے۔ میں نے اس کو اکثر جگہ دیکھا ہے۔ اس نے بہت سے مرد مان و جوگیوں سے شرط عاجز کیا ہے۔ اس کی کوئی مرد بھی مطلب براری نہ کر سکا۔ یہ دعویٰ لے کر دربار میں آئی ہے اس کے لئے خلقت دیار امصار میں منادی کرا دیں کہ جو اس کی پیاس بجھائے گا۔ اُس کو خلعت و انعام لیا جائیگا۔ شاہ موصوف نے منادی کرادی اور یہ خیال آیا کہ کوکا پنڈت نے اس علم میں ید طولیٰ حاصل کیا ہوا ہے۔ وہ ایک جرم کی پاداش میں مقید ہے۔ فوراً فرمان شاہی صادر ہوا کہ فوراً پنڈت کوکا کو شاہی دربار میں لایا گیا۔ بادشاہ نے اُس عورت کا قصہ بیان کیا۔ اور کہا کہ تم اس عورت کی مہم سرانجام دو تو تمہیں وزیر بنا دیا جائیگا۔ پنڈت یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ اس کو شاہی حمام کرایا گیا اور خلعت فاخرہ عطا کی پنڈت نے بادشاہ سے دست بستہ عرض کی کہ خلوت تیار کی جائے چنانچہ شاہی محل میں خلوت میں طلب کیا گیا۔ انواع اقسام کے عطریات کی بھینی بھینی شمام نواز خوشبو میوہ ہائے رنگا رنگ حاصل محل ہوا۔ اب کوکا پنڈت اور پترا جوگن عیش و طرب میں مشغول ہونے سے بیشتر نرد کھیلنے لگے۔ کوکا پنڈت نے خوش طبعی سے جوگن کے ....

حتیٰ کہ جوگن بے بس ہو گئی۔ کوکا پنڈت نے از روئے علم پہچانا کہ وہ بے حال ہو گئی ہے۔ آگے سے نرد اٹھا لی۔ اور بوس و کنار شروع کیا۔ جس سے جوگن پترا کو ایسا نشہ

سرشار ہوا۔ کہ بے ہوشی کی حالت طاری ہوگئی ہے۔ تو اس وقت کوکا پنڈت اٹھا اور دونوں طلائی سوئیاں اس کے دونوں پستانوں میں گاڑدیں اور اس کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ کوکا پنڈت انہیں چھوڑ کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب کچھ عرصہ بعد پترا کو مستی سے ہوش آیا تو اپنی حالت اور چھاتیوں پر دو سوئیاں گڑھی دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئی سوئیوں کو نکالا اور شب کوکا کے فراق میں آہ و نالے کئے۔ جب صبح ہوئی تو بادشاہ کے دربار میں منہ ڈھانپے عرق خجالت سے تر بہ تر گردن جھکائے دست بستہ کھڑی ہوئی۔ اور لکڑی مول لے کر جمع کیں۔ لوگوں سے آگ مانگی تاکہ خود کو پھونک دے۔

جب بادشاہ کو اس بات کا علم ہوا تو بادشاہ نے جوگن کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ جوگن نے عرض کی کہ مردوں کی مجلس میں گستاخی کی سزا چاہیئے۔ بادشاہ نے اس کی سزا معاف کردی اور اسے آگ میں جلنے سے منع کیا۔ پترا نے عرض کی کہ کوکا کی آتش عشق جلاتی ہے اور میں اس کی برداشت نہیں رکھتی۔ اگر بادشاہ اپنا حکم جاری کریں کہ کوکا پنڈت مجھے اپنی لونڈی بنالے۔ تب میرا من راضی ہوگا اور میں تمام عمر اس کی خدمت گزار رہوں گی۔

بادشاہ سلامت نے پنڈت کوکا کو انعام و اکرام سے مالا مال کردیا اور اس کو اپنا وزیر بنالیا۔ اور جوگن سے اس کی شادی کردی۔ بادشاہ اور وزراء کی درخواست پر کوکا پنڈت نے کتاب مذکور کی تصنیف کی۔ لہٰذا۔ تمام بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ تمام ناظرین والاتمکین شوقین جلیع حضرات اس سے حظ اٹھائیں۔ اور کمزور حضرات ان ہدایات پر عمل کر کے اپنی زندگی کو چار چاند لگائیں۔

کتاب مذکور میں پیدائش انسان استقرار حمل اوقات قمری کی تواریخ جن میں مستورات کے حالات بھی درج ہیں صحیح طریق سے متعدد مجرب ادویات کا ذخیرہ شامل کردیا گیا ہے اور حکماء نامدار کے سنہری کارنامے دیکھیں

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تابماند نام نیکت برقرار

کوکا پنڈت کی سوانح عمری دنیا میں حروف جلی بلکہ سنہری الفاظ میں درج ہیں۔ اور زبان زد خاص عام ہے ۔

جلق کا اثر آئندہ نسلوں پر

اس میں شک نہیں کہ جب کوئی شخص اس بد عادات میں گرفتار ہو جاتا ہے تو بدقسمتی سے ایک عرصہ تک۔ اور یا د نسل کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ گو مجلوق کے مختلف اعضاء قوی کمزور و ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی اولاد کا کیا حال ہوگا اس میں شک نہیں کہ اس کا پورا جواب نہیں مل سکتا۔ کیونکہ بہرحال عورت کے قوی اثر کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر کبھی بچے کی والدہ توانا و تندرست ہو تو ممکن ہے کہ بہت سی حالتوں میں یہ اس کے والد کی کمزوری کی تلافی ہو سکے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسے شخص کی اولاد جسمانی اور دماغی لحاظ سے کمزور اور ناکارہ ہوگی

اس میں غیر معمولی طور پر بیمار ہو جانے کا میلان ہوگا - اور اغلب ہے کہ خنازیر کے تمام ارباب موجود ہوں - بلکہ ہمارا ذاتی تجربہ اور دوسرے ہزاروں حکما کا عینی مشاہدہ ہے کہ اس کا بچہ میلانِ دق کی جانب ہوتا ہے جس کے والد نے مشت زنی کی ہو۔

اگر۔ انسان ذرا دیر کے لئے سوچے تو کیا وہ خود اپنے اُوپر سخت لعن وطعن نہ کرے اور اُسے شرم نہ آئیگی - جب اس کا ضمیر اُسے ملامت کرے گا کہ صرف تیرے اپنے گناہ سے تیری اولاد دق اور خنازیر کے پنجہ میں پھنس گئی ہے - وہ شخص کہاں تک مجرم ہے جو اپنی اولاد کی زندگی مثلاً بعد نسل موت سے بھی بدتر بنا دیتا ہے - اے نادان انسان صرف ان ننھی جانوں کو ہی ہلاک نہیں کرتا - بلکہ ساتھ ہی اپنی روح پر اپنے بدن کو قاتل بناتا ہے۔

اگر ہم اس مرض کی پوری تشریح لکھنی چاہیں - تو رسالہ خزر حیات کی طرح ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے - لہٰذا مختصراً یہ امور بیان کئے ہیں - عام طور پر بعض علامات اور آثار مشترکہ ہوتی ہیں - جیسے سستی جو تمام مجلوقوں کو لاحق ہوتی ہے - قریباً ایک ہی طرح ایک سیاہ بادل آسمان پر آفتاب کی مانند نظر آتا ہے - اور اس وقت آفتاب اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہوتا ہے - خواہ وہ بادل سے سیاہ نہ ہو - لیکن تھوڑی دیر میں دیکھتے دیکھتے تمام آسمان پر چھا جاتا ہے - اور سخت شدت کا طوفان اور آندھی لے کر آتا ہے - اسی طرح پیدا شدہ خرابیاں بھی نہ جانی چاہیئں ؎

زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

تماش بین

سر بازار بیٹھے ہیں اب آئے جس کا جی چاہے!
کرایہ کی معشوقہ!

آرٹ کی دلدادہ

عیش پرست عورت

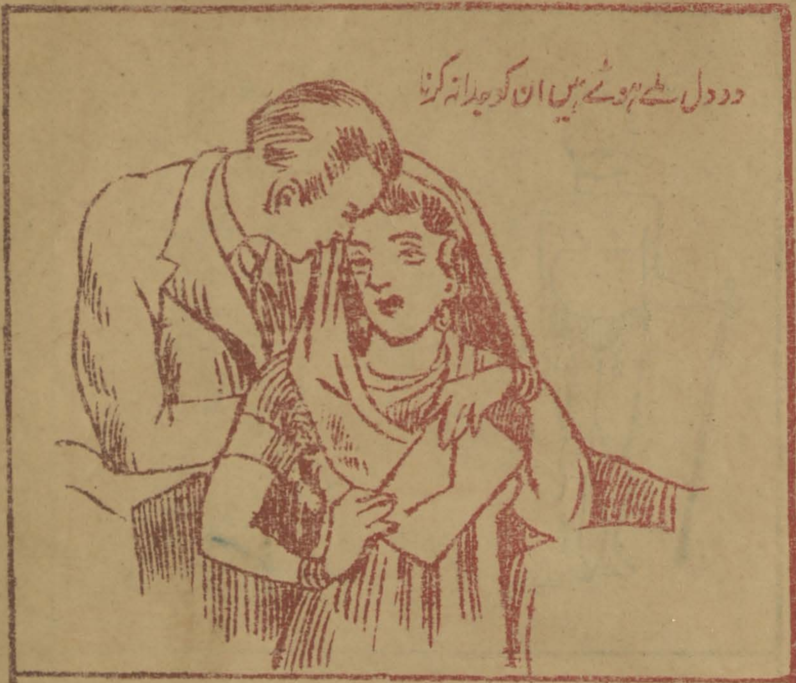
دو دل ملے ہوئے ہیں ان کو جدا نہ کرنا

پیامِ محبت

ورزش سے تندرستی ایاشی کا نتیجہ

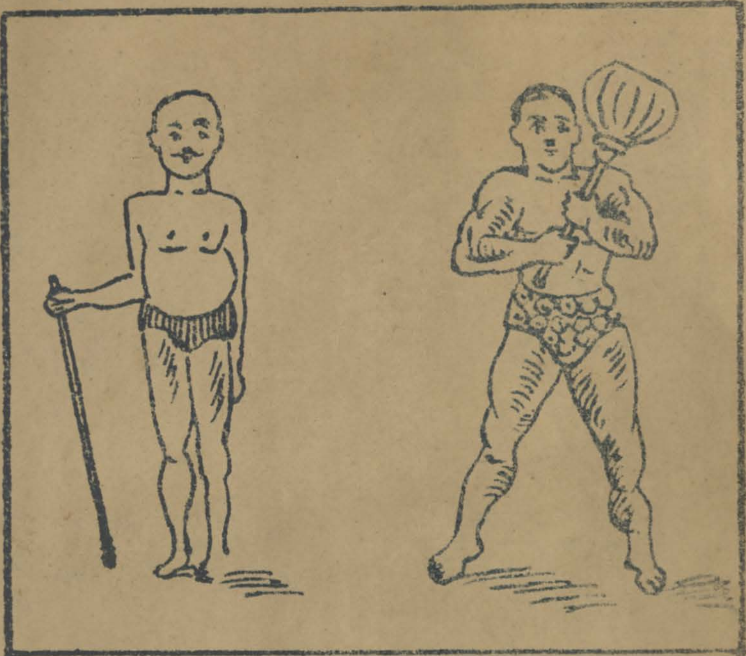

فراق یار میں پڑتے ہیں جان کے لالے
کوئی رازق نہیں ہے کسی کا صبر لینا

چاروں طرف رواں دواں موج بہار ہے
جوئے رواں دواں ہے دری آبشار ہے

اُوپر کو اٹھاؤ تو تم پر فدا آنکھیں
یہ سحر بھری آنکھیں تصویر حیا آنکھیں

سکوں پذیر نظارو مجھے فریب نہ دو
جنوں خیز بہارو مجھے فریب نہ دو

چھوٹی بہو بڑا خاوند

مکتبِ عشق

آسماں کھو چکا ستاروں کو　　اب تری یاد کا سہارا ہے

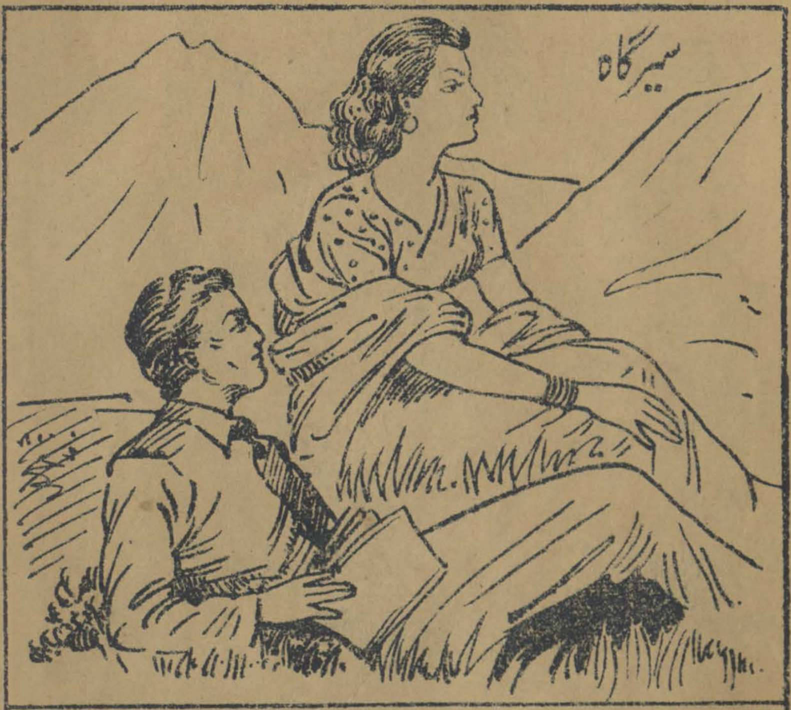
سیرگاہ

عورت کا غلام

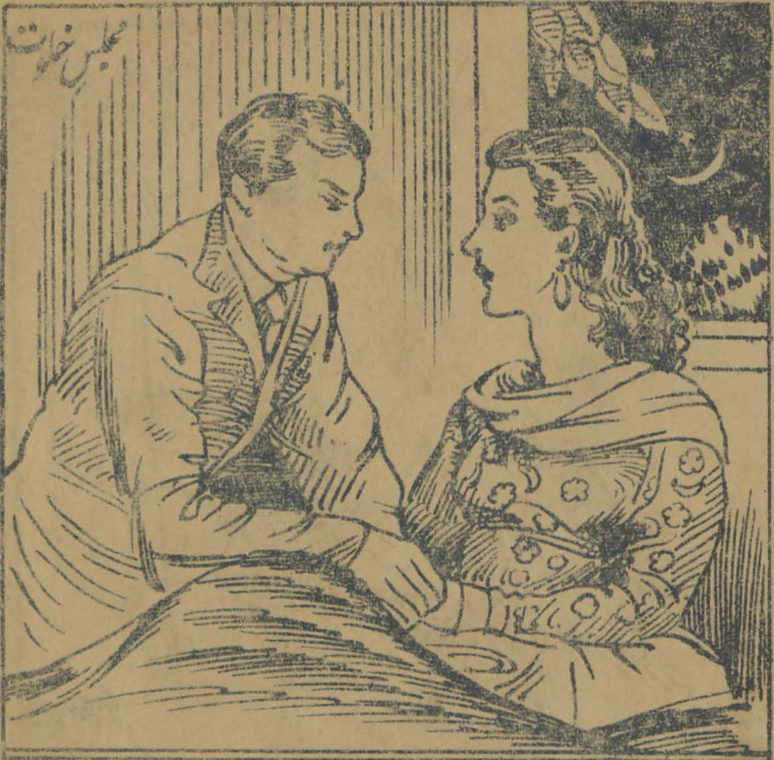
مجلس خلوت

پیار کی باتیں

درد کا روگ جوانی میں عطا کرتے ہو

ورزش کیلئے بہترین مقام

ورزش کیلئے بہترین مقام

مینا بازار
نذارا بازی
عاشق یعنی مرد

انتظار!

”دُلہن“

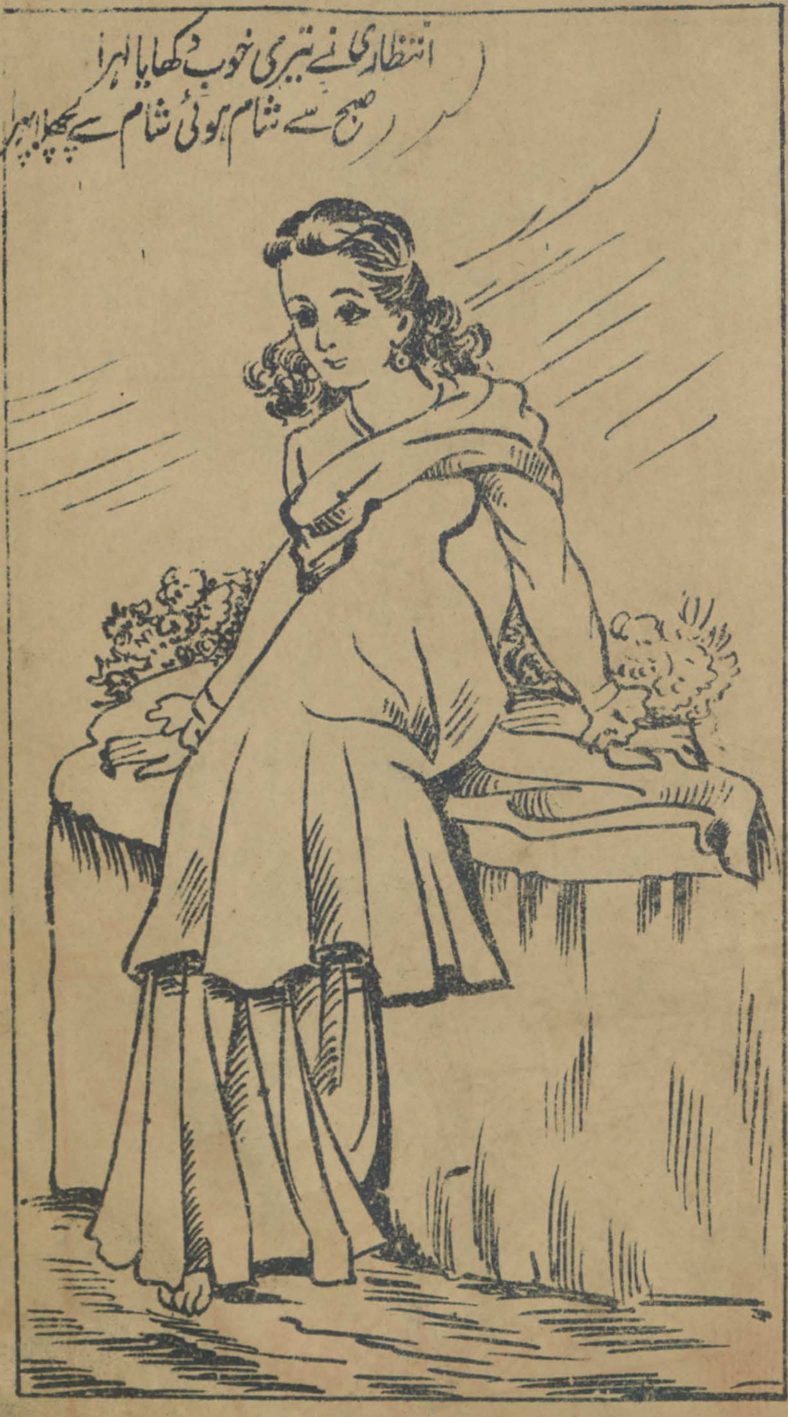
انتظاری نے تیری خوب دکھایا لہرا
صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہر

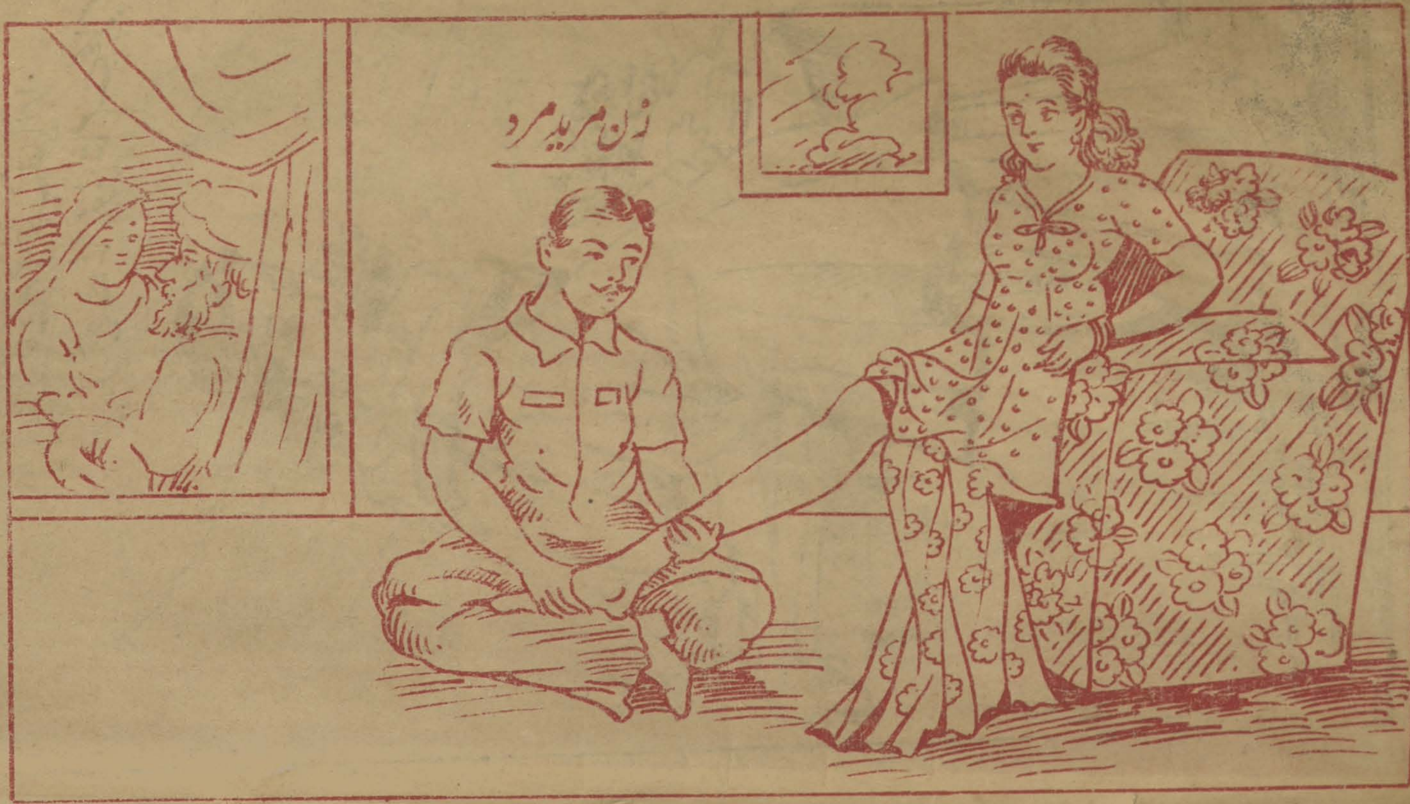
زن مرید مرد

جبینِ قوم پہ اک داغ ہے چلن اس کا

اس کی ممنون ہوں تم لطف جو فرماتے ہو
آئینہ بس اے زلف بنانے والے!
تجھ کو بگڑی ہوئی قسمت بھی بنانی ہوتی ہو!

اس کی ممنون ہوں تم لطف جو فرماتے ہو

پنجاب کی عورت

شہری عورتیں

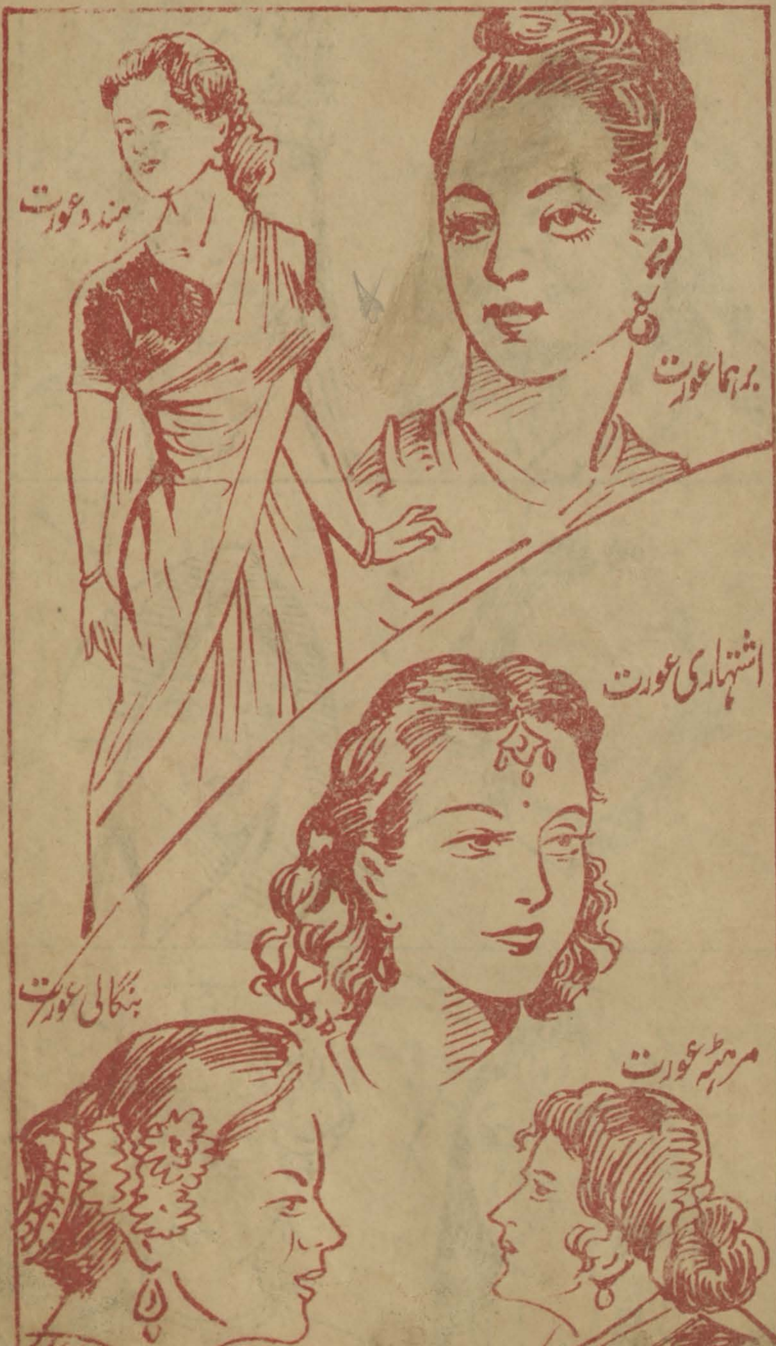

ہندو عورت
برہما عورت
اشتہاری عورت
بنگالی عورت
مرہٹہ عورت

برما
عراق
حبش
نیوزی لینڈ

ہسپانوی عورت
پنجابی
کشمیری

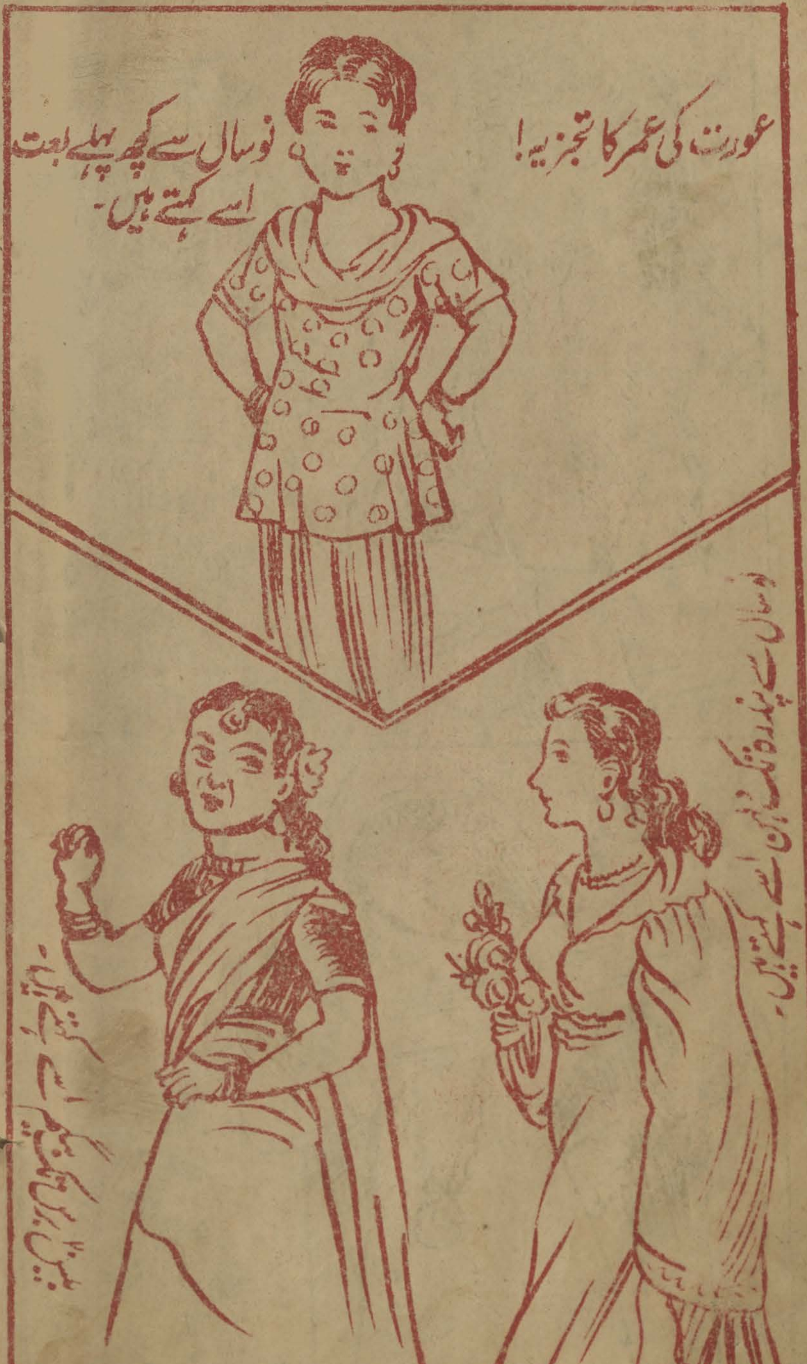
عورت کی عمر کا تجزیہ!
نو سال سے کچھ پہلے بنت
اسے کہتے ہیں۔
نو سال سے پندرہ تک دلہن اسے کہتے ہیں۔
بیس ۲۰ برس تک بیگم اسے کہتے ہیں۔

پھر تیس ۳۰ برس تک آیا اسے کہتے ہیں۔

چالیس کی سر حد اماں اسے
کہتے ہیں۔

پچاس پہ جب پہنچے بڑھیا اسے کہتے ہیں۔

جب ساٹھ برس کی ہو مردہ اسے کہتے ہیں۔

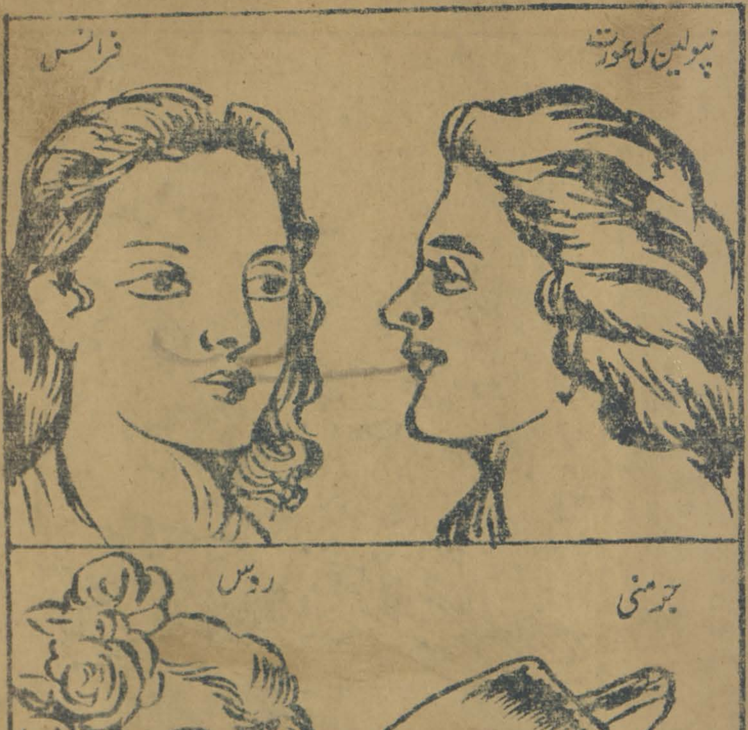
نپولین کی عورت
فرانس
روس
جرمنی

بوڑھے کی موت کا سامان

قتل گاہ
پہلی رات

پہلا باب لطف و زندگی شب تنہائی

قسامِ ازل نے جب اپنی بوقلمو گلکاریوں سے دنیا کو مزاین کیا۔ تو دنیا میں مرد و عورت کو آباد کیا۔ مرد و عورت فاتح و مفتوح کی مانند ہیں۔ ان کے جسمانی اتصال میں وہ چیزیں پنہاں ہیں۔ کہ دنیا کی سب نعمتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ مرد و عورت میں سب سے اوّل محبّت کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان دونوں کے مابین محبت اس شب پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ مرد و عورت کے پیاسے لب ایک دوسرے ملس سے انعکاس پیدا کرتے ہیں۔ اور جسم و روح پر ایک پرکیف مستی پیدا ہو جاتی ہے۔

پیکرِ لطیف عموماً نوے فیصدی ایسی ہوں گی جو مشرقی حیا کے دامن کو سنبھالتے ہوئے ہوتی ہیں۔ وہ جسمانی اتصال اور روحانی ملاپ سے بالکل بے بلد ہوتی ہیں ان کے دماغ کی پرواز شادی کو صرف خوبصورت لباس زرق برق ساز و سامان نئے قسم کے کھانوں کی خوشبو تک ہی محدود ہو جاتی ہے۔ اور نہیں سمجھتی۔ کہ قدرت نے ان پر کیا فرائض دویعت کر رکھے ہیں۔ وہ لڑکیاں شادی کو ایک کھیل سمجھتی ہیں۔ جب مرد ایک فاتح کی طرح باجوں کی سریلی تانوں کے درمیان آپنے مفتوح پر قبضہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ تو وہ مفتوح اس عجیب فاتح سے مرغوب ہو جاتی ہے۔ اس کا ننھا دماغ اس عقدہ کو وا کرنے کے لئے پرواز کرتا ہے سوچتا ہے۔ کہ وہی باپ جنہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر بڑا کیا ہے اب ایک بے رحم قصاب کی طرح ایک اجنبی کے حوالے کر دیں گے۔ ناسمجھ بچہ جب کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے اور ناکامیاب رہتا ہے۔ تو اس کا آخری حربہ رونا ہے وہ مفتوح جو والدین کی دعاؤں کے سایہ میں بچپن میں پروان چڑھا نہیں سمجھتا کہ اس نے بھی ایک ایسی منزل میں قدم رکھا ہے۔ جس کے پُرخار راستے خار مغیلاں ہوں گے مگر منزلِ مقصود کی سریلی تان ایسی روح پرور ہے۔ جو سحر پھونکتی ہوئی کھینچ کرلے جاتی ہے

فاتح مفتوح کو اپنے گھر لاتا ہے۔ وہ مفتوح جب نگاہیں اٹھا کر دیکھتی ہے تو وہاں کا ذرہ ذرہ اجنبیت لئے ہوئے نظر آتا ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ یہ مکان جہاں ہر طرف مسرت و شادمانی بکھر رہی ہے۔ سریلے باجے وجدانی کیفیت طاری کر رہے ہوتے ہیں۔ بچوں کے سرخ و سفید چہرے خوشی سے تمتماتے ہوئے ہیں۔ بڑے بوڑھے فرط طرب سے کھل کھلائے ہوئے ہیں۔ جہاں میرے ہر قدم پر ہزاروں آنکھیں بچھی چلی جا رہی ہیں۔ اس پردہ کے اٹھنے کے بعد کیسا منظر نظر آئے گا۔ کیا اس میں ایسی خوشیاں آئیں گی۔ یا کہ قہر مانیت کی بجلیاں رقص کر رہی ہوں گی۔ وہ مفتوح یہ سوچتا ہے اس قدر جس قدر اس کے دماغ میں صلاحیت ہے۔ اس طرح شور و شغب میں دن کا اجالا رات کی تاریکی میں مدغم ہو جاتا ہے۔ فاتح و مفتوح تنہائی میں چلے جاتے ہیں۔ مفتوح سمٹا ہوا۔ سہما ہوا اس انوکھے فاتح کی طرف دیکھتا ہے کہ اب تنہائی میں یہ فاتح مجھ سے کیا سوال و جواب کرتا ہے۔ مدبر فاتح اس شب تنہائی میں ایسا قانون رائج کرتا ہے کہ مفتوح آخری لمحہ تک اس کے قدموں میں پامال ہو جانا فخر سمجھتا ہے اس لئے حکم کو آوازِ خداوندی سمجھتا ہے۔ اور اس کی رضا پر اپنی خواہشتا قربان کر دیتا ہے فاتح کی مسکراہٹ اسے حیاتِ جاودانی بخشتی ہے۔ اور اس کی نگاہِ غضب میں اسے موت کی بھیانک جھلک نظر آتی۔ مگر نااہل فاتح جو دنیا کی ستم ظریفی سے فاتح بن جاتے ہیں۔ کسی عقل سے مفتوح پر ایسے ظالم قوانین رائج کرتے ہیں کہ مفتوح اس دن کی خوشی باجوں کی سریلی تان سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اس کا انجام ظلم و ستم ہے۔ عجب مضحکہ خیز طریقہ سے ہوتا ہے۔ کہیں نوعمر بچوں کو بیاہ شادی میں منسلک کر دیا جاتا ہے۔ کہیں مرد پچاس سالہ اور عورت تیرہ سال کی اور

شیریں پھل :-

کھیتی بونے والا اگر بیج ڈالتے ہی شیریں پھل کھانے کی خواہش کرے تو کس قدر اس کا مضحکہ خیز خیال ہے۔ زمین بھی اچھی نسل پیدا کرتی ہے اور زمین کی غور و پرداخت اس بیج کے ننھے پودے کو پروان چڑھاتی ہے۔ رحم دل فاتح رحم دلی سے

مفتوح کو رام کر لیتا ہے۔ اس کی تمام عمر آرام وراحت سے بسر ہوتی ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فاتح مفتوح سے اگر اس شب تنہائی میں اپنے وجود کی تشنہ کامیوں کو نہ بجھائے تو پھر کبھی نہ کبھی تو وہ اس روحوں کے اتصال کے مرتکب ہوں گے پھر آج کا کام کل پر ڈالنا بھی تو خالی از حکمت ودانائی ہے۔ یہ سوال کسی حد تک درست ہے۔ مگر پھلوں کے کھاتے والے ہمیشہ پہلے پھل صاف کر لیا کرتے ہیں تاکہ گرد صاف ہو کر دل ودماغ کو فرحت بخشے۔ بعینہ یہ حالت عورت کی ہے۔ انسانی فطرت کا مقتضا یہ ہے کہ وہ عورت جو اپنے ماں باپ بہنوں کو چھوڑ کر آپ کے رحم پر آپڑی ہے۔ اسے تین شب اور موقع دے کر اور پیار ومحبت کی خوشنما زنجیر میں جکڑ کر اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے خویش واقارب کو بھلا کر اپنے فاتح کی ہو جائے۔ گرم چیز جس طرح حلق اور تالو اور زبان جلا دیتی ہے۔ اس طرح دو جسموں کا فوری اتصال فاتح ومفتوح کے دلوں میں حاکمیت اور مظلومیت پیدا کر دیتا ہے بعض ناسمجھ فاتح ایسے مدہوش سو جاتے ہیں کہ ان کی کوئی شب۔ شب عروس کا ہنگامہ بپا نہیں کرتی۔ اور اپنے خون کے پر کیف لذایذ سے بے خود ہو جاتے ہیں۔ اور عملاً اس اتصال کو شبانہ روز جاری رکھتے ہیں۔ ایسا فعل بھی نسلی انسانی کے لئے تباہ کن ہے۔ گھر کا اثاثہ زیادہ مقدار میں لٹاتے جاتے ہیں۔ تو قارون کا خزانہ بھی خالی ہو جاتا ہے۔ اور احتیاط سے خرچ کرتے ہیں۔ وہ تمام عمر خوش اینڈ زندگی بسر کرتے ہیں۔

غنی سے فقیر بنا دیتی ہے

اسراف بے جا چشم زدن میں غنی سے فقیر بنا دیتی ہے۔ مرد جب اپنے جوہر کو شب وروز کی محنت سے لٹا دیتا ہے تو مفتوح اپنی روزانہ عادت سے مجبور ہو کر فاتح کے جسم میں اپنے حنائی ہاتھوں کی لمس سے ارتعاش پیدا کرنا چاہتی ہے مگر فاتح اپنے بیش بہا دولت لٹائے ہوئے کی وجہ سے برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ مفتوح کو ٹھکرا دیتا ہے۔ اس سے کنارہ کرتا ہے چھپتا چلا جاتا ہے۔ مگر مفتوح

اپنی "عادت" کو پورا کرنے کے لئے اس کی چیخ و پکار پر دھیان نہیں دھرتی۔ اور وہ اشارے وکنائے سے اپنی لگی ہوئی آگ دکھاتی ہے۔ فاتح بھاگتا ہے۔ اور مفتوح فاتح بن کر اپنی آزادی کا اعلان کر دیتا ہے۔ وہ یا تو غیر مرد سے اپنی "عادت" پوری کراتی ہے۔ یا بازارِ حُسن کی زینت بن جاتی ہے۔ اور مفتوح کی آزادی ایک خطرناک ٹریجڈی پر ختم ہو جاتی ہے۔

مرد و عورت

صانع حقیقی نے جب مرد و عورت کا جوڑ تیار کیا۔ اور انہیں ایک ہی چیز کے خمیر گوندھا۔ تو قدرت نے ان کے اجسام میں ایک ایسی برقی رو ڈال دی جس کی لمس سے وہ دونوں ایک ہی رہیں۔ اور اس لمس کا نام قوتِ ذائقہ رکھا۔ یہی وہ قوت ہے جس سے مرد و عورت شادی سے لے کر موت تک اکٹھے گزارہ دیتے ہیں۔ حیوانوں میں بھی یہی قوت ہے۔ مگر ان میں عقل و خرد کا نام نہیں اور اس جوڑے نے عقل کی وجہ سے اشرف المخلوقات کا خطاب حاصل کیا ہے ہمارے ہندوستان میں شادی بیاہ عجب مضحکہ خیز طریقہ سے ہوتا ہے۔ کہیں نوعمر بچوں کو بیاہ شادی میں منسلک کر دیا جاتا ہے۔ کہیں مرد پچاس سال کا اور عورت تیرہ سال کی۔ اور کہیں عورت تیس سال اور لڑکا چھ سال کا ہوتا ہے۔ ایسے بیاہ وبالِ جان ثابت ہوئے ہیں۔ کیونکہ "قوت" اور "خواہش" عمر کی تفاوت کی وجہ سے ایک میں دوسرے سے کم ہونے ان دونوں کی زندگی پر کیف ہونے کی بجائے بھیانک ہو جاتی ہے۔ شادی اس وقت کرنی چاہیئے جبکہ مرد اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکتے ہوں۔ اور نیز ان کو ایسے کام رائے دینے کا حق دیا جائے بدقسمتی سے ہندوستان میں والدین اپنی مرضی سے دو مختلف رنگ و بو احساسات جذبات کے پیکر اپنی ضد یا بزدلی کی وجہ سے جکڑ دیتے ہیں۔ جس سے آگے چل کر ان دونوں کی ازدواجی زندگی گھریلو جنگ مار پیٹ کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنی لڑکی کے اطوار کے عین مطابق لڑکا تلاش کریں اور پھر لڑکی سے اس سلسلہ پر رائے لیں۔ اگر لڑکی گھر کی چار دیواری کے اندر انکار کر دے۔ تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ عزت پر بے عزتی کا دھبہ لگا دے شادی میں سب سے پہلے روحانی محبت کا ہونا ضروری۔ اتصال ایک طوفان خیز سمندر ہے۔ جو اپنے وقت پر روز دکھانے کے بعد ساکن ہو جاتا ہے۔ بد گمانی جوئے نسل انسانی کے لیئے خطرناک ہے۔

حسین و جمیل اولاد پیدا کرنا:۔

بہادری اور شجاعت کے زمانے میں لوگ بڑے دلدادہ تھے۔ حسن و طاقت کے حصول کا کوئی ذریعہ فرو گذاشت نہ کرتے تھے۔ اور ان دونوں چیزوں کو نوع بشری کے صفات کا مقدمہ خیال کرتے ہیں۔ قدیم اہل تاریخ کا بیان ہے۔ کہ کالبیدیا کے دن سے صرف اطبا ہی واقف نہ تھے۔ بلکہ عورتیں بھی اس میں کافی واقفیت و مہارت رکھتی تھیں۔ مشہور روشن خیال قدیم یونانیوں نے کوشش و استقامت سے تحقیق کرتے ہوئے اس راز کے چہرے سے نقاب کشائی کی ہے جو ہیکل انسانی کی تخلیق میں طبیعت انسانی کا مخصوص لائحہ عمل رہا ہے۔ اور اس امر کی توضیح کی ہے۔ کہ ایک بادہ اور لائیس جیسے حسین انسان کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں۔ جس طرح نقاشی اور تصویر کشی کے فنونِ لطیفہ پردہ نیستی چھپ گئے اس طرح کالبیدیا کا فن بھی معدوم ہو گیا۔ یہ واقعہ اس دور کا ہے۔ جبکہ تمام اصنام اور مورتیاں لرزہ براندام ہو گئیں اور ان کی بیخ کنی کرتے ہوئے جدید نظام عالم نے ان کی جگہ لے لی۔ کہ جدید مذہبیت کے قدم اندر جمنے پائے۔ خرافات و جہالت کا دور شروع ہو گیا۔ مذہبی تعصب و بربریت نے اقوام پر حکمرانی شروع کر دی خونریزیاں ہوئیں۔ تالیف کو برباد کر دیا گیا۔ لائبریریاں جلا دی گئیں۔ اسکندریہ کا کتب خانہ جو اس زمانہ میں علمی دنیا میں اعلیٰ درجہ رکھتا تھا۔ وہ بھی جلا دیا گیا مگر کچھ زمانہ کے بعد انسان خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ نادانی جہالت اور کو رانہ

تعصب کی وجہ سے جس چیز کو کھو بیٹھا تھا۔ پھر اس کی جستجو میں سرگرم ہو گیا
انسانی فہم اور دانش میں اس دورِ ظلمت میں کسی قدر روشنی اور چمک باقی تھی۔ جس کی
پرتو اندازی سے ظلماتی دور کی تاریکیوں میں اُجالا نمودار ہونے لگا۔ انسان گمراہ تھا
لیکن گمراہی کی طے کردہ منازل کو زناد تھی۔ اور سست رفتاری سے راہ راست کو
چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹک رہا تھا۔ اس لئے جہالت کا اندھیرا رفتہ رفتہ چھٹ کر راہِ
ہدایت نظر آنے لگا۔ ہر زمانہ میں ایک نام ور اعلیٰ شخصیت پیدا ہوتی ہے
جس نے اپنی عقل و دانش اور ادراکات سے اس ظلمت آلود پردہ کو پھاڑ
کر پھر ضیا اور نور کی کرنیں جلوہ گر کر دیں۔ سولہویں اور سترہویں صدی کی ممتاز!
شخصیت رکھنے والے اور محققین تن علما میں سے ہم ان تمام فلاسفروں اور
اہل طبیعت کو شمار کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ علم کے لئے
وقف کر دی تھیں۔ اور کالبیداریا کی جانب سے اپنی کامل توجہ کو منعطف کر دیا تھا۔
بادشاہ ہنری دوم کے طبیب خاص فرنیل نے ان تمام کو بیان کیا ہے۔ جو حصول
تنقیح کے لئے ضروری ہے۔ جان ہوبرٹ نے عقل مند لڑکوں کی پیدائش کے متعلق
ایک کتاب لکھی ہے۔ کالڈ کیلہ نے خوبصورت نسل کو پیدا کرنے کی بابت ایک کتاب
تالیف کی۔ لیکن ان تمام کتابوں میں علم نجوم کے کافی مباحث مندرج ہیں۔ اور جس
طرح کسی فن کے ابتدائی دور میں صرف قیاسی خاکے ہوتے ہیں۔ سترھویں صدی
کے آخر میں پروکاب گوٹو نے فن افکار میں ایک کتاب تالیف کی۔ اٹھارھویں صدی
میں انڈری میلو نے بروہ یگی تالیف کی طرح ایک کتاب لکھی۔ جس کا عنوان حسب
منشا تولید جنس تھا۔ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد لوگ اس پر ٹوٹ پڑے
لیکن مطالعہ کرنے کے فوراً بعد یہ معلوم ہو گیا کہ فاش اور نمایاں غلطیوں سے یہ کتاب
بھری پڑی ہے۔ دابرٹ نے گزشتہ علماء سے کتابوں سے اخذ کر کے اکابر رجال
کی نسل کے متعلق تالیف کی ہے۔ اس کتاب میں جن طریقوں کی توضیح کی ہے اگر
زوجین ان پر کاربندہ کر فعل جنسی سے پہلے ان پر عمل پیرا ہوں۔ تو زوجہ بھی حسبِ

حمل میں ان کے موافق عمل درآمد کرے۔ تو یقیناً وہ کامیاب ثابت ہوں گے۔ مگر عمل تنقیح کے چہرہ پر جو سیاہ پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس کو یہ طبیب بھی بالکل نہ کھول سکا۔ گزشتہ کرن کے ابتدائی دور میں ایک عالمِ فیرغ نے آپنے خدا داد ذہن رسا سے اس مسئلے کے متعلق بحث کی۔ لیکن کافی حل یہ بھی نہ کر سکا۔ عصرِ حاضر کے بڑے بڑے فزیالوجیکل محققین نے اعضا کی ساخت و ترکیب و وظائف بدنی پر روشنی ڈالی لیکن کالبیدیا کی طرف انہوں نے قابل ذکر توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اطبائی محققین نے دل پسند اور مرغوب حاضر نسل کی موروثی تولید کے متعلق جو جو دقیق تحقیقیں کی ہیں۔ ان سے اس مدعا کا مرکزی نقطہ بہت قریب ہو گیا ہے۔ آخر میں طبیعات کے موجودہ ماہرین نے بویضہ اور جنیں کے متعلق جو تجربات اور انکشافات کئے ہیں۔ ان سے کامل طور پر تو اس تعجب انگیز تکوین کے چہرے سے نقاب کشائی نہیں ہوتی۔ لیکن بہر صورت بہت سے مسائل کی انہوں نے توضیح کر دی۔ جن سے اس کا ارتقا اور تفوق ثابت ہوتا ہے ہم ان کے بیان کے متعلق کچھ خلاصہ یہاں پیش کریں گے۔ لیکن اس سے قبل یہ ظاہر کر دینا! مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ نسل کا جسمانی و دماغی حسن بہت سی شرائط پر موقوف ہے۔ جن میں سے اصل الاصول ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ سن مزاج والدین کے اعضا کے حسن ترکیب والدین کی صحت فعل جنسی کے ادا کرنے کی قابلیت زوجین کی جائے سکونت رفتار زندگی۔ غذا اور رہنے کا مکان وموسمی کیفیت دونوں کے مزاجوں کا تشابہ اور اختلاط و مختلف شہروں یا جدا جدا ملکوں کے باشندوں کا باہمی سلسلہ مناکحت:

مردوں کی اقسام

حکماء ہند اہل ہنود کی کتاب شاستر میں مردوں کو چار اقسام میں منقسم کیا گیا ہے اشتنگ مرد (۲) مرگ مرد (۳) ششب برکھ (۴) شومرد۔

یہ اقسام جہاں بھی آپ جائیں ملیں گی۔ قدرت نے مردوں کو مختلف خیالات

وجذبات سے آراستہ کیا ہے۔ اور ان کے رنگ و روپ میں تفاوت ہوگا مگر کبھی ایک قسم کا مرد اگر دوسری قسم کے مردوں میں زیادہ عرصہ نشست و برخاست رکھے۔ تو اس کے اطوار پر مردوں کا اثر ہو جائے گا۔ اور اگر مرگ مرد شتنک مردوں سے زیادہ میل جول رکھے۔ تو ان میں اس جیسی خو دبو آ جائے گی۔

شتنک مرد:۔

تمام اقسام مرد سے اعلیٰ ہے۔ نگاہ میں اسکو ہر قسم کی بدی سے پاک تسلیم کرتی ہے۔ خوبصورت بلند بالا سڈول جسم اور دلکش اعضا ایسے سانچے میں ڈھلے ہوتے ہیں۔ کہ اسے قدرت کا شاہکار کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ بلند پیشانی سے ذکاوت و ذہنیت مترشح ہوتی ہے۔ لب موزوں دپتلے پتلے۔ جیسے کہ افتاب کی اولین مشرقی سطح پر کھیل رہی ہو جاذب نظر آنکھیں جن میں قوت تسخیر کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بال سیاہ اور ریشم کی طرح نرم و نازک مغرب کی آغوش میں پلا ہوا شتنک مرد لمبے بازو اور بھورے سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ اس کی پنڈلیاں نرم اور گوشت سے بھری ہوتی ہیں۔ شجاعت و بہادری کا شیر بلنقیہ بات کا دھنی۔ شیریں زبان ایسا کہ بات کرتے ہوئے منہ سے پھول بارش کی طرح ٹپکتے چلے جاتے ہیں۔ قد موزوں اور چال میانہ روی۔ خوش خلق اپنی عورت کے سوا دوسری عورت پر نگاہ تصور ڈالتے لرزتا ہے۔ تو اس کے لئے وبال جان ثابت ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی ایسی شادی کا انجام کی موت پر ختم ہو جاتا ہے۔

مرگ مرد:۔ شاستر کے مطابق شتنک مرد سے دوسرے درجہ پر مانا گیا ہے دلیری اور شجاعت میں شتنک مرد سے کم اور جذبات و خیالات کا ہیجان سمندر کی طرح ہوتا ہے۔ کبھی ساکن اور کبھی طوفان خیز لہروں کی مانند تہ و بالا کرتا ہوا جائے رنگ گندمی اور پیشانی بلند و چوڑی۔ چہرہ لمبا اور آگے کو ابھرا ہوا۔ اور کان گوشت سے بھر پور۔ آنکھیں بادام کی مانند۔ بال سیاہ اور کبھی کسی کے سنہری بھی ہوتے ہیں۔

بلند و بالا گفتگو سے جسارت ٹپکتی ہے بے خوفی میں اتنی دولیعت نہیں ہوتی جتنی کہ اس کی طرز گفتگو سے ہوتی ہے۔ زبان میں ایسا رس کہ دشمن بھی سنے تو موم کی مانند پگھل جائے۔ جسم سڈول۔ مگر بازو دراز نہیں ہوتے۔ خوبصورت ہونے کی وجہ سے مغرور رہوتا ہے۔ اور خود سے سب کو کمتر سمجھتا ہے۔ کام کرنے میں ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ جماع کا شوقین اور اپنی عمر چنگ و رباب سے بسر کرنے کا خوگر ہوتا ہے۔ اپنی تعریف سُن کر خوش ہوتا ہے۔ اور اگر موقع پڑے تو گرہ سے دام دے کر عزت کراتا ہے۔ کسی کام کے شروع کرنے میں نہایت چابکدستی کا اظہار کراتا ہے۔ مگر فربہ بدن ہونے کی وجہ سے جلدی ہی اس کام سے گھبرا جاتا ہے

ششت برکھ مرد:۔

بہ ششک اور مرگ مرد سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے۔ اس قسم کا مرد اپنی عقل سے راہِ منزل تلاش کرنے کی بجائے دوسرے کی کاسئہ گدائی بہتر سمجھتا ہے۔ خواہ خود کیسا ہی عقلمند کیوں نہ ہو۔ پھر بھی دوسرے کے کہنے پر کام کرے گا شکل وصورت میں وسط درجہ کا ہوتا ہے۔ اور خود ایسے فرائض استعمال کرتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت خوبصورت ہے۔ سامانِ آرائش سے اپنے آپ کو مزین رکھتا ہے۔ سست الوجود اور کاہل ہوتا ہے۔ ابتدا میں کام تن دہی سے کرتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ اس سے اکتا جاتا ہے۔ مستقل مزاج نہیں ہوتا۔ مگر اس کا دل آماجگاہ خیالات ہے۔ سوچ و بچار میں محو رہنے کا عادی ہزاروں طریقے بنائے گا مگر خود ہی مٹاتا چلا جاتا ہے۔ دنیاوی سیاست سے بے بہرہ ایک کام کو کرتے ہوئے چھوڑ کر فوراً دوسرا کام شروع کر دے گا۔ عورت سے بدظن حتیٰ کہ اپنی عورت کا بھی اعتبار نہیں کرتا۔ خواہ کتنی شریف اور نیک چلن کیوں نہ ہو بدچلن سمجھ کر دوسری عورت کی طرف مائل رہتا ہے۔ کان بڑے اور آنکھیں اندر کی جانب دھنسی ہوئی ہوتی ہیں۔ قول و عمل سے بیگانہ وعدے سے انحراف کرنے والا۔ بات کہہ کر مکر نا اس کی سرشت میں داخل ہے۔ جو شخص اس سے نیکی اور شرافت کا برتاؤ

کرتے اس سے برائی سے پیش آتا ہے۔ اور والدین کا نافرمان اپنی عورت کو خوش تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر خواہش کرتا ہے۔ کہ وہ لونڈی بنی رہے۔ منشیات کا دلدادہ خود برے کاموں میں غلطان رہتے ہوئے دوسروں کو روکنا اس کا شیوا ہے عام طور پر اس قسم کا مرد ہوتا ہے۔ اچھا خورد ونوش کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے۔

اشو مرد:۔ اشو مرد سب مردوں سے کم درجہ ہے۔ لیکن برکھ مرد سے زیادہ حسین اور خوبرو ہوتا ہے۔ علم وفنون کا دلدادہ۔ کام کرنے میں سست اور آنکھیں بھورے رنگ کی۔ ناک موٹی اور لب باریک۔ اس قسم کے مرد کے شہوانی جذبات ہر وقت برانگیختہ رہتے ہیں۔ ایسے مرد کی کوئی کتنی ہی عزیز رشتہ دار کیوں نہ ہو اس کا بھی لحاظ نہ رکھتا۔ آواز بری اور بھدی۔ کام کرتے وقت بہار کے تاروں کی طرح لرزتا ہے۔ ظاہرا ہر شخص سے خلوص و محبت سے پیش آئے گا۔ مگر وطن میں کچھ بھی نہیں۔ مذہب سے بھی وہ کا واسطہ نہیں۔ بدی اور چوری چکاری کو اچھا سمجھتا ہے۔ منشیات کا دلدادہ۔ اگر کوئی شریف عورت اس سے کلام کرے تو اس میں رنگ آمیزی کر کے ہر ایک کو سناتا پھرے گا۔ محنت اور استقلال سے کام نہیں کر سکتا؛

عورتوں کی اقسام:۔ جس طرح مرد چار اقسام کے ہوتے ہیں اسی طرح شاستر عورتوں کو بھی چار مختلف قسموں میں ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۔ پدمنی ۲۔ چترنی ۳۔ ہستنی ۴۔ سنکھنی۔

پدمنی:۔ سب عورتوں سے افضل و برتر ہوتی ہے۔ اس کا رنگ گل نیلوفر کی مانند ہر وقت چمکتا رہتا ہے۔ بال خمدار مثل سنبل کے کشادہ ہوتے ہیں۔ ابرو کمان کی مانند غزالی چشم اور آنکھ کی سفیدی سفید و سیاہی مائل نہایت باریک ہوتی ہے۔ دہن مانند غنچہ کھلا رہتا ہے۔ سینہ کشادہ اور پُر نور تمر جوانی قندھاری انار پر بھی سبقت لئے ہوتے ہیں۔ نازک کمر اور کلائیاں انگلیاں نرم اور نازک تلوے

باریک تیز رفتار، شیریں گفتار، خوش رو اور کانِ حیا ہوتی ہے۔ ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ ہونٹ اور پیشانی میں شکن ہوتے ہیں ہمیشہ پاک اور صاف رہتی ہے۔ منکسر المزاج اور مرد کے سونے کے بعد سوتی ہے۔ خدمت اور طاعت گزاری میں ہر وقت کمر بستہ رہتا ہے۔ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دے کر مرد کو اپنے پر فریفتہ شیفتہ بنائے رکھتی ہے۔ اس کا پسینہ خوشبودار ہوتا ہے نازک اندام ہونے کی وجہ سے ہمبستری سے اجتناب کرتی ہے۔ اور رغبت بھی اس کی کم ہوتی ہے۔

چیترنی - چیترنی۔ بدمنی سے دوسرے درجہ پر ہوتی ہے۔ میانہ قد۔ اوسط اندام گول وسمنت بدن۔ ہاتھ اور بال دراز ہوتے ہیں۔ اس کی گفتگو میں کرختگی ہوتی ہے بدخو اور سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ ثمر جوانی دراز ہوتے ہیں۔ جن کی مرقع بزیت شکم اور سر بڑا۔ ہوتا ہے۔ یہ جلدی ناراض اور جلدی خوش ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ خوش رہنا پسند کرتی ہے۔ رنگین کپڑے اسے بہت پسند ہوتے ہیں آرام و آسائش کی زیادہ خوگر اور ہمبستری کی زیادہ خواہش مند ہوتی ہے۔

ہستنی - یہ تیسرے درجہ کی عورت ہوتی ہے۔ اس کے پہچاننے کی یہ علامت ہے کہ اس کی رفتار سے ناز و نیاز آشکارا ہوتا ہے۔ چہرہ کا گوشت سخت ہوتا ہے۔ گردن چھوٹی اور پستان بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ بدن مضبوط اور فربہ ہوتا ہے۔ بلکہ بچپن سے اس قسم کی عورت فربہ ہوتی ہے۔ کڑوی اور نمکین اشیاء زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور جذبات میں اس قدر فراوانی ہوتی ہے۔ کہ مرد کی صحبت سے کبھی سیر نہیں ہوتی۔

سنکھنی - یہ چہارم درجہ کی عورت ہے۔ نہایت کمزور جسم ہوتی ہے قد اس کا بلند اور کلائیاں پتلی ہوتی ہیں۔ پنڈلیوں کی ساخت بھی نہایت پتلی ہوتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ لڑاکی بدخو انتہا درجے کی غصیل۔ کینہ ور۔ زود رنج ہوتی ہے۔ زیادہ ہنسنا اور رونا اس کی سرشت۔

میں ہوتا ہے۔ یہ [illegible] خاوند کی نافرمان اور تنگ دِل ہوتی ہے۔ اِس کے پسینہ سے بدبو آتی ہے۔ کلائیوں اور پنڈلیوں پر بال بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ ہر وقت نجس و ناپاک رہتی ہے۔ جھوٹ اِس کی گھٹی میں پڑا رہتا ہے۔

خاصیت اقسام عورت: پدمنی میں چونکہ پھول کی خوشبو ہوتی ہے۔ اِس لیے گل نیلوفر کہتے ہیں۔ یہ زیادہ تر عطریات کو مرغوب سمجھتی ہے چترنی سرود کو ہستنی، سنکھنی ترش اشیا کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ پدمنی کو مرد کا قربؔ پہر رات گئے تک۔ چترنی نصف شب۔ ہستنی کو تین پہر اور سنکھنی کو ہر وقت خواہش ہوتی ہے۔ اور اس میں بعض ایسی عورتیں جن سے تین روز تک قرب حاصل نہ کیا جائے تو صبر نہیں کر سکتی۔

حکمائے ہند نے سولہ برس کی لڑکی کو عورت۔ بیس برس کے لڑکے کو نوجوان مرد اور چالیس سال کی عورت کو بڑھیا لکھا ہے۔ اور تجربہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس عورت کی آنکھوں میں سرمہ لگا کر دیکھا جائے تو اُن کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ کہ نہیں۔ اگر سرخ ہو جائیں تو سمجھنا چاہیے کہ یہی مرد کا قرب زیادہ چاہتی ہے جو عورت ہر وقت غور و فکر میں مبتلا رہے۔ مرد سے لڑتی رہے۔ پاک اور صاف آراستہ اور پیراستہ رہے۔ منہ کھلا رکھے۔ جھوٹ بولے۔ تو اِس عورت کا کسی غیر مرد سے تعلق ضرور ہوتا ہے۔ جو عورت ہر وقت ادھر اُدھر دیکھ کر چلتی رہے ہر ایک کو بھائی باپ کہے۔ آرام و آسائش کی طالب و نالکا رہوتی ہے۔ اور جو عورت شرمیلی رہے۔ منہ اور بدن کو چھپائے رکھے۔ ہر وقت خوش رہے وہ پاک دامن ہوتی ہے۔ اور جو نشست و برخاست میں ادب ملحوظ نہ رکھے سینہ ابھار کر چلے۔ غیر مردوں کے سامنے قہقہہ مار کر ہنسے۔ اِس کو اکیلا تنہائی میں نہ رکھنا چاہیے۔ وہ ہرگز بھروسہ کے قابل نہیں۔ کہ جس عورت کی چھنگلی اٹھی رہے۔ اِس کا مرد فوراً مر جاتا ہے۔ اور جس عورت کی آنکھ سبز اور سرخ

ہو۔ آواز ملائم تو وہ بہت مالدار اور صاحب اولاد ہوتی ہے۔ مگر بے مروت
اور مرد کی خدمت نہیں کرتی

بانجھ عورت کے رحم کی شکل

مختلف اقوام سے شادیاں

تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے۔ کہ ہسپانیہ کے رہنے والوں کا انگریزوں
اور فرانسیسیوں کا اہل مشرق سے، اسی طرح جرمنی کے باشندوں کا اٹلین اقوام
سے روسیوں کا قفقازیوں سے سلسلہ اختلاط کر دیا جائے۔ تو اولاد طاقتور
اور حسین و جمیل پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے اہل عجم و ترک موجود
ہیں۔ عثمانی محروسات میں مختلف اقوام آباد تھیں۔ بردہ فروشی کا بازار رونق پر
تھا۔ علی الترتیب کردستان۔ جرکستان اور یونان کی کنیزوں کی بیع و شرا زور
پر تھی۔ اس اختلاط جو نتیجہ ہوا۔ وہ دنیا کے سامنے ہے۔ ترک قوم حسن و جمال
کے اعلیٰ زینہ پر پہنچ گئی۔ اعضا کے تناسب و توازن میں مشہور عالم اقوام کا
سرتاج شمار کی جانے لگی۔ اہل فارس اصل کے اعتبار سے تاتاری تھے۔ اد

گزشتہ ایام میں ان کی تاتاریوں جیسی شکل بھی تھی۔ قبیح المنظر اور بدصورت بھی ! تھے۔ لیکن کردوں اور چرکسیوں کے ساتھ جوڑ اور اختلاط سے ان کے اعضا میں باہم توازن ہوگیا۔ اور دوسرے ثبوت کی ضرورت ہے۔ تو تاریخ کے صفحات پلٹ کر گزشتہ رومانیوں کی حالت کا اندازہ کرو۔ ان کی قوت وسجاعت زمانہ میں مشہور تھی۔ انہوں نے قدیم زمانہ میں ہل چل ڈال کر سب کو تہ وبالا کر ڈالا تھا مفتوح اقوام کے ساتھ میل جول بڑھا کر اختلاط پیدا کیا۔ اور بالآخر طبعی تناسب و توازن کی ارتقائی منزل پر پہنچ گئے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ صرف مختلف اجناس کے اختلاط سے باہم سلسلہ نکاح اور آپ کی بدنی ریاست، اختلاط اجناس کے ان کو فوائد معلوم تھے۔ اسی لیئے انہوں نے اپنا تمدنی قانون تمام مفتوحہ ممالک میں جاری کر دیا تھا۔ کہ فاتح کا مفتوح کے ساتھ ازدواجی تعلق دشوار نہ رہے۔ ہم اور دور کیوں جائیں۔ ہمارے سامنے مصری اقوام موجود ہیں۔ باوجودیکہ سب کی اصل ایک ہے۔ لیکن مسلم و قبطی خاندانوں میں بڑا فرق نظر آتا ہے خصوصاً جو مسلمان و قبطی شہروں میں موجود ہیں۔ ان میں تو باہم نمایاں تباہی ہے۔ اول الذکر اشخاص کا چونکہ ترکوں، شامیوں، کردوں کے ساتھ ازدواجی سلسلہ ہو۔ گیا ہے۔ اس لئے وہ متناسب اعضا نظر آگئے ہیں۔ مؤخر الذکر طبقہ کا تعلق ازدواج چونکہ صرف اپنے ہی اہل وطن کے ساتھ مخصوص رہا، اس وجہ سے ان کی اپنی اصلی شکل برقرار رہی۔ اور کوئی تغیر پیدا نہ ہو سکا۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا۔ تو ہم اکثر اقوام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے۔ ظاہر کرتے۔ کہ جن قوموں کی غریب الوطنوں اور اجنبیوں کے ساتھ اختلاط اور تعلق ازدواج قائم ہو گیا ہے۔ ان کی جسمانی اور دماغی قوتیں اعلیٰ اور برتر ہو گئیں۔ اور جن ہی قوموں کا اجنبیوں سے ازدواجی تعلق نہ ہو وہ علیٰ متحمل کمزور اور مردہ صورت رہیں۔ اس ثبوت کے لئے گذشتہ اقوام اور وحشی امریکنوں کی حالت کا مطالعہ کرو اس سے یہ تو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ ایشائی کا یورپین عورت سے اور یا مغربی کا

مشرق سے سلسلہ ازدواج قائم ضروری ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ ایک شہر کے باشندوں کا دیہاتیوں یا دیگر شہروں کے رہنے والوں سے تعلقات نکاحی قائم کرنا نسل کے لئے مفید ہے۔ جو اصحاب اولاد کے تناسب الاعضاء ہونے کے والدہ ہیں۔ ان کو دوسرے شہر کی عورتوں سے شادی کرنا پسند کرتے ہوں۔ تو ایسی عورتوں سے شادی کریں جن کے والدین مختلف جنسیت رکھتے ہوں جس طرح پالتو جانور مخلوط اصناف سے جوڑا کر کے خوبصورت حسین اور جسمانی خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح اگر انسان مذکورہ بالا ضابطہ پر عمل پیرا ہو کر کاربند ہو جائے۔ تو سطح انسانیت کے ارتقائی منازل پر پہنچ کر بدنی حسن وجمال کا بہترین نمونہ بن جائے گا۔ عرب نے مذکورہ بالا امور کو عورت کا معیار حسن قرار دیا ہے۔ چار مقامات کی سیاہی۔ ملک۔ سر کے بال اور ابرو۔ چار مقامات کی سپیدی - جلد بدن دانت، سر کی مانگ اور آنکھ کی سپیدی۔ چار مقامات کی سرخی، زبان، لب، رخسار، مسوڑے، چار اعضا کا گول ہونا۔ چہرہ۔ سر، زانو، ٹخنہ۔ چار چیزوں کی درازی۔ قد، ابرو، بال گردن۔ چار حصوں کا خوشبودار ہونا۔ ذہن۔ ناک بغل، فرج۔ چار اعضا کا چوڑا ہونا۔ پیشانی، سینہ، آنکھ۔ کولا۔ چار مقامات کا تنگ ہونا۔ کان۔ ناک کا نتھنا۔ ناف، فرج۔ چار چیزوں کا چھوٹا ہونا۔ ہتھیلی منہ، چھاتی اور قدم -

دوسرا باب

عورتوں کا بیان۔ سب سے اوّل عورتوں کی بیماریوں کو ضبط تحریر میں لایا جائے۔ تو بہتر ہے۔ کہ صنف نازک کے ان نازک پردوں کو جو رحم کے اندر اور باہر ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر حال لکھ دیا جائے تاکہ ناواقف مستورات جن کی غلطیوں سے وضع حمل ہوجایا کرتا ہے۔ بیماری

تدبیر پر قدم عمل اٹھا کر ساحل مراد سے ہمکنار ہو سکیں۔

پیڑو:۔ عورت کے اندر ایک حصہ پیڑو کہلاتا ہے۔ جس میں اعضائے رئیسہ و تولید زنانہ کا زیادہ حصہ رہتا ہے۔ یہ پیٹ کے خانہ سے لے کر ریڑھ اور کولھے کی ہڈیوں تک ہوتا ہے۔ اس کی بناوٹ میں کمر کی ہڈی، مہرے، پہلو، اور کولھے کی ہڈیاں۔ دم کے مہرے نیز ایک عضلات مختلف قسم کی ریشہ دار ساخت وبافت شامل ہے

آلات تولید زنانہ:۔ یہ مردوں کی نسبت زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کو مردوں کے تناسل سے زیادہ کام پڑتا ہے مرد کا آلہ تناسل تو نومولود زنانہ میں پہنچاتا ہے۔ لیکن عورت کے رحم میں تو بہت عرصہ دراز تک پرورش پاتا ہے۔ اعضائے تولید کے مختلف حصے ہوتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں

۱۔ وہ اعضا جو نظر نہیں آتے۔ بلکہ پیڑو کے باہر ہوتے ہیں جس کے ذریعے قرار حمل بچہ کی پرورش ہوتی ہے۔ ان کو اندرونی اعضا کہتے ہیں۔

۲۔ وہ اعضا جو نظر آتے ہیں۔ اور پیڑوں کے باہر ہوتے ہیں جس کے ذریعے مرد کا آلہ تناسل داخل ہو کر رحم میں نطفہ پہنچا ہے۔

۳۔ وہ اعضا جو کسی کام میں مدد نہیں کرتے۔ بلکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد خوراک مہیا کرتے ہیں:

تشریح اعضائے فروج } بیرونی سوراخ یہ کسی قدر لمبا اور کھڑا ہوتا ہے۔ سیون کے اوپر پیڑوں کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ اس کے دو موٹے لب اور گوشے ہوتے ہیں۔ اس کے اندر ایک سوراخ ہوتا ہے۔ یہاں پر ایک جھلی ہوتی ہے جسے وہ بکارت کہتے ہیں اس کے اندر ایک سبز رنگ کی جھلی ہوتی ہے۔ جس سے رطوبت بہ کر تمام جگہ کو چکنا کرتی ہے۔ اس کے نیچے پیشاب کی نالی ہے۔

جبل الزہرا:- یہ ایک چربی کی طرح ہوتی ہے جو پیڑو وں سے ذرا نیچے اور پیشاب گاہ سے اُوپر ہوتی ہے جہاں بوقت جوانی بال پیدا ہوتے ہیں۔

پیشاب گاہ کے لب:- یہ فرج کے دونوں طرف ہوتے ہیں ان کی دو سطح ہیں باہر کی طرف جلدی ہوتی ہے جس پر بال اُگتے ہیں اور اندر کی طرف ملائم۔ یہ دونوں لب اُوپر اور سامنے موٹے اور اندر کی طرف پتلے ہوتے ہیں۔ یہ جبل الزہرا سے شروع ہو کر پیشاب گاہ کے دائیں اور بائیں سیون تک ہوتے ہیں۔ اور وہاں دونوں کے کنارے مِل جاتے ہیں۔

چھوٹے لب:- یہ اندام نہانی کے اندر والے لب ہیں جو بڑے لبوں کے اندر پوشیدہ ہیں۔ جوانی میں ان کا رنگ نیلا سُرخی مائل ہوتا ہے۔ سطح نرم اور چکنی ہوتی ہے۔ بڑھاپے میں رنگ بھورا اور جلد سخت ہو جاتی ہے۔

بظر:- یہ ایک چھوٹا سا لحمی اور انتقامی جسم ہے جو چھوٹے لبوں کے بالائی شاخوں کے درمیان عظیم خانہ سے لگا رہتا ہے اور بڑے لب و چھوٹے لب کے ملنے کے مقام پر سے آدھ انچ نیچے واقع ہے۔

دہلیز الفرج:- یہ ایک سہ گوشہ شکل کی چکنی جگہ ہوتی ہے جس کے اُوپر کی جانب بظر کے نیچے ویجائنا کا سوراخ جانبین پر چھوٹے لب ہوتے ہیں۔ اس کے بیچوں بیچ پیشاب کا سوراخ ہوتا ہے پیشاب کے وقت کے سوا ہمیشہ بند رہتا ہے

پیشاب کی نالی:- یہ تقریباً ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے جو مثانہ سے شروع ہو کر دہلیز الفرج میں کھلتی ہے۔

اندام نہانی کا سوراخ:- یہ پیشاب کے سوراخ سے تہائی انچ نیچے بڑے

لبوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ کنواری عورتوں میں گول تنگ اور پردۂ بکارت کی وجہ سے اس کی لمبائی چوڑائی بھی مختلف ہوتی ہے پہلی مرتبہ جماع کرنے سے اس کی گولائی کم ہو جاتی ہے اور بچہ پیدا ہونے کے وقت یہ لمبا بادامی شکل کا نظر آتا ہے۔

پردہ بکارت۔ یہ چاند کی طرح ایک جھلی ہے۔ بعض اوقات یہ گول ہوتی ہے ایک اس میں سوراخ ہوتا ہے اور کسی میں نہیں ہوتا۔ یہ جھلی بہت باریک ہوتی ہے۔ جماع کے وقت یہ جھلی پھٹ جاتی ہے۔

سیلون۔ یہ پیشاب اور پاخانہ کے درمیان واقع ہے اور بچہ پیدا ہونے کے وقت پھیل جاتا ہے اور کبھی حالت میں سخت ہونے کے وقت سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کبھی زیادہ پھیلنے سے پھٹ جاتا ہے

ویجائنا۔ یہ ایک نالی ہے جو اندرونی اعضا کے درمیان ہوتی ہے اس کے ذریعہ مرد کا نطفہ اندر رہ جاتا ہے۔ اور بچہ بھی اس کے راہ باہر آتا ہے۔

بیرونی اعضا۔ رحم یہ صراحی نما یعنی تقریباً سہ گوشہ تھیلی کی شکل اور پیڑو کے خانہ کے اندر ناف سے نیچے اور کچھ مثانہ کے پیچھے پشت کی ہڈی امعائے مستقیم کے آگے دونوں طرف بندھا ہوتا ہے۔ منہ کے نیچے اور سوراخ فرج کی طرف اور چوڑا حصہ پیٹ کی طرف ہوتا ہے۔ اس اوپر والے حصہ کو جسم رحم کہتے ہیں۔ جو اوپر سے تنگ ہو کر گردن رحم میں جاتا ہے اور اس کے گوشوں کو شاخ رحم کہتے ہیں۔ ان میں وہ سوراخ ہوتے ہیں جن میں کاذب نالیاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔

رحم کے نیچے والی تنگ حصہ کو گردن رحم کہتے ہیں۔ یہ بذریعہ ایک سوراخ ویجائنا کے سوراخ سے مل جاتا ہے۔ لیکن اس کے آگے کا حصہ بند۔ بٹوے کے منہ کی طرح سکڑا رہتا ہے اور یہ اگلا حصہ فم رحم کہلاتا ہے رحم کا اندرونی حصہ جو مثلث ہوتا ہے جس کا قاعدہ اوپر رہتا ہے

اس کے دونوں کونوں میں دو سوراخ ہوتے ہیں اس کے اندر مرد کا نطفہ داخل ہو کر پرورش پاتا ہے۔ اور شکل و صورت اختیار کرتا ہے۔ اور خاص وقت بدن و صورت میں پوری ترقی کر کے رحم کی حرکات سے باہر خارج ہو جاتا ہے

بلوغت کے وقت رحم تین انچ لمبا اور دو انچ چوڑا ایک انچ موٹا آدھ۔ سے پون چھٹانک تک وزنی ہوتا ہے۔ لیکن ایام وضع میں اس کا وزن تین پاؤ سے ڈیڑھ سیر ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت سکڑ کر اکثر چھٹانک یا دو چھٹانک ہو جاتا ہے ؞

قاذف نالیاں :۔ یہ تین چار انچ دو نالیاں ہوتی ہیں۔ جو شکم سے جسم کے دائیں بائیں گوشوں سے شروع ہو کر خصیتہ الرحم کے باہر ختم ہو جاتی ہیں یہ نالیاں اندر تنگ اور باہر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ان کی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ ان کا اندرونی سرا جسم رحم سے ملا ہوا ہوتا ہے اور بیرونی سرا جو خصیتہ الرحم کی طرف ہوتا ہے اس پر جھلی لگی ہوتی ہے۔ آزاد ہوتا ہے اور خصیتہ الرحم کو گھیرے رکھتا ہے۔ تاکہ انڈا خصیتہ الرحم سے نکل کر شکم میں نہ گرنے پائے بلکہ اُسے رحم کے اندر پہنچائے۔ چنانچہ جب خصیتہ الرحم میں انڈا تیار ہوتا ہے۔ تو قاذف نالیاں کی جھالر اپنی گرفت میں لے کر اپنی نالی کے ذریعے رحم کی طرف بھیجتی ہے۔ اگر اس نالی میں مرد کے نطفے کے کیڑے سے انڈا حسب ضرورت مل جائے تو حمل قرار پاتا ہے۔

خصیتہ الرحم ۔ عورتوں کے خصیے دو بادام کی طرح غدودے ہوتے ہیں۔ جو خانہ شکم میں کمر کے حصہ میں گردوں کے قریب جسم رحم کے دائیں بائیں دونوں جانب ہوتے ہیں۔ ہر ایک غدہ جو ان عورتوں میں تقریباً ۲ انچ لمبا پون انچ چوڑا ½ موٹا ہوتا ہے اس میں ریت کی طرح بے شمار ذرات باریک ہوتے ہیں۔ جس میں انڈا بننے کی طاقت ہوتی ہے اور تیس چالیس کے

قریب چھوٹے ببلبلے ہوتے ہیں۔جو عورت بالغ ہوتی ہے اُسے حیض آتا ہے تو ایک ببلبلہ پک کر پھوٹ جاتا ہے اس سے زردی مائل رطوبت نکلتی ہے جس میں انڈا موجود ہوتا ہے۔اس انڈا کو کاذب نالی کا جھالردار حصّہ اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔یہ اس کو بحفاظت رحم میں پہنچا دیتا ہے۔اس طرح ہر حیض میں ایک ببلبلہ پھٹتا رہتا ہے۔

پستان:۔ اس سے بچہ کی خوراک یعنی دودھ نکلتا ہے پیدائش سے لیکر کچھ عرصہ تک اس سے پرورش پاتا ہے۔بچپن میں پستان بھی بڑھتے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ جب عورت بلوغت کو پہنچتی ہے تو یہ بھی اپنی اصلی حالت پہ آجاتے ہیں۔اور جب بچہ بچہ دانی میں آتا ہے تو یہ بھی بچہ کے ساتھ ساتھ ترقی کرنے لگتے ہیں۔اور ایام حمل میں یہ بہت بڑے ہوجاتے ہیں۔ ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور ادھر اُن میں دودھ آجاتا ہے۔

ایام حیض۔ لڑکیاں جب سن بلوغت کو پہنچتی ہیں۔اور ان کی تندرستی اپنی صحیح حالت پر ہوتی ہے۔تو پھر ان کے رحم سے ایک خونی رطوبت پر ہی معلوم کیا جاتا ہے۔کہ لڑکی افزائش نسل کی ترقی کے قابل ہوگئی ہے۔ایام ماہواری میں لڑکیوں میں نئے نئے تغیر ہوتے ہیں۔پیڑو کے نیچے بال اُگ آتے ہیں اور پستان بڑھ جاتے ہیں۔

لڑکیوں کی عمر کا اندازہ مختلف ممالک کی آب وہوا کے انحصار پر ہے گرم ملک کی لڑکیوں کو گیارہ سال سے چودہ سال تک ایام ماہواری آنا شروع ہوجاتا ہے اور سرد ممالک کی لڑکیوں کو چودہ برس سے اٹھارہ بیس سال تک ہے۔پہلے حیض ماہ بماہ مسلسل نہیں آتا۔بلکہ پہلے دو تین مہینوں میں تھوڑا تھوڑا خون رس کر بند ہوجاتا ہے حیض کی رنگت مختلف قسم کی ہوتی ہے۔کسی کو ہلکا سرخ اور کسی کو سیاہی مائل آتا ہے۔کسی عورت کے حیض کی بو نہیں ہوتی اور کسی کے حیض کی بو تیز ہوتی ہے۔بعض عورتوں کو ماہواری

تین چار یوم تک۔ بعض کو ایک ہفتہ اور بعض کو ایک ہفتہ سے بھی زائد آتا ہے۔ حیض کے خون میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ دوسرا جسمانی خون جم جاتا ہے مگر یہ خون جمتا نہیں بہتا رہتا ہے۔

علاماتِ حیض:۔ جو عورتیں اپنی جسمانی صحت اور تندرستی سے آراستہ ہوتی ہیں انہیں شروع میں حیض کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ گھر کا کام کاج معمولاً کرتی رہتی ہیں۔ مگر کمزور نحیف اور نازک اندام خواتین کو پہلے حیض کے آنے پر چارپائی سے اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے ایسی عورتوں میں سستی بے چینی۔ درد سر۔ آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقہ خفیف حرارت زیرناف۔ کمر پیٹھ میں درد۔ جسم میں اعضا شکنی۔ اور پستانوں میں خفیف درد چہرہ اُداس۔ جسم کا رنگ پھیکا اس کے بعد خونی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اور یہ عورتیں کچھ نحیف پڑ جاتی ہیں۔

ایسی علامات جب کسی لڑکی میں ظاہر ہوجاتی ہیں. تو دیکھنے والے یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اسے ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں۔

ضروری احتیاط:۔ حیض کی حالت میں پسینہ میں ٹھنڈ لگنے پانی میں بھیگنے۔ گیلا کپڑا پہننے۔ پسینہ میں برف کھانے۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے خوف وہراس غم و غصہ۔ مرد و عورت کے اتصال۔ صفائی اور طہارت سے کبھی غافل نہ ہوں۔

عموماً حیض ماہ بماہ آتا ہے مگر کبھی کبھی اس میں اختلاف ہوجاتا ہے کبھی اٹھائیس دن کے بعد آتا ہے اور کبھی پانچ ہفتہ کے بعد بھی جاری ہو جاتا ہے۔ اور بعض عورتوں کو سال میں دو تین بار آتا ہے اور بعض کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اطبا کہتے ہیں کہ اگر عورت کے خصیتہ الرحم نکال دیئے جائیں تو نہ تو اس کو ماہواری آئیگا اور نہ ہی حاملہ ہوگی پینتالیس پچاس برس کی عمر تک خصیتہ الرحم اور رحم میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے جس کے سبب حیض

ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسی عورتیں بھی دیکھی گئی ہیں جو بچوں کو دودھ پلا رہی ہیں مگر ان کا حیض بند ہو جاتا ہے اور حمل قرار پا جاتا ہے اور بعض عورتوں کو قرارِ حمل ہوتے ہوئے بھی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ مگر ایسی حالت شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

لذت الوصال پہلے پہل مرد کو چاہیئے کہ جب تک باہمی تیاری نہ ہو اس کے نزدیک نہ جائے کیونکہ ایسا جسمانی اتصال کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بلکہ مرد اپنی عزت عورت کی نگاہ میں گرا دیتا ہے۔ اسی لیئے حکماء نے کہا ہے کہ جب تک عورت کام پر آمادہ نہ ہو مرد کو چاہیئے کہ وہ اس سے الگ رہے۔ عورت کو تیار کرنے کے لیئے بوسہ بازی کرے رخساروں پر پیشانی پر ٹھوڑی پر پھیر تمام سینہ پر ہاتھ پھیرے اس کے بعد اس کے مڑجوانی کو اپنے ہاتھ کی انگلی کے ناخن سے چھیڑے اس طرح چند منٹ چھیڑنے سے عورت تیار ہو جائیگی اس کے پہچاننے کی علامت یہ ہے :۔

۱۔ عورت جلد جلد سانس لے گی۔
۲۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے کھنچ آئیں گے۔
۳۔ جسم ڈھیلا چھوڑ دے گی۔

اگر یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو مرد کو عورت کے ساتھ فطرت انسانی کے مطابق اس پر لیٹ کر اپنا فرض ادا کرے۔ ایسا اتصال عموماً افزائش نسل بہت کارآمد ہے۔ مرد کا نطفہ عورت کے فم رحم میں گرتا ہے تو کرم ویرج رحم میں داخل ہو کر انڈا تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں انڈا مل جاتا ہے تو سوراخ کر کے اس میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ سوراخ پتلی سی جھلی سے بند ہو جاتا ہے اس کو قیام نطفہ یا قرارِ حمل کہتے ہیں۔

ایام حمل ۔ حمل کی مدت عموماً ۹ ماہ ہوتی ہے۔ اور لڑکی لڑکا کے ہونے کی کمی بیشی ایک ہفتہ کے قابل ہے۔ دنیا پر لڑکا ایک ہفتہ وہ پہلے آتا ہے اور لڑکی

ایک ہفتہ کے بعد وضع حمل کا معین وقت نہیں ہوتا۔ کیونکہ قرار حمل کے ہوتے وقت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ قرار حمل کب ہوا۔

علامات حمل - عورت کے حمل کی علامات مختلف ہوتی ہیں اور یہ ضروری ہے کہ ایسے ایام میں عورت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

۱- اولین علامات ماہواری خون کا بند ہو جانا ہے۔

۲- سستی۔ کاہلی۔ غنودگی۔ آرام طلبی۔ دردِ سر۔ متلی خصوصاً صبح کے وقت بستر سے اُٹھتے وقت۔

۳- منہ سے زیادہ مقدار میں تھوک آتی ہے۔ آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں مٹی۔ ترش اشیاء کوئلہ کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

مزاج میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ حلیم عورت بھی تند خو ہو جاتی ہے نیند۔ بڑھ جاتی ہے۔ مرد سے نفرت ہو جاتی ہے۔

پنڈلیوں میں اینٹھن ہونے لگتی ہے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ جماع کے بعد عورت کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ابتداءِ حمل میں زیر ناف پیڑو کے اُوپر بادام کے برابر سختی ہوتی جاتی ہے۔ جوں جوں حمل کے ایام زیادہ قریب آتے ہیں۔ پستانوں کی سطح پر نیلی نیلی رگیں اُبھر آتی ہیں پھر بھوسی کی مانند چھلکے نظر آتے ہیں۔

شناخت کا طریقہ

۱- اگر رات کو شہد خالص سرد پانی میں ملا کر عورت کو پلائیں۔ اور اگر وہ حاملہ ہو گی تو ناف میں درد اور مروڑ پیدا ہو گا۔ اگر حاملہ نہ ہو گی تو کوئی علامت پیدا نہ ہو گی

۲- اگر بوقت شب سفوف زرد اونٹ گرد یا مدھو نج شہد میں ملا کر اس میں سبز ریشمی کپڑا لت کر کے عورت کے اندام نہانی پر رکھیں۔ اگر حمل نہ ہو گا تو

جماع کے وقت خارج شدہ رطوبت کا نقشہ

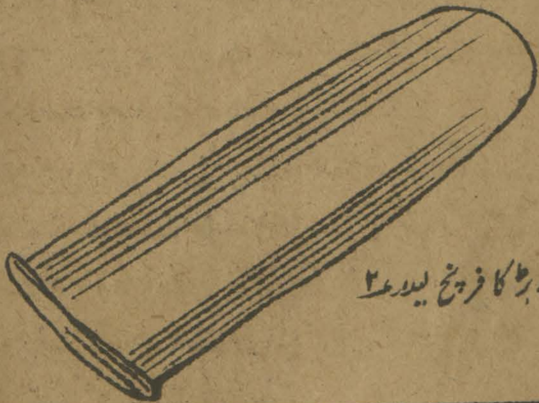

موٹی ربڑ کا فرنچ لیدر عـ۲

عـ۳ باریک ربڑ کا فرنچ لیدر

مرد کا اعضائے تناسل

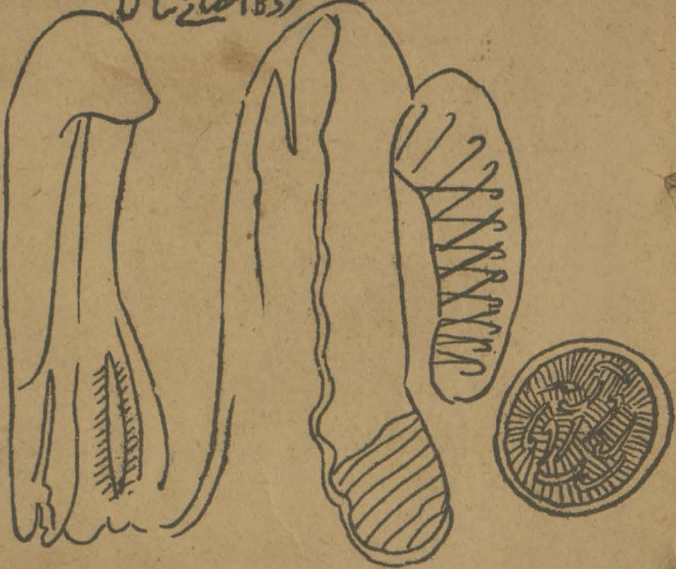

رحم میں تندرست بچے کی حالت

رحم میں کمزور بچے کی حالت

منہ میں کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو میٹھا یا کڑوا مزہ محسوس ہوگا۔ میٹھا مزا ہوگا تو لڑکا۔ اور کڑوا ہوا تو لڑکی۔

ولادت کے بعد کی تدبیریں۔ اکثر نئے پیدا شدہ بچوں کو دست آنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جن کا رنگ سیاہ اور نیلا ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس کی رنگت سیاہی مائل سبز اور لیسدار ہوجاتی ہے۔ اور جس بچے کو اس قسم کے دست آئیں۔ تو وہ تندرست بچہ ہے۔ اور اگر کسی بچہ کو چند گھنٹوں تک کوئی دست نہ آئے۔ تو دو تین ماشہ کسٹرائیل یا روغن بید انجیر دو ماشہ شہد میں ملا کر کپڑے کی بتی سے بچے کو چوسائیں۔

شروع میں بچے کو غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر اس کی غذا ہو بھی تو وہ اس کی ماں کا دودھ ہے۔ اور یہی اس کے کافی ہے۔ پہلے دن بچہ کو چھ سات گھنٹے تک کچھ نہ دیا جائے۔ لہٰذا بچے کو نال کاٹنے نہلانے اور کپڑا پہنانے کے بعد آرام سے سلا دیا جائے۔ اس کے بعد اس کو دودھ پلانے کے لئے زچہ کو دے دیا جائے۔ زچہ کو چاہیئے کہ بچہ کو گود میں لے کر اس کے منہ میں اپنا پستان دے دے۔ چند مرتبہ پستان منہ میں دینے سے بچہ خود بخود دودھ پینا شروع کردے گا۔

زچہ کی چھاتیوں میں سے ایک لیس دار عرق دودھ کی طرح نکلتا ہے۔ یہ عرق اپنے اندر جلاب کی تاثیر رکھتا ہے۔ جو بچے کے مزاج کے بالکل مطابق ہوتا ہے۔ عام لوگ بچے کو دو تین روز تک ماں کا دودھ نہیں پینے دیتے یہ اُن کی فاش غلطی ہے۔ ایسا کرنا زچہ و بچہ ہر دو کے لئے مضرت رساں ہے۔ نہ ہی زچہ کا دودھ نکلتا ہے۔ اور نہ ہی بچہ کو دست آتے ہیں۔ قانونِ قدرت کے مطابق ہر بچہ کی غذا اس کے پیدائش سے پہلے ماں کی چھاتیوں میں رکھ دی جاتی ہے۔ اور غذا اپنے اندر جلابی تاثیر رکھتی ہے۔ اس کے پینے سے بچے کا پیٹ بالکل صاف ہوجاتا ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں سے زچہ کو

دودھ پلانے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

حمل کے دوران میں بچہ کے ہونے کی وجہ سے رحم چوڑا ہو جاتا ہے اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو یہ نہایت ضروری ہے کہ رحم پھر سکڑ کر اپنی حالت پر آ جائے۔ اور اس کی اصلی حالت پر آنے کا آسان طریقہ بچہ کا دودھ پلانا۔ کیونکہ۔ کیونکہ پستان کا رحم سے تعلق ہے۔ جب بچہ پستان چوستا ہے۔ تو رحم کو سکڑنے میں مدد حاصل ہوتی رہتی ہیں اور رحم اصلی حالت پر آ جاتا ہے

۲۔ دودھ کے نکلنے پر زچہ کو رکاوٹ، تناؤ اور ورم کا خوف ہو جاتا ہے

۳۔ ولادت کے بعد جو دودھ بھرا رہتا ہے۔ اس سے زچہ کو دودھ کا بخار ہو جاتا ہے۔ بچہ کا دودھ پینے سے زچہ اس بخار سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

۴۔ بچہ کو وقت پر دودھ پینے کی عادت ڈالنی شروع کر دی جائے۔ اور ہمیشہ اسی وقت پر دودھ پلاتے رہیں۔ رفتہ رفتہ بچے کی عادت بن جائے گی۔ اور پھر وہ بچہ اپنی عادت کے مطابق دودھ پینے کے وقت پر ہی چلائے گا

نقشہ اوقات

بچے کی عمر	مندرجہ بالا وقفہ میں جتنی دیر کے بعد دودھ دیا جائے	کل جتنی مرتبہ دودھ دیا جائے
۳ یوم سے ۶ ہفتہ تک	ہر دو گھنٹے کے بعد	قریباً دس مرتبہ دودھ دیا جائے
۶ ہفتہ سے ۳ ماہ تک	۲½ گھنٹہ کے بعد	″ آٹھ ″ ″ ″ ″
۳ ماہ سے ۵ ماہ تک	″ ۳ ″ ″ ″ ″	″ چھ ″ ″ ″ ″
۵ ماہ سے ۹ ماہ تک	″ ۳½ ″ ″ ″ ″	″ پانچ ″ ″ ″ ″
۹ ماہ سے ایک سال تک	″ ۴ ″ ″ ″ ″	″ چار ″ ″ ″ ″

ہدایات

بچے کو دس بجے رات سے ۵ بجے صبح تک دودھ نہیں دینا چاہیئے۔ مگر اس دوران میں بچہ رو پڑے تو سمجھ لیں کہ بچہ پیاسا ہے۔ یا وہ پیشاب میں بھیگ چکا ہے۔ تو لنگوٹی اور بستر بدل دیویں۔ اگر پیاسا ہو چمچہ بھر صاف پانی پلادیں اور اگر پیشاب کرنا چاہتا ہو تو پاؤں پر بٹھا کر پیشاب کرائیں۔ اگر آرام سے نہ لیٹا ہو۔ تو دوسری کروٹ سلادیں۔ بچہ فوراً سو جائے گا۔ ایسی حالت میں دودھ ہرگز نہ پلائیں۔ اور جب تک کہ دودھ پینے کا وقت نہ ہو جائے بچے کے روتے ہی یہ کوشش کرو کہ اسے کیا چاہیئے۔ ہوسکے کہ مندرجہ باتوں کے علاوہ اس اس کے پیٹ میں درد ہو۔ جو کہ گرم پوتڑے سے سینک کرنے سے آرام آجاتا ہے۔

فصل بہار میں لذتِ عیش۔ کیا موسم بہار میں حمل مُضر ہے اور اس میں علما مختلف خیال کرتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جن بچوں حمل اس موسم میں قرار پا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر پاگل یا بے وقوف ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس زمانے میں والدین فعل جنسی کا ارتکاب غیر معمولی حدت اور متواتر جوش سے کرتے ہیں۔ اور رومیوں نے تو مئی کے مہینہ میں عقد نکاح کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ اس ماہ میں نکاح کرنا پراگندگی اور پریشانی کا باعث ہے۔ حمل کی پیدائش و استقرار نہایت حدت حرص، شہوت اور جوش کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بڑے بڑے عاقل اور دانشمندوں کا طبقہ اسی ماہ میں پشت پدر سے شکم مادر میں قرار گزیں ہوتا ہے۔ کہ ان کے نقطہ انگیزی کے وقت غیر معمولی جوش وحدت کو کام میں نہیں لائے تھے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ دیگر فصول میں انسان کی شہوانی خواہشات خواب میں ہوتی ہیں۔ اور موسم بہار میں خوابیدہ شہوانیات میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی موسم میں . . . .

انسان کی طبیعت میں شگفتگی انبساط اور رونق کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں
صحراء عراق اور فرات کے سواحل پر پندرہ سال گشت وسیاحت
کے وہاں کے باشندوں کے اقوال میں سے اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ دیہاتی موسم
ربیعہ میں دیگر فصلوں کی نسبت فعل جنسی کا زیادہ ارتکاب کرتے ہیں۔ خلاصہ
یہ ہے۔ کہ غیر موسمی حالات وکوائف میں جماع کرنا حمل کے لئے ضرر رساں
اور نقصان دہ ہے۔

یہ بھی ضروری ہے۔ کہ خوف، کینہ، ناامیدی، یاس اور دیگر اعصابی
تاثرات کے وقت جماع نہ کیا جائے۔ اور جسمانی و دماغی غیر معمولی مشقت
وتکان کے بھی اس فعل سے پرہیز کیا جائے۔ بلکہ اس کے لئے اضطراب
اور سکون کا انتظار کرنا چاہیئے۔

موٹر گائیڈ بالتصویر یہ ایک انگریزی مکینکل انجنیئر
کی کتاب ہے۔ جس میں پٹرول انجن کی کار
کردگی کے بارے میں مفصل طور پر بحث کی گئی
ہے۔ ایک سلنڈر انجن سے لے کر بارہ سلنڈر
انجن دو سٹروک اور چار سٹروک۔ انجن سلنڈر
سلنڈر ہیڈ۔ کرینک شافٹ۔ کیم شافٹ والو
گریس بکس کی بے شمار تصویروں کی مدد سے
ہر ایک پرزے پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی
ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کو پٹرول
انجن کی مرمت اور اوورہال کے لئے کسی اور چیز
کا محتاج نہیں ہونا پڑیگا۔ مجلد رنگین گردپوش
صفحات تقریباً ۴۲۶ اور قیمت ۔/۸ روپے علاوہ محصول

شجرہ نسب نامہ۔ رسوم انام علیہ الصلوٰۃ
والسلام۔ یہ کتاب پیر غلام دستگیر نامی کی
تالیف ہے۔ اس کتاب میں حضور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت اور صحابہ کرام علیہم
الرضوان کے نسب ناموں کو بڑی وضاحت وصراحت
سے قلمبند کیا گیا ہے۔ کہ سمجھنے میں دقت نہیں
ہوتی۔ قیمت صرف ۸/ عہ

ملنے کا پتہ **سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا لاہور**

تیسرا باب

چوراسی آسن

رخسار کا بوسہ	دانتوں کا بوسہ	لب کا بوسہ	منہ کا بوسہ	دوسری رات	زانوں کا مساس	پنڈلی کا بوسہ	ہونٹوں کا بوسہ	پیشانی کا بوسہ
رخسار کا بوسہ	ہاتھ کا بوسہ	ہاتھ کا چومنا	پنڈلی و پیشانی کا بوسہ	چوتھی رات	کمر کا مساس	سر کا مساس	گردن کا بوسہ	بالوں کا بوسہ
پنڈلی کا مساس	گردن کا بوسہ	سینے کا بوسہ	زانوں کا مساس منہ کا بوسہ	چھٹی رات	پستان کا مساس	ٹھوڑی کا مساس	ہاتھ کا بوسہ	ٹھوڑی کا بوسہ
سر کا مساس	ابرو کا مساس	ٹھوڑی کا بوسہ	رخسار کا بوسہ	آٹھویں رات	پستان کا مساس	گردن کا بوسہ	کمر کا بوسہ	گردن کا بوسہ
سر کا مساس	گردن کا مساس	زبان کا بوسہ	پیشانی کا مساس	دسویں رات	رخسار کا چومنا	ٹھوڑی کا بوسہ	"	"
کوٹھے کا مساس	پیشانی کا بوسہ	سینے کا بوسہ	پستان کا مساس	بارھویں رات	منہ کا چومنا	سینے کا مساس	بغلوں کا مساس	"
ہاتھ کا مساس	گردن کا بوسہ	ہاتھ کا چومنا	سینے کا مساس	چودھویں رات	پستان کا مساس	گردن کا بوسہ	رخسار کا مساس	ہاتھ کا بوسہ
سر کا بوسہ	رخسار کا بوسہ	آنکھ کا بوسہ	پیٹھ کا مساس	سولھویں رات	منہ کا چومنا	پنڈلی کا مساس	پیٹھ کا بوسہ	منہ کا بوسہ
پیشانی کا بوسہ	آنکھ کا بوسہ	منہ کا بوسہ	"	تیسری رات	رخسار کا بوسہ	ٹھوڑی کا بوسہ	رخسار کا بوسہ	پیر کا مساس
رخسار کا بوسہ	"	"	"	پانچویں رات	"	"	"	کمر کا مساس

ان چوراسی آسنوں میں دس راتیں دو دن کی چوبیس جگہوں کا مساس اور پچاس جگہوں کا بوسہ شامل ہے۔

جماع کا طریقہ:۔ آجکل عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ میاں بیوی کسی ایچ کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں شکر رنجی ہو جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ انگلستان کے ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ مجھے یقین ہے۔ کہ جس جوڑوں یا عضو تناسل کا تناسب ایسا ہے۔ کہ جماع کا پورا لطف حاصل ہو سکے۔ یعنی جہاں جماع کا عمل ٹھیک ہوتا ہے جہاں میاں بیوی کا مساوی جماع کی حالت ہے۔ وہاں دنیا کی ہر ایک بات پر ان کے خیالات ایک دوسرے سے متضاد ہوں۔ پھر بھی کبھی چڑچڑاپن یا کھچاوٹ نہ ہوگی۔ نہ غصے کے نظارے دکھائی دینگے۔ اور نہ الگ ہو جانے کی خواہش پیدا ہوگی۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کی اختلاف رائے میں بھی اٹھائیں گے۔ برعکس اس کے اگر جماع کا عمل ٹھیک ڈھنگ سے ہوتا۔ اگر آلات تناسل کی بناوٹ ایک دوسرے کے موافق نہیں۔ اگر جماع کے بنیادی اصولوں کو وہ نہیں جانتے تو دوسری باتوں میں ہم آہنگی اور موافقت انہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹ جائیں گے اور ان میں ایک دوسرے سے جدا ہونے کی زبردست خواہش پیدا ہو جائے گی۔ پچھلے بارہ سالوں میں میں نے انسان کی ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے کئی سچائیاں اکٹھی کی ہیں۔ اور ان میں اس سچائی پر خاص طور سے زور دینا چاہتا ہوں۔ کہ شادی میں دائمی راحت اور تندرستی کا انحصار میاں بیوی کی مناسب جسمانی تنظیم اور مساوی جماع پر منحصر ہے۔ علم مباشرت نے ایسے طریقے بھی معلوم کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے میاں بیوی کے آلات تناسل کی موافقت نہ ہوتے ہوئے بھی ناچاقی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

امساک بغیر دوا

۱- کثرت جماع سے سرعت انزال کا مرض ہو جاتا ہے اس لئے سب سے پہلے کثرت جماع کو ترک کر دینا چاہئے

۲- خوراک میں گرم - تیز - ترش - منشی اور قابض اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳- جماع کے وقت کسی حسن کا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے - اور کسی قسم کا خوف یا رنج نہ ہونا چاہیئے - نہایت سکون کی حالت میں ہونا چاہیئے -

۴- جماع کے وقت کسی کے حسن کا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے - لذت میں مشغول ہونے کی بجائے منی کو روکنے کا خیال کرنا چاہیئے -

۵- جماع کے وقت اپنے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء کو نرم و ملائم رکھے تاکہ جلد منزل نہ ہو -

۶- انسان جب منزل ہونے کے قریب ہو تو حرکت سے رک جاوے - اور چار سانس اوپر زور سے کھینچے - منی کچھ دیر کے لئے واپس چلی جائے گی - لیکن یہ نتیجہ کچھ دن کے تجربے کے بعد حاصل ہوتا ہے -

۷- اس کے علاوہ کروٹ کے بل لیٹ کر صحبت کرنے سے اتنی جلدی منزل نہیں ہوتا - جتنا کہ عام طریقہ سے ہوتا ہے -

۸- رات کو گرم پانی سے تولیہ بھگو کر فوطوں کے نیچے سینک کرے اور صبح اس مقام کو دو چار منٹ پانی میں تولیہ بھگو کر ٹکور کریں - اس سے امساک بڑھتا ہے - یہ نسخہ بیسیوں بار آزمودہ ہے

۹- جماع کے وقت پیٹ غذا سے پُر نہ ہونا چاہیئے -

۱۰- عضو تناسل کی سپاری کو پانی سے دھو کر جماع کرنے سے سرعت انزال کا دفع ہو جاتا ہے -

چاند کی تاریخ

شہوت عورت کی گردن میں کہاں رہتی ہے۔ پہلی تاریخ منی عورت کے کان میں، حلق اور تالو میں رہتی ہے۔ دوسری تاریخ بغل میں۔ اور تیسری کو بازو میں اور چوتھی کو پیٹھ میں اور پانچویں کو پستان میں۔ چھٹی کو ناف میں اور ساتویں کو کان میں۔ آٹھویں کو گلے میں ساتویں کو سیدھی ران میں۔ دسویں کو بائیں ران میں اور گیارہویں کو گلے میں۔ بارہویں کو نیچے شانے چپ کے اور تیرھویں کو نیچے شانے کے۔ چودھویں کو کمر میں پندرہویں کو پیر کی ہتھیلی میں اور پندرہ روز باقی اسی طرح شروع اور ختم ہوتے ہیں۔ اور کسی کو دریافت میں ان دنوں ہوس ہو وہ یاد رکھے۔ مقامات اس کے اور بھولا نہ کرے۔ کسی جگہ مالش نہ کرے۔ اور کسی جگہ مالش کرے زور سے اور آہستہ سے اور کسی جگہ بوسے دے۔ اور کسی جگہ ناخن مارے۔ فوراً عورت منزل ہوگی۔ اور شہوت اس کی بجھ جائے گی۔

جاننا کہ زیادہ ہندی سے فارسی میں آئیں۔ اور نزدیک ہندیوں کے پندرہ دن کا مہینہ مقرر ہے۔ اور سولھویں دن سے پھر مہینہ شروع کرتے ہیں حالانکہ جوان عورت کو ناخن مارنا خوش آتا ہے۔ لڑکی اور بوڑھی کو خوش نہیں آتا چٹکی بازو اور زانوں میں لیکر یا گرد پستان کے یا بغل کے یا مثانہ میں یا دونوں کانوں میں یا سینہ میں اور بعض کہتے ہیں۔ کہ منی مرد کی پشت استخوان سینہ میں ہوتی ہے۔ اور منی عورت کی جابجا پھرتی ہے۔ کبھی ٹخنوں، زانو یا ناف پستان یا بغل یا گلے اور رخسار یا دانتوں یا آنکھ یا پیشانی میں ہوتی ہے چاہیئے کہ مرد ان جگہوں پر بوسہ دے تو عورت فوراً منزل ہو جاتی ہے۔ اور اگر عورت اور اگر عورت اور مرد ایک ساتھ منزل ہوتے ہیں اور بستر پر منی دیکھیں۔ مرد کہے منی عورت کی ہے۔ عورت کہے مرد کی ہے۔ یہ منی کس کی ہے اور کس پر غسل واجب ہے

پس جاننا چاہیئے کہ اگر رنگ منی کا زرد ہے تو عورت غسل کرے اگر سفید ہے تو مرد غسل کرے۔ یا اگر نشان مدور ہے۔ منی عورت کی ہے۔ اگر دراز ہے تو منی مرد کی ہے اور وہ وقت انزال کا ایسا ہے کہ اسوقت جو مرد سے چاہے وہ دیدے۔

جاننا چاہیئے کہ ہر مرد کو ایک حصہ شہوت ہے اور عورت کو نو حصہ اور شہوت مرد کی قضیب میں ہے اور عورت کی تمام بدن میں سر سے پاؤں تک ہوتی ہے

مباشرت کے وقت اچھے خیالات سامنے رکھو

انسان کو یہ بات ہرگز نظر انداز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ وقت مباشرت آئندہ بچہ پیدا ہونے والی مخلوق کی زندگی پر زبردست اثر انداز ہے۔ والدین کو یہ امر گوش گذار اور ہوش نشین کر لینا چاہیئے کہ اسلامی نقطہ مسلمہ ہے کہ دوران جماع میں والدین کی جسمانی دماغی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسی سے حمل ضرور اثر پذیر ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ والدین کے اچھے یا بُرے اخلاق و اطوار اولاد کی طرف ضرور منتقل ہوتے ہیں۔ جوش غضب بشدہ یہ غم و غصہ یا نشہ کی حالت میں جو استقرار حمل ہوتا ہے۔ اس سے ضرور کمینہ اور ذلیل اخلاق کی نسل پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ایسی اولاد پیدا ہو کر فضا حیات میں زندہ بھی رہے گی۔ تب بھی دماغی اور جسمانی امراض میں مبتلا رہ کر والدین کے لئے خصوصاً اور عام افراد انسانی کے لئے عموماً بڑی مصیبت کا باعث بنیگی اگر اس اتفاق و اختلاف کی وجہ معلوم کرنا ہے تو یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تندرست اور قوی شخص کی اولاد کمزور اور ضعیف کیوں ہوتی ہے۔ بے شک اس امر کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ جماع کے وقت والدین کی صحت اچھی نہیں ہوگی۔ اس وجہ سے لاغر اندام نسل پیدا ہوئی یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فحش پرستی اور کثرت مباشرت کے وقت بھی

ؔ اسلام میں جس وقت مرد کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے

اولاد نحیف الجثہ کمزور عقل کی ہوتی ہے۔ نشہ کی حالت میں اگر حمل قرار پا جائے۔ تو اولاد بھی یا تو دیوانگی ہوگی یا مرگی کا مرض۔ حکیم دیو جانس کو ایک روز ایک پاگل شخص ملا حکیم نے کہا جب تیرا نطفہ شکم مادر میں جاگزیں ہوا تھا۔ تو اس وقت تیرا باپ نشہ کی حالت میں مخمور تھا۔ نشہ کی حالت میں جو حمل قرار ہوتا ہے۔ اس سے اولاد کے اعضاء میں ضعف اختلاط رونما ہوتا ہے۔ اس کا اصلی سبب یونانی مائیتھالوجی سے اس کی تفصیل اس طرح معلوم ہوتی ہے۔ کہ کوثر دیوتاؤں کی شراب کے بخارات سے مشتری کو جب جوش و ہیجان ہوا تو اس نے اپنی زوجہ (دیوتاؤں کی ملکہ) سے جنسی ملاقات کا اظہار کیا جس کی وجہ سے وہ حاملہ ہوگئی اور جب وضع حمل کا وقت آیا تو مسخ شدہ بچہ پیدا ہوا۔ دیوتاؤں نے اسے کوہ الیمپا سے نکال باہر کر دیا۔ زوجین کو یہ غیر قابل تردید حقیقت ذہن نشین کر دینا چاہیئے۔ کہ انحراف صحت زیادہ تھکن یا اعصابی اختلاط کے وقت جماع کرنے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وقت سے پہلے وہ فنا ہو جاتی ہے اور اگر فناء حیات میں زندگی کی کچھ سانسیں لیتی بھی ہیں تو موت تک مصیبت و تکلیف اور مشقت میں بسر ہوتی ہے۔ انسانیت کے ذلیل مراکز اور بدترین سوسائیٹیوں میں اس قسم کے واقعات روزانہ نو بہ نو اور تازہ بہ تازہ ہوتے رہتے ہیں۔ ہاں اعلیٰ طبقہ میں ان کا تعدد کم ہوتا ہے۔ چونکہ کثرت مباشرت فحش پرستی اور خلط جسم کے وقت طبیعت تلذذ و تفریح [illegible] استقرار حمل سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے [illegible] اع اندام نسل ان میں معمولی تعداد سے کم نظر آتی ہے۔ انگریزی ایک مثال مشہور ہے کہ پامال مقام پر گھاس نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے شہوت پرست عورتوں کا وہ طبقہ جو کثرت مباشرت میں مبتلا ہے یا اس کا دلدادہ ہے۔ استقرار حمل سے محروم رہتا ہے۔ پھر ہم مکرر گوش نشین کرنا چاہتے ہیں کہ جب تناسل اور فعل جنسی کی غیر معمولی حدت استقرار حمل کے لئے ضرر رساں ہے کیونکہ بدکاری شہوت پرستی اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی عیاشی سے نظام عصبی تباہ ہو کر تناسلی فرائض میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

چوتھا باب

عورتوں اور مردوں کے لئے اُصول

کوئی عورت ۱۶ سال عمر تک شادی نہ کرے۔ کیونکہ بچپن کی شادی سے کئی گھرانے تباہ ہوگئے ہیں۔ اگر کمسن لڑکی بچپن سے ہلکی اور زود ہضم غذا کھائے رات کو ۷ گھنٹے سونے اور تمام دن کسی نہ کسی کام میں مشغول رہے تو اُسے تو ۱۶ سال کی عمر سے پہلے کبھی بھی ماہواری خون نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی لڑکی ترش اشیا نمک مرچ وغیرہ سب کچھ اپنے آپ حرام کرلے۔ تو وہ تیس سال تک کی عمر تک اپنی پاکیزگی کو لئے ہوئے بیٹھ سکتی ہے۔ اور اس کو اس وقت تک حیض نہ آئیگا

جب عورت کی شادی ہوجائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے خاوند کا قرب ایک ماہ میں صرف دو دن حاصل کرے۔ ایک تو اس دن جب تین چار دن کے بعد حیض سے پاک ہو۔ تو غسل کرکے اتصال جسمانی کرے۔ اور پھر اس دن سے دس دن بعد جب عورت کو ماہواری خون جاری ہو۔ تو کسی حالت میں مرد کے پاس نہ بھٹکے۔ حمل کے ایام میں بھی پرہیز کرے۔ اور جب تک بچہ دودھ پیتا رہے۔ الگ تھلگ رہے۔ حمل نہ ہو۔ اور جب تک بچہ کا دودھ نہ چھڑایا جائے آگ کے پاس نہ بیٹھے۔ گرم گرم غذا نہ کھائے۔ اور نہ ہی کھڑے ہو کر پانی پیئے۔

مردوں کے لئے :- کوئی مرد جب تک کہ وہ پچیس سال کا نہ ہوجائے۔ شادی کے نزدیک نہ بھٹکے۔ اور اپنی قوت کو جس سے افزائش نسل ہوتی ہے اس طرح حفاظت کرے کہ خواب میں بھی قطرہ قوت گرنے نہ پائے اور شادی ہونے کے بعد جن ایام میں منع کیا گیا ہے ہرگز مباشرت نہ کرے دن میں ایک مرتبہ ضرور نہایا کرے۔ دن رات میں سات گھنٹے سے زیادہ اور چار گھنٹے سے کم نہ سویا کرے۔ کبھی کا مقروض نہ رہے۔ اور آمدن سے کم خرچ کرے۔

ہر دو کے لئے مشترکہ اُصول

۱ - منشیات سے قطعی پرہیز لازم رکھے۔
۲ - گرم گرم غذا کھانے سے باز رہے۔
۳ - لحم - انڈا مچھلی سے پرہیز کرے - اور صرف نباتاتی غذا کھائے۔
۴ - روزانہ دودھ پینا بھی اچھا نہیں - بلکہ کبھی کبھی اور جب دودھ پیا جائے روٹی نہیں کھانی چاہیئے۔
۵ - جو چیز کھائی جائے - اسے تیس مرتبہ ضرور چبانا چاہیئے
۶ - کوئی جانور مت پالو۔
۷ - جس مکان میں سویا جائے نیچے کچھ فرش ضرور بچھالیا جائے - دیواروں سے گز گز دُور سونا چاہیئے۔ دو تین دروازے کھلے رہیں - عموماً دائیں پہلو سونا لازم ہے - جب نیند نہ آئے تو سونے کی کوشش کرنی چاہیئے - اس سے سستی کاہلی بڑھ جاتی ہے۔

حمل قرار پانے کا طریقہ :- جب تک مرد و عورت ایک ساتھ منزل نہ ہوں عمل نہ ہوگا - یہ ہوسکتا ہے کہ مرد کا ذکر عورت کے رحم تک اگر نہیں پہنچتا بلکہ فرج تک ہی رہتا ہے - تو بھی بیرج کے کرم خود بخود چل کر رحم میں پہنچ جاتے ہیں - اور حمل قرار پاتا ہے - لیکن یہ ضروری لازم ہے کہ مرد عورت اکھٹے منزل ہوں

جس دن جماع کے بعد عورت کے بدن میں سستی کاہلی اور بوجھ محسوس ہو - اور حواس پریشان ہو جائیں تھوڑے متلی اور ڈکار زخش آویں - رونگٹے کھڑے ہو جاویں درد محسوس ہو - آنکھوں میں اندھیرا آجائے - دل پر گھبراہٹ طاری ہو بھوک بند ہو جائے - درمیان ناف اور اندام نہانی کے کچھ قدر درد ہو - حشفہ مرد کا کچھ قدر خشک برآمد ہو - رحم کا منہ نہایت سخت بند ہو جائے پیشاب ذرا درد سے آئے عورت جماع سے پرہیز کرے۔

خاص علامت - شروع حمل میں عورت کا پیشاب زرد اور خاکستری رنگ کا آتا ہے چند دنوں کے بعد سفید جالا پیشاب کے ساتھ گرنے لگتا ہے۔

لڑکا اور لڑکی کا حسب مرضی پیدا ہوں۔

جب عورت حیض سے پاک ہو۔ اور اس دن مرد سے مجامعت کرے تو حمل قرار پالے پر لڑکا پیدا ہوگا۔

رتن بالا بوٹی جس کو جوگی پرسولی . . . بھی کہتے ہیں۔ مرد اپنے ہاتھ سے کاٹ کر عورت کو تین مرتبہ کھلائے مقدار چھ ماشہ ہوگی۔ لڑکا ہوگا۔

۶ ماشہ پیپل کی داڑھ کا سفوف کرکے بھینس کے دودھ سے پھانک کر اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے۔ تو لڑکا پیدا ہوگا۔

لڑکی پیدا کرنے کا طریقہ - عورت جب حیض سے پاک ہو تو دوسرے دن اپنے مرد سے صحبت کرے تو لڑکی پیدا ہو۔

یہ کوشش کرے کہ مرد اول منزل ہو تو لڑکی ہوگی

ایام حیض میں ۶ ماشہ مونگ پھلی ہر تیسرے روز عورت کھائے تو لڑکی پیدا ہوگی۔

چہرے سے حاملہ کی شناخت

اگرچہ حاملہ عورت کا چہرہ مثل انار سرخ اور ہشاش بشاش نظر آئے بھوک درست یعنی چند یوم میں بند ہو جائے۔ اور مٹی کے کھانے کی رغبت نہ ہو لڑکا ہوگا۔ عورت کی داہنی آنکھ۔ داہنا پستان۔ داہنا رخسار متورم ہو جائے اور آنکھوں میں سرخی معلوم ہو تو لڑکا ہوگا۔ اور اگر دہی دودھ آئینہ پر ڈالیں تو وہ مثل موتی گرہ دار ہو۔ تو لڑکا تولد ہوگا۔ اگر منتشر ہو جائیگا تو لڑکی۔

اگر حاملہ کے پاؤں کی رگیں سرخ اور ابھری ہوئی ہوں۔ تو لڑکا اور نیلی و پھولی ہوئی ہوں۔ تو لڑکی۔

مغز تخم بنولہ ۶ ماشہ ہینگ ۲ رتی پیس کر عورت حمول کرے اگر گھنٹہ کے

بعد منہ سے بو آئے۔ تو لڑکی ورنہ لڑکا۔

کن حالات میں جماع جائز نہیں

حیض جاری ہو	بھرے ہوئے پیٹ سے
دن کے وقت	بھوک کی حالت میں
پیاس کے وقت	بخار کی حالت میں
جلاب لینے کے بعد	سخت سردی میں
سخت گرم موسم میں	ورزش کرنے کے فوراً بعد

غم و اندیشہ کے وقت

جماع کا وقت اور حالت

١ - جب غذا ہضم ہو چکی ہو۔ رات کے بارہ بجے یا اڑھائی بجے

٢ - تھوڑی نیند بھی کر چکے ہوں۔

٣ - جماع کے بعد پھر دو تین گھنٹہ سونا ضروری ہے۔

نیک و بد مرد کی علامات :-

یہ مضمون علم قیافہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو آدمی اس علم سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ دوسرے کے چہروں کو دیکھ کر ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ کس قسم کا ہے اگر وہ نیک سیرت ہو تو اس سے بخوشی ملتے ہیں۔ اگر برا ہو تو اس کی ملاقات سے اجتناب کرتے ہیں۔

علامات سر۔ جس آدمی کا سر بڑا ہموار اور گول ہو۔ تو یہ دانشمندی کی علامت ہے۔ بال بڑے ہوں تو صاحب جود وسخا۔ چھوٹا سر اور ناہموار ہونا اور بال سر کے تھوڑے ہوں۔ تو جہالت، حماقت اور کند ذہن ہونے کی بین علامت ہے۔

پیشانی۔ بہت اونچے اور بغیر شکن کے ہو۔ تو بدذات سفلہ اور کینہ ہو گا۔ اگر کھلی اور نشیب و فراز ہو۔ درمیان میں شکن ہو۔ تو محبت دانائی خوش نصیبی اور

بد تدبیر ہونے کی دلیل ہے ۔تنگ پیشانی ۔ بے حیائی ۔ مفلسی کی نشانی ہے اگر جالب سر سے ناک کی طرف دو نو ابرو کے بیچ میں شکن اور چین ہو۔ تو غصہ اور رنج کی علامت ہے بعض حکما کا قول ہے ۔کہ شکن ہونے کا مطلب عمر کی زیادتی ہے ۔

ابرو ۔ اگر بھویں بڑی اور تنگ چلی گئی ہوں ۔اور بال کثرت سے ہوں ۔تو بد مزاجی ۔خود پسندی ۔مفلسی اور غرور کی علامت ہے ۔بھویں ملی ہوئی ہوں ۔ تو محبت و مہربانی کی بین دلیل ہے ۔اگر مرد ہے تو عورت سے زیادہ محبت رکھے گا ۔اگر عورت ہے تو اپنے مرد سے زیادہ اُنس رکھے گی ۔ اگر متوسط ہوں ۔تو خوش مزاجی ،بخشش ۔ عاقل اور دیانت داری کی علامت ہے ۔اگر بال ابرو کے لمبے ہوں تو بہادری ہمت ، بدمزاجی کی دلیل ہے ۔

چشم ۔ آنکھیں بڑی بڑی سیاہ ہوں اور گول ہوں تو جاہل اور نہایت سُست ہوگا ۔ آنکھوں کا حد سے چھوٹا ہونا ۔ مکاری اور دروغ گوئی کی دلیل ہے متوسط آنکھیں باحیا اور وفا داری کی علامت ہے ۔اگر آنکھیں اندر کی طرف بیٹھی ہوں اور اچھی روشن نہ ہوں تو بخیل بے حیا ہوگا ۔بہت جلد پلک مارنے والا حیلہ ساز اور چور ہوتا ہے بڑی بڑی آنکھیں سُرخ ہوں تو بڑی عمر والا ۔دلیر اور شجاع ہوگا ۔ ازرق آنکھ والا بے ہمت اور حیلہ ساز ہوتا ہے ۔گول آنکھ ۔نحوست کی آنکھ ۔ مائل بہ درازی ہو تو نیک بخت ہو ۔

کان ۔ تنگے اور بڑے کان اچھے افعال ۔ بڑی عمر والے ذہین لوگوں کے ہوتے ہیں ۔چھوٹا اور چپٹا جاہل و نادان کا ہوتا ہے ۔ درمیانہ کان ہو اور اس پر بال نہ ہوں تو وہ عقلمند اور نیک خصلت ہوتا ہے ۔

ناک ۔ باریک ناک ہو تو کم عقلی کی نشانی ہے چوڑے ناک نتھنے بڑے اور کھلے ہوں تو شہوت پرستی کی دلیل ہے ۔ٹیڑھی ناک شریر اور فسادیوں کی ہوتی ہے ۔لمبی ناک اور بڑی جس کا سر طوطی کی طرح خمدار ہوتا ہے تو ایسا شخص سمجھ بوجھ

اور عقل سے کام لینے والا ہوتا ہے ناک بلندی ولستی میں متوسط ہو تو عقلمندی اور نیک عادت کی علامت ہے۔ درمیانی اور اندر کو جھکی ہوئی کم علم اور مفلسی کی دلیل ہے

ہونٹ:۔ ہونٹوں کا بڑا ہونا احمق۔ درشتی اور کینہ پروری کی دلیل ہے باریک ہونٹوں سے دانائی اور لطافت طالع کا نشان ہے۔ سرخ ہوں تو نیک بخت اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔ نیلگوں اور سیاہ ہوں تو بد ذات اور کینہ ہوتا ہے

منہ۔ اگر کھلا ہو تو دلاوری کا نشان ہے۔ تنگ ہو تو ڈرپوک ہوتا ہے عورت کا کشادہ ہو تو عیش پسندی کی دلیل ہے۔

دانت۔ بہت بڑے اور باہم ملے جلے ہوں۔ تو شرارت کی علامت ہے مردا ریدی اور الگ الگ ہوں تو تندرستی کی علامت ہے۔ ٹیڑھے اور ناہموار مکار اور فریبی کی دلیل ہے متوسط ہوں تو نیک بخت۔ انصاف پسند۔ دولتمند اور دیانت دار ہوگا اگر تیس بتیس کے اندر ہوں تو زردار کم ہوں

زبان۔ زبان و تالو سُرخ ہوں تو نیک بخت اور خوش اخلاق ہوگا۔ سیاہ زرد منحوس ہوگا۔

ٹھوڑی۔ باریک ہوگا۔ نیک ہوگا۔ پُرگوشت ہو تو جاہل و مغرور ہوگا متوسط عقلمندی اور ہنرمندی کی دلیل ہے۔

گردن۔ موٹی ہو تو مکاری اور چوری کی علامت ہے۔ باریک اور دراز نامرد و نالائقی کی دلیل ہے گردن موٹی۔ سچائی۔ انصاف پسندی اور صاحب تدبیر ہونے کا نشان ہے۔ اگر گردن پر ایک خط ہو تو بڑی عمر والا ہوگا۔ دو خط ہوں تو ہنرمند۔ اور دولتمند ہوگا۔

چہرہ پرگوشت چہرہ سستی و سخت جوئی کی دلیل ہے کم گوشت بدظن ہوگا معتدل چہرہ نیک خوئی کی دلیل ہے چہرے کا رنگ زرد ہو تو بیمار۔ اور خراب خیال ہوگا۔

داڑھی:۔ چکور داڑھی ہوشیاری اور دانائی کی نشانی ہے جو گرد گول کرانباری اور آبرو کی دلیل ہے۔ لمبی داڑھی حماقت اور نادانی کی علامت ہے گھنی کند ذہنی اور غبی

ہونے کی دلیل ہے۔ عورت کی داڑھی ہو تو خنثیٰ ہوگی۔)

شانہ۔ اگر لاغر ہو تو بری عادتوں کا شکار ہوتا ہے۔ چوڑا ہو تو جہالت کی نشانی ہے۔ شانوں پر بال ہوں تو مفلسی کی دلیل ہے شانے متوسط ہوں۔ تو دولت مندی اور سعادت کا نشان ہے۔ ایسا انسان لطیف مزاج ہوتا ہے۔

بغل بازو۔ لمبے اور پُر گوشت نیک بختی۔ چھوٹے بازو اور خشک بغل مفلسی کی دلیل ہے۔

سینہ۔ فراخ اور ابھرا ہوا سینہ نیک خو اور دولت مندی کی علامت ہے تنگ اور خالی گوشت منحوس اور بدبختی و مفلسی کی دلیل ہے۔

پستان۔ ہر دو بڑے اور برابر ہوں تو دولت مند اور نیک چلن ہوگا۔ اگر کم وبیش ہوں تو بدبختی اور مکاری کی دلیل ہے۔

پیٹ۔ بڑا ہو تو احمق اور خودرائے ہوگا۔ درمیانے درجے کا عقل مند ہوتا ہے جس کے پیٹ پر ایک خط ہو تو وہ تلوار سے مرے گا۔ دو خط ہوں تو عورتوں کا شائق۔ تین خط ہوں۔ تو ہوشیار اور عقل مند ہوگا۔

بال۔ سخت بال شجاع کے ہوتے ہیں۔ باریک اور نرم ڈرپوک کے ہوتے ہیں۔ جس کے بال درمیانہ ہوں وہ ظاہر و باطن نیک ہوگا۔ سینہ و پیٹ پر بالوں کا ہونا بے وقوفی کی نشانی ہے کم ہوں تو عقلمندی کی دلیل ہے جس کے مسام سے ایک بچہ پیدا ہو وہ دولت مند ہوتا ہے دو ہوں تو ہنر مند۔ تین ہوں تو عبادت گذار چار بال ہوں تو کم عقل ہونے کی دلیل ہے۔

گول اور بڑی ناف والا صاحب اولاد و سعادت مندی کی دلیل ہے

اونچی اور روزنی آواز اور مردانگی کی دلیل ہے۔ باریک اور نرم [illegible] کی دلیل ہے۔ ناک میں بولنے والا مغرور اور متکبر ہوتا ہے۔ کرخت آواز بدنیت اور احمق ہوتا ہے۔ مخمل اور بردباری سے بات کرنے والا دانا اور صاحب فہم ہوتا ہے جلدی بات کرنے والا کج خلق ہوتا ہے۔

قہقہ کی ہنسی بے حیائی کی دلیل ہے۔ زیر جسم ہنسی شرم وحیا عزت اور صاحب رتبہ ہونے کی دلیل ہے۔

ترچھی چال بزرگی کی مذمت ہے۔ جو چلتے وقت سر اور کمر کو حرکت دیتے ہوں وہ ناپاک عادات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تیز و تند رفتار جاہل وخود سر کی ہوتی ہے ہتھیلی موٹی ہو تو دولت مندی کا نشان ہے۔ سرخ رنگت ہو تو خوبی اور لطافت کی دلیل ہے۔ زرد رنگت خاسق کی ہوتی ہے۔ سفید سیاہ بختی کی دلیل ہے لمبی انگلیاں زیادہ عمر کی علامت ہے۔ باریک و نرم نیک بختی کی دلیل ہے موٹی سخت اور ٹیڑھی انگلیاں بدکاری کی دلیل ہے۔ اگر ہاتھ کو لمبا کرکے انگلیاں ملائیں اور فاصلہ نظر آئے۔ تو فضول خرچ ہوگا۔ اگر سوراخ نہ ہوں تو دولت مند ہوگا۔

ناخن سرخ ہوں تو عقل مندی اور صاحب علم ہونے کی نشانی ہے۔ سیاہ رنگ نالائقی کی دلیل ہے۔ زرد اور ان میں خط ہوں تو بدبخت ہوگا۔

اگر ہتھیلی کے سیدھی جانب خال ہوں۔ تو دولت بہت جمع کرنے والا ہوگا اور پشت پر ہوں تو سرمایہ برباد کرے گا۔

پانچواں باب

علم قیافہ۔ ہندوستان کے ہزاروں ناشران نے مختلف قسم کی عملی قیافہ پر اکثر کتابیں چھاپی ہیں۔ مگر یورپین اقوام نے اس عمل پر توجہ کرکے نئی نئی تحقیقات منصۂ شہود پر پیش کی ہیں۔ ان کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کاملہ نے ہر بشر کا لعدم سے لیکر فنا تک کا حال شرح وبسیط سے اس کے جسم کے ہر اعضا میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ سب سے اول ہم سیاہ خال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۱۔ اگر خال سیاہ پیشانی کے سیدھی جانب ہو تو وہ دولت مند ہوگا۔ اُلٹی جانب ہو تو وہ ہمیشہ ناکام تمنا ہوگا۔

۲۔ اگر ابرو کی سیدھ پر خال ہو تو اس کی شادی ماہر عورت سے ہوگی اور اس قسم کا

خال کسی عورت کا ہو۔ تو وہ اپنے مرد کی وفادار ہوگی۔

۳۔ اگر آنکھ کے اندر کسی کا خال ہو تو محنتی مگر حاسد ہوگا۔ اور اگر اسی قسم کا کسی عورت کا ہوگا۔ تو اُس کی شادی کسی دولتمند۔ خوبصورت اور طاقتور سے ہوگی اور اگر خال درمیان میں ہو تو بہت حوصلہ مند اور خوش نصیب ہوگا۔ اور اگر کسی عورت کا ہو تو وہ اپنے مرد کی وفادار ہوگی۔

۴۔ اگر رخسار کے داہنے طرف خال ہو۔ تو وہ صاحب نصیب اور دولتمند ہوگا اگر عورت کا ہو۔ تو اُسے پرستارِ محبت خاوند ملے گا۔ جس کے بائیں رخسار پر خال ہو۔ وہ مفلس و غریب ہوگا۔ اور کسی عورت کا ہو۔ تو اس کی تمام عمر سسرال میں لڑائی جھگڑے میں بسر ہوگی۔

۵۔ اگر ٹھوڑی پر خال ہو تو وہ دولتمند اور خوش طبع ہوگا۔ اور اگر کسی عورت کا ہو تو وہ خوش نصیب ہوگی۔

۶۔ کسی کی اُلٹی ہتھیلی پر خال ہو۔ وہ دانا اور عقلمند ہوگا۔ اور اگر سیدھی ہتھیلی پر ہو تو بہت امیر ہوگا۔

۷۔ اگر کلائی پر خال ہو تو دولتمند اور صاحب حوصلہ ہوگا۔ اور اگر کہنی کلائی کے درمیان ہو تو وہ خوشحال رہے گا۔ اور بہت انقلاب دیکھے گا۔ اگر انگلیوں اور کلائی کے درمیان ہو تو وہ عقلمند ہوگا۔

۸۔ سینہ پہ خال اور اس پر بال ہوں تو وہ شاعر ہوگا اگر کسی عورت پر ایسا خال ہو تو وہ بڑی ذہین اور پرستارِ محبت ہوگی۔

۹۔ اگر اُلٹے قدم پر خال ہوں تو دوسروں کو تکلیف دے کر خوش ہونیوالا ہے ایسے آدمی کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ اگر سیدھے قدم پر ہو تو وہ ذہین اور عقلمند ہوگا۔ اور مذہبی مسائل سے آشنا۔ اگر عورت کا ہو تو اُسے صاحب ثروت خاوند ملے گا۔

۱۰۔ جس کے سیدھے بازو پر خال ہو۔ وہ چھوٹا اور لمبا نیا ہوگا۔ اور اگر عورت کا ہو صاحب عصمت اور باحیا ہوگی۔ اگر اُلٹے بازو پر ہو۔ تو مرد نیک۔ بہادر اور سخی ہوگا

اور اگر عورت کا ہوگا تو اُسے نیک خاوند ملے گا ۔

۱۱۔ اگر گھٹنے پر خال ہو تو وہ مالدار ہوگا ۔ اگر عورت کا ہو تو بکثرت اولاد پیدا ہوگی ۔

۱۲۔ پیٹ پر زیادہ خال کا ہونا کھانے کی علامت ظاہر کرتا ہے اگر عورت کے پیٹ پر ہو ۔ تو وہ نازک مزاج ہوگی ۔ اگر پیٹ کے نیچے خال ہو تو بزدل اور ڈرپوک ہوگا ۔

۱۳۔ اگر گلے پر باہر کے رُخ خال ہو ۔ تو اُسے دم کی بیماری ہوگی صاحب دولت ہوگا ۔ اگر اندر کے رخ ہو تو سسرال سے زیادہ دولت ملے گی ۔

۱۴۔ اگر دائیں ہاتھ پر خال ہے تو اُس کے گھر بکثرت اولاد پیدا ہوگی ۔

۱۵۔ لب پر تل کا ہونا بہ دلالت کرتا ہے ۔ کہ وہ صاحب عقل و دانش مند ہوگا اگر کسی عورت پر ہو تو اسے دولت مند خاوند ملے گا ۔ لڑکے بکثرت ہونگے ۔

۱۶۔ اگر سینہ کے درمیان تل ہوں تو وہ خوش نصیب ہوگا ۔ اگر سیدھی جانب تل ہوں تو لڑکیاں پیدا ہوں گی ۔ اگر سینہ پر اُلٹی جانب تل ہوگا تو وہ کامیاب انسان ہوگا ۔ ۱۷ اگر کسی کی ٹانگ پر خال ہو ۔ تو وہ لاپرواہ ہوگا ۔

۱۸۔ اگر کسی کی ٹانگ پر خال ہو ۔ تو اُسے با وفا عورت ملے گی ۔ سسرال سے زر و مال بکثرت ملے اور اگر کسی عورت کا ہو تو وہ پریشان رہے

۱۹۔ اگر کسی مرد کے ٹخنے پر خال ہو تو وہ خود پسند اور شوقین ہوگا ۔ اگر عورت کا ہو تو وہ محنتی اور جفاکش ہوگی ۔

۲۰۔ جو انگوٹھا بڑا ہوگا وہ اچھا سمجھا جاتا ہے کیونکہ بڑے انگوٹھے والا آدمی صاحب عقل ۔ دانش مند ۔ ذہین اور شریف سمجھا جاتا ہے ۔ اور جس کا انگوٹھا چھوٹا اور موٹا ہوگا ۔ وہ تُند خو غصہ ور ۔ حیوان نما ۔ اور مجرمانہ خیالات کا آدمی ہوتا ہے ۔ اور اگر انگوٹھا اوسط درجہ اور سیدھا ہو تو وہ محتاط اور اپنے اُوپر بھروسہ کرنے والا ہوتا ہے ۔ انگلیوں کی جانب جھکا ہو تو بزدلی کم گوئی اور چڑچڑاپن

کی علامت ہے۔ اگر انگوٹھے کے ناخن والی گانٹھ نرم ہو اور وہ باہر کی طرف جھکا ہو۔ تو وہ ہمدرد خدا ترس۔ فیاض۔ مگر فضول خرچ۔ لاپروا اور آزاد خیال ہوگا اگر گانٹھ سخت ہو اور جھکانے سے نہ جھکے۔ بلکہ ہتھیلی کی جانب مائل رہے تو تو ضدی۔ منصف مزاج۔ وفادار۔ محتاط عاقبت اندیش۔ مستقل مزاج اور کفایت شعار ہوگا۔

انگوٹھے کے ساتھ والی پہلی پور اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ اس میں قوتِ ارادی ظاہر کرتی ہے۔ دوسری پور عقل و ادراک۔ ادراک قوت استدلال تیسری پور یعنی ہتھیلی کے ساتھ والی عشق و محبت ظاہر کرتی ہے۔ اگر کوئی پور جس قدر چھوٹی بڑی ہوگی اس طرح اس کی خاصیت میں زیادتی اور کمی ہوگی۔

ہاتھ کے پچھلی طرف سے درمیانی انگلی کو ناخن کے سرے سے لیکر انگلی کے جوڑ تک پیمائش کریں پھر ہتھیلی کو انگلیوں کے آخری جوڑوں سے لے کر کلائی کے جوڑ تک ماپیں۔ پھر معلوم کریں کہ آیا ہتھیلی بڑی ہے یا انگلیاں۔ جس کی انگلیاں بڑی ہونگی وہ کاہل اور آرام طلب۔ شوقین۔ محتاط۔ صابر۔ مذہب کا پابند۔ شکی اور ڈرپوک ہوگا۔ اگر ہتھیلی بڑی ہو تو وہ خوش مزاج بہادر۔ دلیر۔ ذہین اور قوتِ ارادی والا ہوگا۔ ایسا آدمی غصہ ور بھی ہوتا ہے۔ لیکن غصہ کی حالت پائیدار نہیں ہوتی انگلیاں اگر ہتھیلی کی طرف ہوں۔ تو وہ بزدل۔ مغرور۔ لالچی اور مکار ہوتا ہے اور باہر کی طرف ہوں۔ تو فضول خرچ اور فیاض ہوتا ہے۔ بدنما اور ترچھی انگلیاں خود غرض اور ظالم ہونے کی دلیل ہے۔

اگر ہاتھ کھول کر انگلیاں پھیلائیں۔ اور پہلی و دوسری میں فاصلہ ہو۔ تو وہ آدمی آزاد خیال اور بات کا دھنی ہوگا۔ دوسری اور تیسری میں اگر فاصلہ ہو وہ ناعاقبت اندیش اور لاپرواہ ہوتا ہے۔ تیسری اور چوتھی میں فاصلہ ہو تو وہ آزاد خیال اور خود رائے ہوتا ہے۔

اگر دوسری انگلی کی آخری پور تک دراز ہو تو معتدل۔ اگر اس سے زیادہ

لمبی ہو۔ تو یہ ظالم۔ مغرور۔ بلند رتبہ کی علامت ہے۔ اگر چھوٹی ہو۔ تو بڑا آدمی نہیں بن سکتا۔ اگر حدِ تناسب سے زیادہ بڑی ہوں تو وہ بزدل۔ مایوس اور غم کا پہلو زیادہ لئے ہوتا ہے۔ اگر حدِ تناسب سے چھوٹی ہوں تو بیہودہ کم ظرف اور اوچھے پن کی دلیل ہے۔

تیسری انگلی اگر دوسری انگلی کے اُوپر پور کے درمیان تک لمبی ہو تو وہ خوش عادت اور کامیاب ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اس سے لمبی ہو تو وہ جوا باز ہوگا۔ اگر چھوٹی ہو تو منتہا پسند۔ ہوگا۔

چوتھی تیسری کے پور تک ہو تو وہ فصیح البیان اور قادر الکلام ہوگا۔ اور دوسروں کے دلوں پر چھایا رہے گا۔ اگر قدرے اُونچی ہو تو وہ دقیق رس اور رفیق کامل ہوگا۔ اگر اُونچی ہو۔ تو غبی اور وہمی ہوگا۔

چھٹا باب

فالنامہ

ہرن	گھوڑا	شیر	گیدڑ	بھیڑیا	ریچھ
لومڑی	بکری	چیتا	تیندوا	سور	گائے
سانپ	بچھو	ہاتھی	گینڈا	شتر مرغ	گلہری

اگر کسی شخص کو اپنی منتہائے مقصود اور مخفی ارادوں کے اسرار کی واقفیت حاصل کرنی ہو۔ تو مذکورہ بالا دیئے ہوئے خانہ پر انگشت شہادت سے احوال پوشیدہ کے جاننے سے پہلے پاک و صاف ہونا ضروری ہے مسلمان ہو۔ تو کلمہ تین بار پڑھے۔ اگر ہندو ہو تو جے سیتا رام کا جاپ کرے۔ سکھ ہو تو واہگرو فتح تین بار کرے۔ اور اگر دیگر مذاہب سے ہو۔ تو اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے

برگزیدہ بزرگ کا تین بار نام لے۔ پھر جو پوچھنا چاہے ایک بار دبی آواز سے اظہار مدعا کرے۔ پھر انگشت اول دایاں ہاتھ کی آنکھ میچ کرکے کسی خانہ پر رکھے اور جواب ارادہ سے محفوظ ہو۔

ہرن۔ اگر ہرن پر اُنگلی پڑے تو اے صاحب فال جان کہ تیرا طالع سکندری اوج ثریا پر چمک رہا ہے۔ اگر مال و دولت کی خواہش ہے تو وہ ملنے والی ہے اگر اولاد کی خواہش ہے تو فرزند نرینہ ہوگا۔ رتبہ بڑھے گا۔ تیرے دشمن روسیاہ ہوں گے۔ وفادار اور فرمانبردار بیوی ملے گی۔ مقدمہ کا انجام تیرے حق میں ہوگا۔

گھوڑا۔ اے صاحب فال اپنی ضد بازی کو چھوڑ دے۔ جو ارادہ تیرے دل میں ہے۔ اسے چھوڑ دے۔ ورنہ سخت نقصان اُٹھائے گا۔ اپنے دشمن سے خبردار رہ۔ غیب کا حال پوچھتا ہے تو وہ نہیں ملے گا۔ خدا (دانشور) کی بندگی کیا کر۔ تاکہ تیرے دل کو سکون ہو۔ صبر کر اور دیکھ پردہ غیب سے کیا آواز آتی ہے۔

شیر۔ اے صاحب فال جان کہ تیرے بخت کی تیرہ و تار گھٹا چھٹنے والی ہے اس وقت خاموشی بہتر ہے۔

گیدڑ۔ اے صاحب فال تیرا طالع کا آفتاب گہن سے نکل کر آیا ہے جو تیرے دل میں غم و فکر ہے۔ بہت جلد دور ہو جائے گا۔ جیو کی جنتا ہے۔ وہ تو عنقریب ملے گی۔ کسی غیب کے لئے بے چین ہے۔ تو اس کی خبر ملنے والی ہے۔ تیری سب آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔

بھیڑیا۔ اے صاحب فال اپنے فاسد خیالات سے تائب ہو۔ پھر خوشی و مسرت سے ہمکنار ہوگا

ریچھ۔ اے صاحب فال تیری مراد پوری ہونے والی ہے۔ تیرے دشمن زیر ہوں گے۔ کام کی تلاش ہے وہ جلد ملے گا۔ بیوی فرمانبردار ملے گی۔ اولاد کا خیال

ستاتا ہے تو جان کہ فرزند نرینہ کی خوشخبری ملنے والی ہے۔ تیرے دشمن زیر ہونگے۔ سب تیری آرزوئیں پوری ہونگی۔

لومڑی۔ اے صاحب فال جان کہ تیرے حسب منشا نکلی ہے۔ تیری تمام آشائیں پوری ہونگی۔ کہیں سے مال دستیاب ہونے والا ہے۔ ہر طرف خوشی ہی خوشی ہوگی۔

بکری۔ اے صاحب فال صبر کر۔ اس وقت ستارہ گردش میں ہے خیرات اور صدقہ دیا کر۔ کہ تیری مشکلیں آسان ہوں۔ اور تو خوشی اور سکون حاصل کرے

چیتا۔ اے صاحب فال اپنے جسم کے پردوں میں جھانک اور توبہ کر بخشنے والا رحیم ہے۔ تیری خواہش اس لئے پوری ہو رہی ہے۔ کہ کافی دراز ہے دائمی خوشی حاصل کر۔ اور اپنے طالع پر ناز کر۔

تیندوا۔ اے صاحب فال جان۔ آجکل تیرے دن گردش میں ہیں۔

سور۔ اے صاحب فال یہ کام ہونا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔

گائے۔ تیری دلی مرادیں سب بر آئیں گی۔

بھینس۔ غم نہ کھا گردش دُور ہوگی۔

بھیڑ۔ تیرے دن اوج ثریا پر ہیں۔

کوّا۔ ابھی اچھے دن نہیں آئے۔

بلی۔ ابھی وقت کا انتظار کر۔

بارہ سنگھا۔ تیری دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

کتا۔ خوش قسمت انسان ہے۔

سانپ۔ جلد بازی مت کر۔ وقت کا انتظار کر۔

نیولا۔ اس خیال سے باز آ۔

ہاتھی۔ تیری مرادیں بر آئیں گی۔

گینڈا۔ ابھی کام ہونا مشکل ہے۔

شتر مرغ ۔ دلی مرادیں بر آئیں گی ۔

گلہری ۔ اے صاحب فال جلد بازی نہ کر۔ اب گردش کے دن تھوڑے باقی ہیں ۔

عورت مرد کا مکالمہ :۔

ایک پری وش عورت کا خاوند کسی وجہ سے اُسے طلاق دینا چاہتا ہے ایک دن مرد عورت سے کہتا ہے ۔

مرد (م) میں تمہیں طلاق دینا چاہتا ہوں ۔

عورت (ع) کیوں ؟

م ۔ کیوں کہ میں نے تمہیں پرکھنے میں غلطی کی تھی ۔

ع ۔ اب غلطی کا احساس ہُوا ہے ۔ پہلے سوچ لیتے ۔

م ۔ انسان خطا کا پُتلا ہے ۔

ع ۔ تو تمہیں اپنے فیصلہ پر ستا کر رہنا چاہیئے ۔

م ۔ اس سے لڑائی بڑھ جانے کا خطرہ ہے ۔

ع ۔ میں لڑائی کی نوبت نہ آنے دوں گی ۔

م ۔ مگر اس میں تمہارا نقصان ہی کیا ہے ۔ میں تمہارا سب اشیاء واپس کر دُوں گا ۔

ع ۔ مجھے میرا مال واپس دے دو گے ۔

م ۔ ہاں بتاؤ کیا کیا لائی تھی ۔ ...۲ تولے سونا ۔ بس کر یہاں (تفصیل سناتا) یہی کہ اور بھی ۔

ع ۔ یہ تمہارا مال ہے ۔ میرا مال مجھے دے دو ۔

م ۔ (حیرت سے) اور کیا لائی تھی ؟

ع ۔ اتنی جلدی بھول گئے ۔ میری دوشیزگی ۔ میری عفت و عصمت ۔ میرا جوبن میرے ناز و ادا ۔ میرے شرم و حجاب ۔ میری مستانہ آنکھیں ۔ میرے مسرت خیز قہقہے ۔ میرا بشاش دل ۔ میری آزاد روح ۔ میرے بے عیب عارض گلگوں

یہ ہیں میرے حقیقی زر و جواہر۔ یہ مجھے واپس دے دو جسے تم میرے بن کر لوٹ چکے ہو۔

م۔ آہ مجھ سے بڑی غلطی ہونے لگی تھی۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے بھٹکے ہوئے کو سیدھے راہ پر لگا دیا۔ میری آنکھیں کھول دیں۔ ظالم اور بے رحم ہیں۔ وہ مرد جو عورتوں کی حقیقی مسرتوں کو تباہ و برباد کر کے ٹھکرا دیتے ہیں۔ تم جیسی برباد کلیوں مسل دیتے ہیں۔ اپنی خواہشات کی آگ سرد کرنے کے لئے وفا شعار عورتوں کے گلے گھونٹ دیتے ہیں۔ دس گھنٹے کام کرنے والی خادمہ کا حق چھین کر ہضم کر کے مکین بنتے ہیں۔ سفاک نہیں سمجھتے۔ کہ ہم نے عورت کو کہیں کا نہیں رہنے دیا اور عورت کی کس کس کونپل کو نوچا۔ کس کس بیٹی کو مسلا۔ اے بے مردو۔ تم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر شرماؤ۔ غیرت ہے۔ تو چلو پانی میں ڈوب مرو

محبت کے دس اصول :-

ایک خاتون نے مرد و عورت کی زندگی کا مطالعہ کر کے ازدواجی مسرت خیز بنانے کی حسب ذیل اصول بنائے ہیں :-

۱۔ ایک دوسرے سے محبت ہو۔ بیوی مرد کو خوشیوں کا مرکز سمجھے۔ اور شوہر بیوی کے وجود کو۔ کسی قسم کا خیال۔ لالچ۔ محبت پر حاوی نہ ہو۔

۲۔ غلطیاں اور کمزوریاں پوشیدہ رہیں۔ عفو کا مادہ بدرجہ اتم ہو۔ غصہ کے بدلے بوسہ کا استعمال ہو۔ تاکہ جھگڑے بہت جلد نپٹ جائیں

۳۔ ہر دو ایک دوسرے پر اعتماد رکھیں۔ بدظنی کا گذر بھی نہ ہو۔ مشکوک نظر سے نہ دیکھا جائے۔ کہ کہیں مجرم نہ ہو جائے۔

۴۔ نکتہ چینی نہ کی جائے۔ ایک دوسرے پر طعن۔ عزیز رشتہ داروں جسمانی و اطوار کی طعن دلوں میں نفرت پیدا کرتی ہے۔ خاص کر عورت کو اس کے حسن اور میکے پر طعن نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ وہ برداشت نہیں کر سکتی۔

۵۔ ایک دوسرے پر امید نہ رکھنا۔ اور نہ ہی فرشتہ سمجھو۔ کیونکہ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ دوسرے کے جرم پر خفا ہونے سے پہلے اپنی مجبوریاں یاد رکھو

۶۔ خودپسندی اور فوقیت کی عادت چھوڑ دو۔ اگر تم ہو بھی تو غرور نہ کرو تمہاری عظمت خود بخود تسلیم کر لی جائیگی۔ اور محبت بھی بڑھے گی۔

۷۔ ہنسی مذاق ہو۔ اچھے مذاق سے طبیعت خوش رہتی ہے۔ اور رنجشیں دُور ہو جاتی ہیں۔

۸۔ اپنی اپنی صحت کا خیال ہو۔ عورتیں تندرست اور طاقتور شوہر پسند کرتی ہیں اسی طرح مرد حسین اور صاف ستھری عورت پسند کرتا ہے۔ بیمار رحم کے قابل ہے۔ پیار کے نہیں۔

۹۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کرو۔ ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال ہے دوسرے کے آرام و راحت کا خیال رکھو۔ دوسرے کی تکلیف اُٹھانے سے خاص حقیقی راحت نصیب ہوتی ہے۔

۱۰۔ اپنے اپنے رشتہ داروں کے سامنے دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ بلکہ تعریف کرو کمزوریوں کو چھپاؤ۔ اور خوبیوں کو ظاہر کرو۔ اگر تم اکیلے رہو۔ تو دوسرے کو حاضر دیکھو۔ وہی کرو۔ وہی کہو۔

عورتوں کا بچوں سے فعل بد کرانا:۔

فرانس میں گنہ گار عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ سال سے تیرہ سال کے بچوں سے افعال قبیح کرنے کی کوشش کی ہے اس قسم کی عورتوں میں خادماؤں کا زیادہ حصہ ہے عورتیں بعض بچوں کو اپنے پیار و محبت سے پاس سلاتی ہیں۔ بلکہ اصرار کرتی ہیں۔ اور رات کے وقت بچہ کو اشتعال میں لا کر اپنے اوپر ڈال کر اپنی خواہش کو پورا کرتی ہیں۔ چھوٹے بچے اس حرکت کو نہ تو جائز سمجھتے ہیں نہ بُرا۔ اور نہ ہی اس کا کسی سے ذکر کرتے ہیں۔ اس قسم کے

بچوں کا حال اس وقت معلوم ہوتا ہے۔ جب انہیں سوزاک وغیرہ کی قسم کا کوئی خراب مرض چمٹ گیا ہو۔ اور ڈاکٹر نے بچہ پر سوالات کر کے اصلیت کا پتہ لگالیا ہو۔ ایسی عورتوں کی عمر اٹھارہ سال سے تیرہ سال تک ہوتی ہے۔

چھوٹے بچوں اور لڑکیوں کی حفاظتی تدابیر

۱ - ماماؤں اور خادماؤں اور دوسری غیر عورتوں کے ساتھ چھوٹے بچوں کو نہ سلائیں۔

۲ - بچوں کو ہمیشہ علیحٰدہ چارپائی پر سونے کی عادت ڈالیں۔

۳ - نوجوان لڑکیوں کو ایک چارپائی پر نہ سونے دیں۔

۴ - لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک چارپائی پر سونے سے روک دیں۔

۵ - لڑکوں اور لڑکیوں کی نگرانی رکھیں۔ کہ وہ بیت الخلاء وغیرہ میں اکٹھے نہ جائیں۔ اور وہاں زیادہ دیر تک نہ بیٹھے رہیں۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ بے وقت پاخانہ میں نہ جایا کریں۔ کسی نہ کسی خفیہ طریق سے اُن کی نگرانی لازمی ہے۔

۶ - نوجوان لڑکوں کو تنہا کمروں میں بیٹھنے سے منع کریں۔ تنہائی نوجوان کے لئے تباہ کن ہوتی ہے

۷ - کھیل۔ کود۔ پڑھائی اور تنہائی کے کام کاج میں بچوں اور بچیوں کو مشغول رکھنا انہیں عادت بد سے محفوظ رکھتا ہے۔

۸ - نوجوان لڑکیاں جو باہم سہیلیاں ہوتی ہیں۔ وہ تنہائی میں گھنٹوں علیحٰدہ کمرے یا کوٹھے پر باتیں کرتی رہتی ہیں ان کی نگرانی بھی لازمی ہے اگر تھوڑی دیر تنہا رہیں تو ہرج نہیں۔

۹ - بہتر ہوگا اگر انہیں اس طریقہ سے بٹھائیں کہ گھر کی بڑی خاتونوں کی نظریں ان پر کبھی کبھی پڑتی رہیں۔

۱۰ - عشق و محبت کے افسانے، ناول اور اس قسم کے واقعات ان کے

سامنے پیش کئے ہیں۔

۱۱۔ شوہر اور بیوی بچوں کے سامنے مصروف اختلاط نہ ہوں۔ بلکہ علیحدہ چارپائیوں پر سوئیں۔

۱۲۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے سو جانے کے بعد جب آپ کے وقت اٹھیں۔ تو ان کا معائنہ کرلیا کریں۔ اور الصبح جاگنے کے بعد نوجوان لحاف کے اندر دیر تک دبکے رہیں تو خطرات کا سامنا ناممکن ہے۔ اس لئے انہیں علی الصبح ہی جگا دیں۔ اور بستر سے علیحدہ کردینا لازمی ہے

۱۳۔ بچوں کو ہمیشہ فرشتہ۔ معصوم اور محض کم عمر بچہ ہی نہ سمجھئے۔ جو سچی مثالیں اوپر پیش کی جا چکی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اپنے بچوں پر کامل نگرانی رکھیں۔

چھوٹے بچوں کے ناجائز تعلقات کی پہچان

ان ضروری باتوں کے اظہار کے بعد۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان بچوں کی علامات بھی لکھی جائیں۔ جو اس قسم کی شرارتوں میں مشغول رہتے ہیں:۔

۱۔ بزدل ہوتے ہیں۔

۲۔ گھر کے آدمیوں کے سامنے آنے سے خوف کھاتے ہیں اور آنکھیں چراتے ہیں۔

۳۔ تنہائی پسند ہوتے ہیں۔

۴۔ دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہیں۔

۵۔ چہرہ کی رنگت ہلکی زردی یا پھیکا پن دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ آنکھوں کے گرد حلقے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ایک صحیح ترین علامت ہے بعض نوجوان لڑکیاں جو بظاہر تندرست اور جن کے چہرہ پر زردی نہیں ہوتی۔ جب ان کی آنکھوں کے گرد حلقے دکھائی دیں تو سمجھ لیجئے۔ کہ یقیناً

کا مرض شروع ہے اور اس قسم کا سیلان خواہشات کے ناجائز طریقوں سے پورا کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۷۔ لڑکے کودن۔ غبی۔ تعلیم سے متنفر اور مردانہ کھیلوں سے جی چرانے لگتے ہیں۔

لڑکوں کی تربیت :۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ والدین اپنے بچوں کی تربیت میں اتنی کوتاہیاں برتتے ہیں۔ کہ وہ نوجوان ہو کر یا تو اپنے والدین اور دوسرے بزرگوں کے لئے وبالِ جان بن جاتے ہیں۔ اور اپنے تمام خاندان کی بدنامی و رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔ یا اپنے مال و اقبال کے لحاظ سے اپنی زندگی کو اپنے لئے وبالِ جان بنا لیتے ہیں۔ مثلاً جو والدین اولاد کی ناز برداری بہت زیادہ کرتے ہیں۔ ہر جا بیجا ضد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی اولاد جوان ہونے سے قبل ہی عیاش اور فضول خرچ ہو جاتی ہے۔ بڑے کا ادب نہیں کرتے ماں باپ کی نصیحت کا اثر نہیں۔ بلکہ اکثر اوقات تو یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بچے والدین کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر اُن سے والدین ناخوش رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ ناراضگی درست نہیں ہے۔ حقیقتاً یہ ان ہی کا قصور ہوتا ہے۔ اگر وہ ابتداء میں تربیت اس طریقہ سے کریں۔ جو اثر پذیر ہو۔ تو کبھی یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔

آوارگی کا سبب :۔

لڑکے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل کئے جاتے ہیں۔ لیکن مدرسین اور اتالیقوں کی غفلت کی بنا پر وہ خلاف وضع فطری کے عادی ہوتے ہیں۔ اور مشت زنی کرنے لگتے ہیں۔ مشت زنی اور مباشرت یہ دونوں ایسی خبیث عادتیں ہیں۔ کہ ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ چور کے اندر گھن لگ جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر صحت بگڑنے کے سبب پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور

جب وہ جوان ہوتے ہیں۔ تو بوڑھوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ جوانی میں بال سفید ہو جاتے ہیں۔ جگر کا فعل درست نہیں رہتا۔ دل کمزور ہو جاتا ہے۔ ذرا کرخت آواز کانوں میں پہنچی اور دل ہاتھوں اُچھلنے لگا۔ جواں مردی اور دلیری کے کام کرنا تو درکنار اندھیرے میں گھر سے باہر نکلنے میں بھی خوف معلوم ہوتا ہے

تربیت کا طریقہ:۔

بچوں کی تربیت کی پہلی درسگاہ آغوش مادر ہے۔ اگر ماں ذہانت اور ذکاوت سے کام لیتے ہوئے بچوں کی تربیت کرے تو اس کا مستقبل تاریک نہیں ہوگا۔ ان کو بہادر لوگوں کی زندگی کے واقعات سنائے جائیں۔ بزرگوں کی نیک نامی علم پسندی کے حالات سنا کر ترغیب دلائی جائے کہ وہ بھی اپنی آئندہ زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ بدکار لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع نہ دیا جائے والدین کو اگر وہ غریب ہوں۔ تو باپ خود اتالیق کے فرائض انجام دیں۔ اور ایسی نگرانی کریں کہ برے اثرات سے ان کا دماغ بالکل محفوظ رہے۔

بچوں کو کسی بڑے کام سے سختی کے ساتھ روکنا بھی درست نہیں ہوتا۔ پھر وہ ضد کرتے ہیں۔ اور جتنا روکا جاتا ہے۔ اتنی ہی ضد بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ بچے ناراض ہو کر گھر سے باہر نکل جاتے ہیں اور تمام عمر آوارگی اور خانہ بدوشی میں صرف کرتے ہیں ؎

کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جا کر

اس آوارگی سے محفوظ رکھنے کے لئے بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ نہایت نرمی کے ساتھ ان کی بُری عادتوں سے روکنا چاہیئے۔ اور کسی ایسے شغل کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔ کہ اُس میں دلچسپی بھی لیں۔ اور عادت و خصائل کی اصلاح بھی ہو جائے۔

ساتواں باب

لذت الوصال :۔ بعض آوارہ مزاج لوگ اپنی بیوی سے ہمیشہ ناخوش رہتے ہیں۔ وہ شاہدانِ بازاری کو اپنی پاک باعصمت بیوی پر ترجیح دیتے ہیں ان کی حرمت ہمیشہ ان کی عورت ہمیشہ ان کے مظالم کا شکار ہوتی ہے۔ اور خود شاہدان بازاری کی جوتیاں کھاتے رہتے ہیں۔ اور اپنی کمائی اُن کے قدموں پر نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ سبب یہ ہوتا ہے کہ گھر کی عورت جس نے نیکیوں کی آغوش میں پرورش پائی ہوتی ہے۔ ان چالوں اور وصل کے ان طریقوں سے ناواقف ہوتی ہے۔ جن میں مرد زیادہ لذت محسوس کرتا ہے وہ بازاری عورت کی طرح چالاک اور مکار نہیں ہوتی۔ اس پاک دل خاوند کی اطاعت کے لئے ہر وقت تیار ہوتی ہیں۔ مرد کا یہ فرض ہے کہ ان طریقوں سے واقف کرے۔ جن کا وہ خواہشمند ہے۔ لیکن ان طریقوں سے واقف کرنے کے لئے سختی کی ضرورت نہیں۔ تاکہ وہ دل برداشتہ نہ ہو۔

لذت کا احساس پیدا کرنا۔

وصل کی لذت سے عورت کو واقف کرنے کے لئے اِس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مرد خود بھی عورت کی تمام اقسام سے واقف ہو۔ اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عورت کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں۔ اور کس نوعیت کی عورت کس طریقہ سے وصل کے واسطے مائل ہو سکتی ہے۔ کیا کیا صورتیں اختیار کرنی چاہئیں۔ اگر آپ ان تمام عورتوں کی اقسام اور وصل کے طریقوں سے واقفیت بہم پہنچانا چاہتے ہیں تو تو ہماری پُر از معلومات کتاب "عورت با تصویر" منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ بالاجمال ہم یہاں بھی لکھتے ہیں۔ یہ کتاب نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے بہت

بعد ایک روپیہ نو آنے کا منی آرڈر روانہ کر کے آپ سیٹھ آدم جی عبداللہ سیلبٹرز نولکھا بازار لاہور سے طلب فرمائیں۔

ہمبستری کا طریقہ:۔

عورت کو کروٹ کے بل لٹایا جائے۔ اور اس کے بالمقابل خود بھی کروٹ سے لیٹے۔ اور اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان اپنی دونوں ٹانگیں داخل کرے اس صورت سے لب سے لب اور چھاتی سے چھاتی بالکل پیوست ہو جائے جس سے کہ اس قدر لطف حاصل ہو گا کہ عورت اور مرد دونوں بدمست ہو جائیں گے۔ اگر حمل قرار پا جائے تو اولاد بھی تندرست اور صالح ہو گی۔

امساک پیدا کرنے کے طریقے:۔

بعض لوگ امساک پیدا کرنے کے لئے ممسک ادویات استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ مضر ہوتی ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قدرت نے انسان کے اندر نعمتیں پیدا کی ہیں۔ ان کے لئے معلومات اور صحیح استعمال کی ضرورت ہے قدرتی امساک سے لطف اندوز ہونے کا صحیح اور درست طریقہ یہ ہے کہ جماع کے وقت جب انزال ہونے لگے تو وہ تین سکنڈ اپنے سانس کو روک کر خیالات کی یکسوئی میں انتشار پیدا کرے تو انزال نہ ہو گا۔ پھر جب انزال پیدا ہونے کی صورت پیدا ہو تو پھر یہی طریقہ اختیار کرے یہاں تک کہ اگر رات کے دس بجے سے صبح تک مصروف رہے۔ اور اسی طریقہ پر عمل کرتا ہے تو انزال نہ ہو گا اور لطف بھی بیحد حاصل ہو گا۔ اس سے کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا احتمال بھی نہیں یہ طریقہ ان تمام ممسک ادویات سے بدرجہا بہتر ہے۔ جو آج کل کے نوجوان عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد سر پہ ہاتھ دھر کر روتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی جوانی برباد ہو جاتی ہے۔ اور وہ بہت سے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن سے زندگی میں چھٹکارا محال بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔

عورت پر قابو پانا

عورت کو بے وفا اور چالاک کہا جاتا ہے۔ حقیقتاً یہ ایک بے جا الزام ہے جو مرد اپنی نااہلیت کی وجہ سے عورت کو دیتا ہے عورت مجسمہ وفا اور عصمت کا پیکر ہوتا ہے۔ وہ اپنی تمناؤں کا خون ہوتے ہوئے دیکھتی ہے لیکن عصمت و عفت کے اصولوں سے انحراف نہیں کرتی۔ وہ خاوند کے تمام مظالم برداشت کرنے کے باوجود اس کو خوش رکھنے کی ممکن کوشش کرتی ہے۔ لیکن جب سر سے اونچا پانی ہو جاتا ہے تو وہ ہر بات کا انتقام لینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ عورت کا انتقام نہایت خطرناک ہوتا ہے

جس مرد کی خواہش ہے کہ وہ عورت پر قابو حاصل کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ عورت کے پاس جانے سے قبل اپنی قوتِ باہ کا امتحان کر لے۔ اگر وہ مشت زنی یا اغلام کا عادی رہا ہے۔ تو اس کو اپنا علاج کرانا چاہیئے کہ جس وقت وہ عورت سے ہمبستری کا خواہشمند ہے اسی طرح عورت بھی خواہشمند ہوگی۔ لیکن اگر ضعف باہ کا مریض ہے تو جماع کے وقت نہ تو پوری قوت کے ساتھ الیتادگی ہو سکتی ہے۔ اور نہ باکرہ عورت پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر کامیاب بھی ہو جائے۔ تو وہ دو تین سیکنڈ سے زیادہ مصروف رہ نہیں سکتا۔ اور ان حالات میں عورت خوش نہیں ہو سکتی۔

جس مرد کی خواہش ہے کہ وہ عورت پر قابو حاصل کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ عورت کے پاس جانے سے پہلے اپنی قوت باہ کا امتحان کر لے۔

عورتوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ بعض عورتیں مرد کے حسن پر فریفتہ ہو جاتی ہیں لیکن باہ کے لحاظ سے اس کو کمزور پاتی ہیں تو نفرت کرنے لگتی ہیں۔ بعض عورتیں مرد کے ڈیل ڈول اور چھاتی وغیرہ کی خوبصورتی پر مرمٹتی ہیں۔ اگر اس کی بھی قوت باہ کمزور ثابت ہوتی ہے۔ تو وہ متنفر ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر

عورتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مرد کا عضو مخصوص پتھر کی مانند ہو۔ اور انزال میں اتنا وقفہ لگے۔ کہ اس دوران میں عورت کم از کم دو تین مرتبہ انزال ہو جائے۔ سختگی کا یہ حال ہونا چاہیئے کہ جماع سے فارغ ہونے کے پانچ منٹ بعد تک استادگی برقرار رہے۔

بعض لوگ۔ اپنی کمزوریوں پر نظر نہیں کرتے لیکن عورت کو بدنام کرتے ہیں ان کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر وہ عورت سے ہمبستری شروع کرے اور عورت کسی نہ کسی طریقے سے علیحدہ ہو جائے تو ان کا کیا حال ہوگا وہ یقیناً اس عورت کو مار دینے پر تیار ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس اب وہ عورت کو بحالتِ غور دیکھیں۔ یعنی مرد تو انزال ہو جاتا ہے۔ لیکن عورت منزل نہیں ہوتی۔ تو اب یہی حال عورت کا ہوگا۔ لہذا عورت کو راضی رکھنے کے لئے اس پر قابو حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ مرد کی قوت بالکل درست اور صحیح حالت میں ہو۔

مرد اور عورت کے خیالات میں فرق :-

مرد جب بھی عورت کے قریب جاتا ہے۔ تو عام طور پر اس کی خواہش ہمبستری کی ہوتی ہے۔ اور بوس و کنار۔ مرد محبت کی گفتگو کے بغیر ہی اپنا مطلب حاصل کرنے کی کوشش ہوتی۔ لیکن برخلاف اس کے عورت محبت کی بھوکی ہوتی ہے۔ وہ اپنے حسن کی تعریف سے خوش ہوتی ہے۔ وہ مرد کی محبت پر دنیا کی تمام نعمتیں قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس کا مرد اس کے سوا اور کسی دوسری عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ بھوکا رہنا پسند کرتی ہے۔ لیکن اپنے خاوند کو کسی دوسری عورت سے محبت کرتے نہیں دیکھ سکتی۔ بلکہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ دو سگی بہنوں کی آپس میں اس سلسلہ میں ایسی نفرت اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کی صورت

دیکھنے کی رواداد نہیں ہوتی اور مرتے دم تک اس نفرت اور دشمنی کا احساس ان کے دل سے نہیں مٹتا ۔

جو مرد عورتوں کو صرف اپنی خواہش کو پورا کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ جس طرح ان کے سینے میں دل اور دل میں تمنائیں ہیں اسی طرح عورت کا بھی دل اور اس کی تمنائیں بھی ہوتی ہیں ۔ عورت قدرت کا ایک ایسا شاہکار ہے ۔ جس پر اگر تمام دنیا کی نعمتیں قربان کردی جائیں تو کم ہیں ۔ وہ باغِ حسن کا ایک ایسا دلکش فریب نظر پھول ہے جس کی خوشبو روح میں بالیدگی پیدا کرتی ہے ۔ اور ایسے پھول کو جسے مرد اپنے تلووں سے روندنے کے قابل سمجھیں ۔ یا اس کی خواہشات پوری نہ ہونے دیں ۔ اپنی کمزوریوں کی بدولت اس کی دل آزاری کا باعث بنیں تو یہ کتنا بڑا ظلم اور بے انصافی ہے ۔

جو لوگ عورت پر قابو حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو عورت کی تمناؤں اور خواہشات کا احترام کرنا چاہیئے ۔ وہ عورت کی تمناؤں اور خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ نہ سمجھیں ۔ بلکہ اس کو بھی اپنے جیسی بلکہ اپنے سے زیادہ قابلِ احترام ہستی یقین کریں ۔ اس لئے مرد کی دستِ نگر ہوتی ہے ۔ اور کسی دستِ نگر کو ہمیشہ دستِ نگر سمجھ کر حقیر اور خفا سمجھا جائے ۔ تو اس کی زندگی موت سے بدتر ہو جاتی ہے ۔ اور تمام عیش و آرام اس کے لئے ہیچ ہو جاتے ہیں ۔ ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجتی ہے ۔ اگر عورت کی آپ خواہش پوری کریں گے اور اس کی تمنائیں پوری کرنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کو بنا سنوار کر رکھیں گے تو وہی عورت جو آپ کی بے توجہی کے باعث بن جائیگی ۔ اور اس کا ہوشربا حسن آپ کو دنیا کے تمام حسینوں سے بے نیاز کر دیگا ۔ اور آپ دوسری طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کریں گے ۔

مثل مشہور ہے کہ جھکی ہوئی گردن پر تلوار بھی نہیں اٹھتی ۔ عورت آپ کے مقابلہ

ہیں جھکی ہوئی گردن - اور آپ عورت کے مقابلہ میں تلوار کی حیثیت رکھتے ہیں - اگر آپ عورت پر قابو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس تلوار کو کند کر دیں - اور اس پر یہ ثابت کر دیں کہ آپ اس سے زیادہ دُنیا میں کسی سے محبت نہیں کرتے اور مردمی کے لحاظ سے اپنی تمام خامیاں دور کرنے کے بعد اس کی محبت کا اِس کے سامنے اعلان کریں ::

آٹھواں باب

نیک اور بد عورتوں کے قیافے

پاؤں :- جس عورت کے پاؤں خوبصورت اور نرم ہوں - اور زمین پر چلتے وقت کفِ پا کا پورا نشان لگ جائے - وہ نیک بخت اور صاحب دولت ہوگی اگر پاؤں کا درمیانی حصہ زمین پر لگے تو بدبختی اور بیوگی کی علامت ہے اگر پاؤں کے تلوے میں ایڑی سے لیکر اُنگلیوں تک درمیان میں خط ہو تو وہ نیک ہوتی ہے -

شکم - جس عورت کے شکم پر باریک باریک نیلگوں رگیں نمودار ہوں وہ بادشاہ ہوتی ہے - اگر وہ رگیں سُرخ ہوں تو بدفعل اور رواسیاتی کی دلیل ہے -

انگلیاں - جس عورت کے پاؤں کا انگوٹھا پتلا اور سُرخ ہو وہ اپنے خاوند کی ہمیشہ غلام - رضاجو اور فرمانبردار رہتی ہے - جس کے انگوٹھے موٹے اور گندے ہوں - وہ جلد بیوہ ہو جائیگی - اور شہادت کی اُنگلی پاؤں کے انگوٹھے سے بہت بڑی ہو تو عورت کے پُرشہوت ہونے کی علامت ہے - ایسی عورت غیر مردوں کی طرف زیادہ رغبت رکھتی ہے اور اپنے خاوند کو اچھا نہیں جانتی اگر یہی اُنگلی زیادہ لمبی ہوگی وہ عورت جوانی کے دنوں میں ضرور بدکار رہی ہوگی - یہی اُنگلی اگر چھوٹی ہو تو بدخلقی اور تند خوئی کی علامت ہے - اگر اُنگلی وسطی یعنی درمیانی

پاؤں کی زیادہ لمبی ہو۔ تو بدفعلی کی علامت ہے بلکہ وہ عورت بہت جلد بیوہ ہوجایا کرتی ہے۔ انگلی مذکور داہنے پاؤں کی زمین پر درست لگتی ہے وہ خاوند کا کہنا قبول نہیں کرتی ہے۔ اور اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ یہی انگلی بائیں پاؤں کی اگر زمین پر پورا نشان دے تو یہ علامت مالداری کی ہے۔ انگشت خنصر اگر وسطی سے زیادہ لمبی ہو تو وہ عورت بہت جلد بیوہ ہو جاتی ہے۔ جس عورت کی یہی انگلی بہت چھوٹی ہو وہ بدخواور تمہ ش خو ہوتی ہے۔ اگر یہ انگلی زمین پہ نہ لگے اور اوپر رہے تو اس کی قسمت میں دو خاوند ہوتے ہیں۔ اگر انگشت خنصر پاؤں کی لمبی ہو تو بے شرمی اور بے حیائی کی دلیل ہے۔ بلکہ اس قسم کی عورت بہت خاوند کرتی ہے۔ اگر یہی انگلی بہت چھوٹی ہو اور زمین پر خوب لگے تو خاوند کرنے اور بدفعل ہونے کی دلیل ہے۔

پستان۔ جس کے پستان خوشنما اور ان پر رگیں نمودار ہوں۔ یہ عورت نیک بخت اور صاحب دولت ہوتی ہے اس کا خاوند اس کو بہت چاہتا ہے جس کے پستان لمبے اور گوشت سے پُر ہوں۔ وہ عورت بہت اولاد جنتی ہے۔ پستانوں کا زیادہ لمبا ہونا اور بغیر گوشت کے ہونا رنجیدگی اور محنت کشی کی دلیل ہے۔ چھوٹی کم گوشت اور بے مغز پستان جس عورت کے ہوں گے وہ ہمیشہ رنجیدہ اور مفلس رہا کرتی ہے۔ جس عورت کے پستانوں کی رنگت جلد سرخ ہو اس کے ہاں کوئی فرزند نہیں ہوتا۔ اگر پستان کے نیچے سرخ تل یا مسہ ہو وہ عورت ضرور پہلے لڑکا جنے گی۔ خصوصاً مسہ یا تل جانب راست یعنی داہنی طرف ہو۔ اگر ایک پستان چھوٹا اور دوسرا بڑا یا ایک سخت دوسرا نرم ہو۔ ایسی عورت کی تمام عمر رنج و محنت اور غم و اندیشہ میں بسر ہوتی ہے۔

رخسار۔ بات کرتے وقت جس عورت کے رخساروں میں گڑھے پڑ جائیں۔ وہ

بدچلن اور فاحشہ ہوتی ہے اس کے والدین بہت جلد مرجاتے ہیں اور وہ اپنے خاوند سے راضی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ دوسرے مردوں کو زیادہ چاہتی ہے۔

کمر۔ جس عورت کی کمر پتلی اور نازک ہو۔ وہ دولت مند اور نیک بخت ہوتی ہے۔ فربہ اور بے وضع کمر والی عورت ہمیشہ رنجیدہ رہتی ہے۔

ہتھیلی۔ جس عورت کے ہاتھ کی ہتھیلی نرم۔ نازک۔ سرخ اور خوش نما ہو وہ نیک بخت اور صاحب دولت ہوتی ہے۔ اگر عورت کی ہتھیلی پر کنول کا پھول یا کوڑی وغیرہ کا نشان ہو۔ اور وہ صاحب دولت و اقبال بلکہ بادشاہ ہوتی ہے۔ یا اس کو مالدار خاوند ملتا ہے۔

ہونٹ۔ دونوں ہونٹ باریک۔ سُرخ اور درمیانہ خوبصورت ہوں نیک بختی کی علامت ہے۔ اگر سیاہ اور لمبے ہوں تو مفلسی اور بیوگی کی علامت ہے۔

دانت۔ جس عورت کے دانت چھوٹے سفید۔ چمکدار۔ مثل دانہ انار اور خوبصورت ہوں وہ نیک بخت اور مالدار ہوتی ہے۔ اونچے لمبے اور میلے دانت مفلسی اور واہیاتی کی دلیل ہے۔ چھوٹے بڑے اور ناہموار دانت بھی خراب ہوتے ہیں۔

منہ۔ جس عورت کا منہ نہایت نازک۔ تنگ۔ مثل غنچہ گل کے ہو وہ نیک بخت اور صاحب دولت ہوتی ہے۔ فراخ اور لمبے منہ والی خصوصاً ہنستے وقت جس کے تمام دانت نظر آجائیں ہمیشہ رنج و محنت اور مفلسی میں بسر کرتی ہے۔ کتا وہ منہ عورتیں اکثر نفس پرست اور مغرور ہوتی ہے

گردن و گلو۔ جس عورت کا گلا آہو کی مانند خوبصورت ہو وہ نیک بخت اور دولت مند ہوتی ہے۔ چھوٹی باریک یا بہت بے وضع گردن علامت رنج و محنت اور مفلسی کی ہے ✽

ٹھوڑی ۔ جس عورت کی ٹھوڑی درمیانہ خوش نما اور گول ہو وہ نیک بخت اور صاحب دولت ہوتی ہے ۔ خاص کر ٹھوڑی میں چاہ زنخدانی ہو ۔ اگر کم گوشت اور لمبی ہو ۔ تو نحوست اور مفلسی کی علامت ہے ۔ اگر عورت کی ٹھوڑی پر بال ہوں ۔ تو وہ عورت جلد بیوہ ہو جایا کرتی ہے ۔

زبان ۔ از روئے علم قیافہ عورت کی زبان اگر سرخ اور پتلی ہو ۔ تو وہ نیک اور دولت مند ہوتی ہے ۔ سفید ۔ سخت اور خراب زبان والی عورت ہمیشہ خستہ حال اور بیوہ رہتی ہے ۔ اس کی اولاد مر جایا کرتی ہے کالی زبان والی عورت کو اکثر اقسام عورت سے بد تر لکھتے ہیں ۔ بعض اوقات اس کی زبان سے جو بات نکل جاتی ہے ۔ وہ پوری ہو جاتی ہے ۔

بد زبان ۔ بد خواہ ۔ جھگڑالو بہت ہوتی ہے ۔

ناک ۔ جس عورت کی ناک خوبصورت اور طوطے مانند ہے ۔ وہ اکثر نیک بخت اور دولت مند ہوتی ہے ۔ چھوٹی ناک والی عورت کی زندگی غلامی میں بسر ہوتی ہے ۔ اگر چپٹی ہو ۔ تو فعل ناجائز کی علامت ہے ناک کی نوک چھوٹی ہو ۔ تو ایسی عورت خدمت گاری میں رہے اگر لمبی ہو ۔ تو غصہ والی ہے ۔ اگر پست ہو ۔ تو خاوند اس کا مر جائے

ناف ۔ جس عورت کی ناف گہری ہو ۔ اس کو خاوند بہت چاہتا ہے اگر ناف گول اور خوشنما ہو ۔ عیش و عشرت کی علامت ہے ۔ جس عورت کی ناف پر زعفرانی زرد رنگ کا تل ہو وہ عورت صاحب دولت ہونے کے علاوہ لڑکے بہت جنتی ہے ۔ اگر ناف لمبے ڈھل اور باہر کو ابھری ہوئی ہو ۔ تو علامت خراب ہوتی ہے

آنکھ ۔ جس عورت کی آنکھ سرخ لمبی ۔ نہایت سیاہ اور بیضہ چشم از حد سفید اور باریک سرخ رگیں ۔ ان میں نمودار ہوں ۔ اور سفیدی منتشر اور چمکیلی ہو ۔ وہ نیک بخت اور صاحب دولت ہوتی ہے ۔

جس کی آنکھیں سرخ ہوں۔ اس کی عمر رنج اور محنت میں گزرتی ہے
نیلی رنگت کی آنکھوں والی عورت بدکاری اور شرارتیں بہت
کرتی ہے۔ زرد چشم عورتیں اکثر صاحب عقل اور ہوشیار ہوتی ہیں
مگر بہت جلد بیوہ ہو جاتی ہیں

کان۔ چھوٹے اور پتلے کان اچھے ہوتے ہیں۔ اگر کانوں کے کنارے پر
بال ہوں۔ تو وہ بدبختی اور مفلسی کی علامت ہوتی ہے۔ بہ موٹے اور
بڑے کان والی عورت بے وقوف ہوتی ہے۔

پیشانی۔ جس عورت کی پیشانی تین یا چار انگل چوڑی لمبی اور بالوں
سے صاف اور خوبصورت ہوں۔ وہ نیک خصلت ہوتی ہے۔ اگر
پیشانی پر تل ہو۔ تو وہ عورت پانچ لڑکے جنے گی۔ اور دولت مند
ہو گی۔ ہنستے وقت اگر شکن نہ پڑیں تو دولت مندی کی نشانی ہے۔

جس عورت کی پیشانی پر مثلث خط نمودار ہو۔ وہ صاحب حکومت
بلکہ بادشاہ ہوتی ہے۔ پیشانی تنگ اور اس پر بالوں کا ہونا
نہایت ردی علامت ہے۔

سر۔ جس عورت کا سر بڑا۔ اور گول خوبصورت ہو۔ وہ دانش مند اور
مستقل مزاج ہوتی ہے۔

لمبے اور بڑے سر والی عورت بیوقوف۔ کمزور دل۔ حاسد اور
سست الوجود ہوتی ہے۔

چھوٹا سر بدنصیبی کی دلیل ہے۔ سر چوڑا اور بڑا سب سے اچھا
ہوتا ہے۔

ابرو۔ بھویں اگر خمیدہ اور خوبصورت بالوں سے پر ہوں۔ تو نیک
بختی کی علامت ہے۔

اگر بھویں چھوٹی اور بغیر بالوں کے ہوں۔ یا بال کم ہوں۔ تو رنج و محنت

اور بیوہ ہو جانے کی دلیل ہے اور اگر بھویں دونوں آپس میں پیوستہ اور دونوں کے درمیان میں ہیشت بال ہوں ۔ تو بدکاری اور بیوہ ہو جانے کی علامت ہے

تل ۔ اگر کسی عورت کی سیدھی بھووں پر تل ہو ۔ تو اس کی شادی کسی دولت مند ۔ صاحب قوت ۔ اور کسی خوبصورت آدمی کے ساتھ ہوگی جس عورت کی بھووں کے درمیان تل ہو ۔ وہ دلدادہ اور وفادار ہوتی ہے ۔ اگر داہنے رخسار پر تل ہو ۔ تو اس عورت کی شادی کسی چھوٹے مرد کے ساتھ ہوتی ہے ۔ اور سسرال میں جائے تو وہاں جھگڑا اور فساد ہر وقت بپا رہے ۔ ٹھوڑی پر تل ہو ۔ تو ایسی عورت صاحب نصیب اور نیک بخت ہوتی ہے ۔ کان پر تل کا نشان رکھنے والی عورت ہمیشہ رنج اور فکر میں زندگی بسر کرتی ہے ۔ اور اس کی اولاد بدخلق ہوتی ہے اگر عورت کے دائیں یا بائیں ہاتھ پر تل ہوں ۔ تو اس کے گھر اولاد پیدا ہوگی ۔ اور ہمیشہ خوش حال رہے گی

جس عورت کے ہونٹ پر تل ہوں ۔ اس کی شادی کسی دولت مند خاوند کے ساتھ ہوگی ۔ اور اس کے ہاں زیادہ لڑکے پیدا ہونگے

رنگ وقد ۔ عورت کے چہرہ کی رنگت اگر سرخ ہو ۔ تو وہ نیک بخت ہوتی ہے سیاہ چمکدار ہو تو مکار ۔ زرد ہو تو فاحشہ ہوتی ہے

قد جس عورت کا درمیانہ ہوگا ۔ وہ اپنے خاوند کی تابعدار ۔ خیر خواہ اور عزیز ہوگی ۔ گھر کے ہر ایک کام کو عقلمندی اور ہوشیاری کے ساتھ کرے گی

لمبے قد والی عورت کو لذتِ دنیاوی کم ہوتی ہے ۔ مگر رنگ و راگ اور خوشی کی طرف زیادہ راغب رہتی ہے ۔ چھوٹے قد والی عورت فتنہ و فساد اٹھانے والی اور جھگڑالو ہوتی ہے ۔ اگر اس کے ماتھے پر شکن ہو ۔ تو منحوس ہوتی ہے ۔

تالو۔ سرخ اور درمیانہ تالو کا ہونا اچھی علامت ہے۔ سفید تالو والی عورت ہمیشہ غلامی میں رہتی ہے جس کا تالو زرد رنگ کا ہوگا تو وہ جھگڑے سے فساد اور تنگ دستی میں عمر بسر کرتی ہے۔ اور پر گوشت تالو والی عورت مال و دولت سے محروم رہتی ہے۔

ناواں باب

نیک اولاد کے لئے اوقات

حضرت لقمان حکمائے ہند کا اور جوتشیوں کا قول ہے۔ کہ اگر ذیل کی تاریخوں کے مطابق اولاد تولد ہو۔ تو خوبصورت، بہادر، نیک چلن اور عمر دراز والی ہوگی

یکم ورتیا، چوتھیا، پنجمی تتھوں میں اگر پدمنی حاملہ ہو۔ چترنی اشٹمی دواوشی۔ میں سمتی، تیج۔ ایکادشی، تر ودشی میں سنکھنی اور رقومی، پوروش اور پورن نماشی۔ ہستنی حاملہ ہو۔ تو اولاد نیک اور عمدہ پیدا ہو۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں نیک وقت کا چکر درج ہے۔ یہ غروب آفتاب سے طلوع آفتاب پر چلتا ہے۔

پدم چکر	۰	۰	۰
چکور چکر	۱	۱	۱
کرک چکر	۴	۴	۴
بھدر چکر	۲/۳	۲/۳	۲/۴

مرد کے اوقات عورت کے بارے میں

اہل ہنود کے واسطے از روئے وید اور اہل اسلام کے لئے از روئے قرآن کریم مرد کے واسطے جو ہر آدم کا حکم ہے۔ کہ مرد ذیل کی باتوں پر عمل کرے چنانچہ سب سے ضروری ہے۔ کہ مرد سوائے اپنی عورت کے کسی دوسری سے دنیا بھر میں مجامعت نہ کرے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں ہے اور عمر بھر اپنی زندگی میں دوسری عورت سے شادی نہ کرے۔ اور ہمیشہ اپنی عورت سے مہربانی سے پیش آئے۔ اور بیوی کو تھوڑی بہت تعلیم ضرور دینی چاہیے۔ کپڑا صاف پہننے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اس کے علاوہ ضروری مذہبی تعلیم دینی چاہیے۔ تاکہ عورت غیر مرد کی جانب سے عزت میں خلل نہ ڈالے۔

عورت کے اوصاف

عورت کو چاہیئے کہ ذیل کی ضروری باتوں پر عمل کرے۔ تو عورت ستونتی کہلائے گی۔ سب سے ضروری فرض عورت کا یہ ہے۔ کہ اپنے مرد کی زندگی میں اپنے مرد کو چھوڑ کر دوسرے غیر مرد کی خواہش مت کرے۔ اور خدا کی عبادت کرے۔ اور اپنے مرد کو مجازی خدا مانے۔ اس کی حکم عدولی نہ کرے

تعلیم حاصل کرے۔ لباس اجلا پہنے۔ ہر روز نہایا کرے اور اپنے جسم کو صاف ستھرا رکھے۔ تاکہ مرد کو نفرت نہ ہو جائے۔ اور اپنے خانہ داری کے کاموں میں ہوشیار رہے

اور جو عورت اپنے مرد کو چھوڑ کر دوسرے مرد کے ساتھ کام کرے گی۔ وہ عورت دوسرے جہان جہنم میں سخت دکھی ہو گی

اور اس دنیا میں تنگ دست رہے گی۔ اور اولاد کم ہوگی۔ کبھی آرام نہ پائے گی۔ اور ہمیشہ تکلیف میں رہے گی

حکمائے ہند اور ویدوں کا حکم ہے۔ کہ بیوہ عورت خاوند کرے۔ ورنہ نجات کا منہ کبھی نہ دیکھے گی۔ خواہ کسی قسم کی عبادت بھی کرے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ گورو بن گت نہیں۔ اور شاہ بنا پت نہیں۔ ایسے ہی مرد بنا عورت کے گتی نہیں یعنی مرد کے سوا عورت نجات نہیں پا سکتی۔ اس لئے جائز ہے کہ بیوہ عورت بھی خاوند کر لے

اسی طرح بیوی کے مرنے کے بعد مرد کو جائز ہے۔ کہ وہ دوسری شادی کرلے۔ از روئے علم طب ذیل کی عورتوں کے ساتھ مرد کے واسطے صحبت کرنے کی سخت ممانعت ہے۔

ہتھیاری۔ بستر وگی مرشد بھائی۔ اپنے سے بڑے کی۔ سوزاک والی۔ آتشک والی۔ حیض والی۔ بڑھیا۔ منحوس۔ بیوہ۔ دیگر کسی متعدی مرض حمل والی۔ سیلان الرحم والی۔ بغل گندہ والی۔ اگر ان باتوں پر عمل کروگے تو عمر بھر آرام پاؤگے۔ ورنہ نتیجہ برا نکلے گا۔

دسواں باب

بو علی سینا اور پنڈت کوکا کا ورزش کے بارے میں ہدایت کرنا

ورزش کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر خاص طور سے عمل کرنا چاہیے

۱۔ خوراک۔ سادہ نہایت زود ہضم۔ ہلکی مرچ مصالحے والی کھاد

۲۔ صبح کے وقت کھلی ہوا میں۔ اور اگر بسہولت ممکن ہو۔ تو کسی کھیت یا باغ میں ورزش کرنا زیادہ مفید ہے۔

۳۔ گردن اور کمر سیدھی اور نظر سامنے کی طرف۔ نیز تھوڑی کسی قدر اندر کی طرف بھی رکھ کر ورزش یا سیر کرے۔ چلتے، پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی عادت ڈالو۔ آگے یا ادھر ادھر جھکے رہنا صحت کے لئے مضر ہے۔

۴۔ سیر کے وقت ایک موٹی سی مضبوط لاٹھی ہاتھ میں رکھنے سے ٹانگوں کے ساتھ ہی ساتھ بازوؤں کی ورزش خود بخود ہوتی جاتی ہے۔

۵۔ ورزش کے وقت اپنی محبت تو بالکل یکسو رکھو اور اپنے دل میں یہ سوچتے وقت اور اس خیال کو مضبوط کرتے رہو۔ کہ ورزش سے میری صحت عامہ اور بالخصوص قوتِ مردمی کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور میری یکسوئی بڑھ رہی ہے۔

۶۔ ورزش کے ساتھ ہی ساتھ باقاعدہ طور پر جسمانی آرام اور مقررہ اوقات میں سونا جاگنا بھی عام صحت نیز جنسی تندرستی کے لئے بہت ہی مفید ہے لیکن ہمیشہ رات کو جلد سو جائے اور علی الصباح بہت جلد اٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

۷۔ ایسے طریق سے ورزش کرنی چاہیئے۔ جس سے جسم کو ہر حصے بلکہ ہر رگ اور پٹھے کی مناسب طور پر ورزش ہو جائے۔ کیونکہ جس عضو کو بھی بغیر ورزش کے زیادہ عرصہ تک رہنے دیا جائے گا۔ وہی رفتہ رفتہ کمزور ہو کر بے کار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ باقاعدہ مطالعہ اور غور سے دماغی ورزش نہیں کرتے۔ ان کے سوچنے کی طاقت یعنی عقل و فہم رفتہ رفتہ ماری جاتی ہے۔

۸۔ ورزش کے بعد کچھ دیر آرام۔ مکمل طور پر آرام کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ورزش سے پیدہ شدہ تکان دور ہو جائے۔ اگر اس کے فوراً

بی بعد کسی جسمانی یا دماغی کام میں مصروف ہو جاؤ گے۔ تو ورزش صحت کے
لیے مفید ہونے کی بجائے الٹی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی

۹۔ اپنی طاقت سے زیادہ ورزش ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ اور آہستہ
آہستہ ورزش کرنی چاہیے۔ نہ کہ یکلخت۔

۱۰ زندگی کا لطف اٹھانا ہو تو ہر روز کچھ دیر تک ورزش کرنی چاہیے اس
سے جسم سڈول اور خوبصورت تیار ہوتا ہے۔ اور انسان ہمیشہ صحت یاب
رہتا ہے۔ کسی کی آزمائش کے وقت اسے ناکام نہیں ہونا پڑتا۔ ورزش
کرنے سے آدمی طاقت ور اور بہادر وتندرست رہتا ہے۔

۱۱ ورزش سے بدصورت انسان خوبصورت۔ کمزور سے طاقتور اور
بے وقوف سے عقلمند ہو جاتے ہیں۔ بدن کی حفاظت کا یہ بہترین
آلہ ہے۔ قدیم زمانہ میں ہر صوبہ میں ورزش کے اکھاڑے ہوا کرتے تھے
بھیم اور ارجن جیسے بہادر ورزش سے ہی اتنے بڑے بہادر بنے تھے کہ
انہوں نے مہابھارت کی مشہور لڑائی میں دشمنوں پر فتح حاصل
کی تھی۔ موجودہ زمانے میں سینڈو۔ رام مورتی۔ گاماں پہلوان نے
ورزش ہی سے طاقت حاصل کر کے دنیا میں نام پیدا کیا۔ اور جہان
کی طاقت اور کارنامے دیکھ کر حیران اور ششدر رہ رہی ہے۔ یہ
سب ورزش کی بدولت ہے۔ اور مرد تو خیر مرد پھر بھی ہیں۔ بہت سی
عورتوں نے بھی ورزش سے اپنی طاقت بڑھا کر شہرت حاصل کی ہے۔

۱۲ اور جو لوگ ورزش نہیں کرتے۔ ان پر ضعیفی جلد آجاتی ہے۔ ان کا شکم
بڑھ جاتا ہے۔ اور توند نکل آتی ہے۔ جو بہت بدصورت معلوم ہوتی
ہے۔ جو ورزش نہیں کرتے ان کو بھوک نہیں لگتی۔ اور ہر وقت قبض کی
شکایت رہتی ہے۔ ان کے چہرے پر رونق نہیں رہتی۔ اور ہر وقت کی
شکایت رہتی ہے۔

۱۳- روزانہ صبح و شام ورزش کرنی چاہیئے۔ ڈنڈ پیلنے بیٹھکیں لگانے اور مگدر پھیلنے سے جسم کی ورزش خوب ہوتی ہے مگر ایک دم زیادہ ورزش کرنا درست نہیں۔ ورزش کی رفتار آہستہ آہستہ بڑھانی چاہیئے جتنی ورزش برداشت ہو اتنی ہی کرنی چاہیئے اسی طریقے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

۱۴- ورزش کرتے وقت لنگوٹا ضرور باندھ لینا چاہیئے۔ اس سے کمر کی رگیں قابو میں رہتی ہیں۔ اور ان کے قابو میں نہ رہنے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ لنگوٹا باندھنے سے کمر بھی مضبوط ہوتی ہے۔ اور طاقت ترقی کرتی ہے۔ دل میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے

۱۵- اگر نوجوان پچیس برس کی عمر تک مجرد رہ کر ورزش کرتے رہیں۔ تو وہ بہادر بن جائیں گے۔ تندرست رہیں گے۔ عقل مند بنیں گے۔ شادی کا مزا اٹھائیں گے اور اولاد طاقتور اولاد پیدا کریں گے۔

سہاگ کی پہلی رات :-

اس مضمون کو مفصل طور پر ہماری کتاب "محرم راز دولہا و دلھن" میں مطالعہ کریں۔ جس میں بوس و کنار و وظیفہ زوجیت۔ طریقۂ جماع یعنی آسن برتھ کنٹرول وغیرہ کی بابت مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں صرف اتنا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جنسیات کی لاعلمی کی وجہ سے دولہا دولہن کے پاس اس طرح جاتا ہے جیسے کہ وہ بیوہ ایک بیوہ یا بیسوا ہو۔ سبا شرت کیلئے تیار بیٹھی ہوئی سے خیال تک نہیں آتا۔ کہ عورت مرد سے ناواقف ہے پرائے گھر میں آئی ہے اسے دن بھر کی تھکاوٹ ہوتی ہے وہ ہمدردی کی مستحق ہوتی ہے نہ کہ شہوت کی رانی ہے۔ اس نے سنا ہوا ہوتا ہے کہ پہلی رات پردہ بکارت پھٹتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے۔ اسے یہ بھی ڈر ہوتا ہے کہ اگر پہلی مرتبہ جماع

کے وقت خون نہ آیا تو زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اُسے طرح طرح کے وہم اور توقعات ہوتی ہیں۔ ان حالات میں کیا وہ مباشرت کی آرزو رکھ سکتی ہے کئی بیوقوف مردوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر پہلی رات ہم نے ہمبستری نہ کی تو عورت کہیں نامرد نہ سمجھے۔

اس احساسِ کمتری کی وجہ سے وہ عورت سے خواہ مخواہ ہمبستری کر کے اپنی اور بیوی کی زندگی تباہ کر لیتے ہیں۔

شادی کی پہلی رات عورت تو اندھیرا چاہتی ہے۔ سمجھ دار مرد مدھم روشنی چاہتا ہے۔ پہلی رات کو زبردستی نہ کی جائے۔ نہ ہی عورت کے کسی حصے کو دیکھنے کی کوشش کی جائے۔ اگر صبر اور حوصلے کا ثبوت پہلی ہی رات کو دو گے تو تم عورت کا من موہ لو گے۔ ایک رات تو کیا۔ اگر ایک ہفتہ بھی عورت کی محبت میں لگ جائے تو کوئی زیادہ نہیں۔ جب تک کہ عورت کے ساتھ بے تکلفی نہ ہو جائے۔ بوس و کنار نہ کریں۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

عورت پہلی رات کے سلوک کو نہیں بھولتی۔ آپ اس کی مرغوب چیزوں سے تواضع کریں۔ اور کس سے ہمدردی سے پیش آئیں۔ مثلاً دودھ مٹھائی وغیرہ سے۔

نیز مرد عورت پر یہ ثابت کرے۔ کہ وہ اس کے اور اپنے بچوں کی حفاظت کے لائق ہے۔ اگر مرد نے پہلی دفعہ ہمبستری کرتے وقت اپنی مردانگی کا ثبوت نہ دیا تو عورت اس کی کبھی عزت نہ کرے گی۔ اگر اس نے اخلاق اور اعلیٰ حوصلگی کا ثبوت نہ دیا۔ تو عورت اس سے نفرت کرے گی۔

اگر مرد نے درندگی کا ثبوت دیا تو عورت کی محبت ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا۔ اور عورت ہمیشہ کے لئے بے حسی کا شکار ہو جائے گی۔ اور اُسے کلی تلذذ کے ساتھ انزال کبھی نہ ہو گا۔

جب بے تکلفی ہو جائے تو پھر ہمبستری کریں۔ پہلی مرتبہ پردہ بکارت

کو آرام سے پھاڑیں۔ اور اگر ہو سکے تو ویزلین یا گلیسرین گھی۔ مکھن میٹھا تیل وغیرہ کی طرح کوئی ملائم شے استعمال کریں۔

شادی کی پہلی رات:۔

شادی کی رسومات ادا ہونے کے بعد جب دولھن کو دولھا گھر لاتا ہے تو پہلی رات ان کو تنہا علیحدہ کمرے میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ وصل کی رات کہلاتی ہے۔ اس میں وہ پہلی مرتبہ آزادی کے ساتھ واقفیت حاصل کرتے ہیں اور پہلی مرتبہ اپنی شادی شدہ زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ اور پہلی بار شربت وصل کی لذت کا مزا لیتے ہیں۔

یہ عجیب پُر لطف اور عمدہ بہار کی رات ہوتی ہے۔ اس رات میں وفا کے پیمان باندھتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے محبت کے پختہ رشتے جوڑتے ہیں۔ یہ دونوں طرف کے دلوں میں امیدوں کا سیلاب اور آرزو کا ہجوم ہوتا ہے۔ ارمان اور حوصلے نکلنے کا موقع ہوتا ہے۔

اس رات کی پُر لطف اور سہانی گھڑیوں میں مرد و عورت دونوں کی جوانی کی پیاس بجھانی ہوتی ہے۔ مگر اس نازک موقع پر خاوند کو بہت عقلمندی سے کام لینا چاہیئے۔ اسے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس عورت کا ہاتھ اس کے بڑے بزرگوں نے مذہب کا حکم مانتے ہوئے زندگی بھر کے لئے میرے سپرد کر دیا ہے۔ وہ اب تمام عمر کے لئے میری ہے اور میرے ہی پاس رہیگی اگر آج ہی جب کہ یہ رسومات کی ادائیگی وغیرہ کے سبب سے تھکی ماندی ہے میں نے اس کے دل کے ارمان نہ نکالے تو کوئی نقصان ہو جائے گا۔

مباشرت کا کام دوسرے روز بھی ہو سکتا ہے۔ مباشرت میں مزہ اسی وقت آتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے واقف ہو جائیں۔ اور پھر ایک دوسرے کی طرف کھچیں۔ اور دولھن اپنی ہی خواہش سے خود کو اپنے پیار سے

خاوند کے سپرد کر دے۔ جس وقت وہ اپنے خاوند کی آغوش میں خود کو ڈال دے۔ تو اس کا ارمانوں بھرا دل پیار کی امنگ سے لبریز نہ ہو۔ کہ اس کی مرضی کے بغیر ہی خاوند اس سے ہمبستر ہو۔ یہ سراسر حیوانی فعل ہو گا۔ اور جو کہ انسانوں کے لائق نہیں کہا جا سکتا۔ وصل کی رات خاوند بیوی کے لئے باہمی ملاقات کا سب سے پہلا نازریں لمحہ ہے۔ یہ گرہست زندگی کی خوشنما جنت کا دل آویز دروازہ ہے۔ اس رات کی باتوں کا اثر عورت کے دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس مبارک رات کی ایک ایک بات اسی زندگی بھر یاد رہتی ہے۔ اس رات کو بعض بدنصیب اور بے سمجھ دولہے ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے دلہن کے دل میں ساری عمر کیلئے ان کی طرف سے بُرا اثر بیٹھ جاتا ہے وہ مجبوریوں کی وجہ سے زندگی بھر تباہ کرتی ہے۔ مگر دل میں وہ ہمیشہ خاوند کی طرف سے نفرت کرتی رہتی ہے اس لئے احتیاط رکھنا ضروری ہے

دستور ہے کہ جب ہم کسی سے پہلی مرتبہ ملاقات کرتے ہیں تو اس کے دل میں اپنا اچھا اثر ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ وہ یہی فیصلہ کرے کہ وہ کسی شریف آدمی سے ملا ہے۔

بے تکلفی ہو جانے کے بعد۔ ہم اس شخص سے خواہ کیسا ہی برتاؤ کرنے لگیں مگر پہلی ملاقات میں جو خیال پیدا اور قائم ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی دور نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بھی خاوند کا فرض ہے کہ وہ وصل کی رات بہت سمجھ کر کام کرے اور اپنی آئندہ زندگی پر اپنا زیادہ سے زیادہ اثر ڈالے۔

اپنے امیدیں پوری کرنے کے جوش میں پہلی رات ہی دلہن سے جوانی کی لذت حاصل کرنے کی دھن کے سوا نہیں ہونی چاہیئے۔ اس وقت دولہا دلہن کے دل میں اس کے سوا کونسا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ کہ چار بزرگوں نے عورت کا ہاتھ مرد کے ہاتھ میں دے دیا ہوتا ہے۔ کیا اتنی تھوڑی سی واقفیت پر ہی مباشرت جیسا اہم جسمانی تعلق قائم کر لینے کی گنجائش نکل آئی؟ یوں کہنے کو یہ

رشتہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ مگر کیا صرف یہ طے ہو جانے پر ہی فلاں مرد کی بیوی بنا دی گئی ہو ایک نوجوان عورت اپنے دولھا کی اتنی قریب سے واقف ہوتی ہے۔ اور اس سے اتنا محبت کرنے لگتی ہے۔ کہ وہ خوشی خوشی سے اپنے جسم کو اس کی آغوش کے سپرد کر دیگی۔ دونوں کو خیال کرنا چاہیئے کہ جہاں تک ذاتی واقفیت کا تعلق ہے۔ میں اور یہ دونوں ایک دوسرے کو بالکل ہی نہیں جانتے ایسی حالت میں ایکا ایکی اسے مباشرت کے لئے مجبور کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک حیوان دوسرے پر حملہ کر دے۔ وہ دولھا ہی کی ہے۔ اور اس کی رہے گی پھر ذرا صبر سے کام لیا جائے۔ تو کونسا حرج ہے۔ اسی طرز عمل سے تمہارے آنے والے دن اچھے گذریں گے۔

اسی فی صدی کہا جاتا ہے۔ کہ عورت میں خواہش مباشرت مرد سے آٹھ گنی اور شرم و حیا دُگنی زیادہ ہوتی ہے۔ عورت کا مرد سے زیادہ حیا دار ہونا تو قیاس میں آتا ہے۔ مگر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کہ اس میں خواہش ہمبستری مرد سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ تجربہ میں آچکا ہے کہ اکثر مرد ہی عورت پر اس فعل کے لئے زبردستی کرتا ہے۔ ہزاروں مقدمات عدالتِ عالیہ میں ایسے چلتے رہے ہیں۔ جن میں مرد ہی ملزم گردانا جاتا ہے۔ کہ اس نے عورت سے زنا بالجبر کرنا چاہا تھا۔ کبھی بھی عورت پر یہ الزام نہیں لگایا گیا۔ کہ اس نے مرد سے جبراً ایسی خواہش کی مرتکب ہوئی ہو۔ اور اسے سزا ملی ہو۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مرد عورت کے خوبصورت جسم اور اس کی آنکھ کو راحت دینے والی خوبصورتی دیکھ کر بے قابو ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف عورتوں کی آرزوؤں اور تمناؤں کا تعلق صرف مرد کے جسم سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے دل اور اچھے افعال سے ہوتا ہے۔ تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ ایک دوشیزہ کسی نوجوان کی بہادری پر دل و جان سے فدا ہو گئی۔ اور اس نے خود کو اس کے سپرد کر دیا۔ عورت مرد کی اس بہادری اور اس ذاتی صفات اور دماغی قابلیت

پر عاشق ہو گئی ہے۔ وہ اس کے جسم کی نہیں بلکہ اس کے دل کی طلب گار ہوتی ہے وہ اس کے ان کاموں سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک ایسے مرد ایک عورت کے دل پر قبضہ نہ کرے وہ اس کے جسم پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کامیابی حاصل کرنے کے اصول پر عمل کرو۔

شب تنہائی :۔

تنہائی کی رات زندگی کا کتنا نازک وقت ہوتی ہے۔ ایک پندرہ سولہ یا سترہ سالہ لڑکی ہے جو ماں باپ کا گھر چھوڑ کر ایک ایسی دُنیا میں قدم رکھ رہی ہے۔ جو اس کے لیئے بالکل نئی ہے۔ اس دنیا میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ہے جو اس سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ پھر اسے اپنی ماں اور باپ کا گھر چھوڑنے کا بھی ملال ہے۔ قدرتی طور پر اس وقت اس کا دل ڈھونڈ رہا ہے کہ اس فانی دُنیا میں کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دو میٹھی باتیں کر کے میرے دُکھ درد میں شریک ہو سکے۔ اس حالت میں وصل کی رات میں اسے سب سے پہلے اسے اپنے خاوند سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس وقت دلھن اپنی پوری توجہ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش میں ہوتی ہے کہ یہ مجھ سے کس طرح پیش آتے ہیں ادھر خاوند کی یہ حالت ہے کہ ان پر نفسانیت اور شہوت پرستی کا بھوت سوار ہے۔ وہ نہ تو اس غریب سے دو چار میٹھی باتیں کرتے ہیں۔ اور نہ کہیں پیار و محبت کا نشان ہے۔ نہ ارمانوں بھرے محبت آمیز الفاظ ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ بس آتے ہی حیوانوں کی طرح اپنی خواہش کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ جو شریفوں کا شیوہ نہیں ہے۔

ایسی حالت میں قابل رحم دلہن یہ فیصلہ نہ کرے تو پھر اور کیا کرے۔ کہ میں ایک ایسے جوان کے پالے پڑی ہوں جسے نفس پرستی کے سوا اور کچھ نہیں آتا کوئی لڑکی ایسی نہیں ہوتی۔ کہ وہ اپنے خاوند کی طرف سے دل میں محبت کا جذبہ لیئے بغیر

ہی پہلی رات کو اپنا جسم اس کے حوالے کر دے بازاری عورت جو صرف دو روپے کی ہوتی ہے۔ نو وارد سے کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد اسے ہاتھ لگا دیتی ہے۔ خاوند کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنی شریک زندگی کے دل پر اس کا جسم مورتی کی طرح اُٹھا ہے۔ یہی پاک اور نرم جسم ایک عورت کی سب سے بڑی انمول دولت ہے اس دولت کو اس کی مرضی کے بغیر چھونا بھی مناسب نہیں

ہمبستری کا طریقہ

پہلی رات کو ہمبستری سے پہلے خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے تاکہ وہ ایک دوسرے کے گرویدہ ہو جائیں۔ خاوند کو اپنی نئی دلہن سے ایسے دل بہلانے والے انداز سے پیش آنا چاہیئے کہ دلہن کا دل محبت سے لبریز ہو جائے اور وہ اس بات کا یقین کرنے لگے۔ کہ کہ جس طرح یہ بھی سچے دل سے میرے ہو گئے ہیں۔ اور ہمیشہ میرے اور صرف میرے ہو کر رہیں گے مگر اب بھی دفعتاً آپس میں ہمبستری کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے آگے چل کر جب ہم اچھے طریقوں کا بیان شروع کریں گے تو بتائیں گے کہ اصل حالات زبان پر لانے کا کیا انداز ہونا چاہیئے۔

بہادر کو یہ بات گوش نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ پہلی ہی رات کو دلہن کی مرضی کے خلاف اس سے ہمبستر ہونا کس قدر غلطی کا موجب ہے؟

شادی کی پہلی ہی رات کو عورت کی مرضی کے خلاف زبردستی سے اس سے ہمبستر ہوتے ہیں۔ اور جانوروں کی طرح اس پر حملہ آور ہو جاتے ہیں عورت بیچاری چیختی چلاتی اور روتی رہ جاتی ہے اور بعض عورتیں اُٹھ اُٹھ کر بھاگنے بھی لگتی ہیں۔ مگر وہ حیوان صفت انسان اپنی خواہش نفسی پوری کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ ایک شرمناک ظلم نہیں ہے؟

اس قسم کے مردوں کی عورتیں ہمیشہ انہیں ظالم۔ نفس پرست اور شہوانی جذبے والے خاوند کو نفس کا غلام سمجھتی رہتی ہیں۔ اور اگر روزمرہ کی زندگی میں کبھی تو تو میں میں ہو جاتی ہے۔ تو یہ بات ان کی زبان پر بھی آجاتی ہے کہ تمہارا کیا جاتا ہے تم تو اپنے مزے کی خاطر نفس پرستی کرتے رہتے ہو۔

جو نوجوان اپنی زندگی میں آرام کی لہر دیکھنا چاہتے ہیں ان کا فرض یہ ہے کہ وہ پہلی رات کو اپنی شریک زندگی کی مرضی کے بغیر کبھی اس سے ہمبستر نہ ہوں۔ کیونکہ نفسیاتی جذبے کی آگ میں اندھے ہو کر صحبت کرنے سے وہ مزہ حاصل نہیں ہو سکتا جو صحیح طریقے سے مباشرت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

نفس پرست خاوند سے بیوی ہمیشہ گھبراتی اور ڈرتی رہتی ہے اور اس وجہ سے بیچاری غریب کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ اس کے سامنے کبھی نہیں جھکتی۔

ان خاوند بیوی کی زندگی میں دُور دُور تک محبت و الفت کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ ایسے خاوندوں کی پہلی رات کو شادی کی رات نہیں بلکہ نفسانیت پرستی کی رات کہو

دونوں کو ملا کر ایک کرنے کے ذریعے ڈھونڈنے چاہئیں +

محبت کا پھندہ :۔

ایک نوجوان کسی خوبصورت چہرہ والی دوشیزہ کو دل دے بیٹھتا ہے۔ تو اس کے حسن وجمال کی کیسی کیسی تعریفیں کیا کرتا ہے۔ تاکہ اپنی محبت کا اثر اپنی حسین دوشیزہ کے دل پر ڈال سکے۔ اس کے دل کو مٹھی میں لینے کیلئے وہ کیا کیا ناز برداریاں نہیں کرتا۔ اسی طرح ہر نوجوان کو اپنی شریک زندگی کے ساتھ جو سلوک کرے۔ اس میں سچائی ہونی چاہیے

خاوند کا یہ فرض ہے۔ کہ پہلے وہ اپنی بیوی کے دل کو اپنی محبت کی زنجیر میں جکڑ لے اس کی اُمیدوں کو الفت کے رس بھرے شیریں لفظوں سے چھیڑ چھاڑ کر جگا لے اور اپنی محبت کا شربت پلا کر اس طرح مطیع کر لیا جائے کہ وہ خاوند کی محبت میں سرشار ہو کر خود ہی اپنا سب کچھ تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دے۔

ایسے میاں بیوی کی زندگی گلزار کا نمونہ بن جاتی ہے۔ اور یہی شادی کا مقصد ہے۔ یہ خوشی بیوی کی مرضی کے بغیر زبردستی اس سے ہمبستری کرنے سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

آجکل کے نوجوانوں کی عقلیں خراب ہو گئی ہیں عورت کو خرید کردہ اور پاؤں کی جوتی سمجھتے ہوئے مالکوں کی طرح اس پر حکم چلاتے ہیں اور عورت کو خواہش نفسانی کی آگ بجھانے کی مشین سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اس کے راضی یا ناراض ہونے میں کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کے نزدیک شادی ایک قسم کی عیاشی ہوتی ہے یہ لوگ عورت سے بے سوچے سمجھے اس سے ہمبستر ہوتے ہیں۔ ان کا یہ عجیب نرالا ڈھنگ ہے۔ جونہی عورت پہلی رات کی شب عروسی یا دولھا یا دولہن کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ یہ اس سے کہے سنے بغیر ہی شہوانیت کی آگ بجھانے کے لئے ایک حیوان کی طرح اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اگر وہ کچھ ہچکچاتی ہے۔ یا چیخنے چلانے کی کوشش کرتی ہے تو ہاتھ سے منہ ڈھانپ دیتے ہیں۔ یا منہ میں کپڑا اٹھونس دیتے ہیں۔ بھلا یہ کہاں کا نئی دولہن سے محبت سے پیش آنے کا طریقہ ہے۔ یا حیوانوں کی طرح اس کی عزت پر حملہ کرنا ہے بخبر نہیں اس قسم کی بیہودہ اور وحشیانہ حرکتوں سے ان انسان نما درندوں کو کیا لطف آتا ہو گا۔ عورتیں تو محبت بھری باتوں اور محبت آمیز سلوک سے ہی تابعدار ہو سکتی ہے۔

حیا آمیز پہلی رات

عورت ذات قدرتی طور پہ شرمیلی ہوتی ہے۔ خاص کر وہ نوجوان بے سمجھ لڑکیاں شرم و حیا اور عزت کی پتلیاں ہی ہوتی ہیں جو عالمِ شباب میں اول اول قدم رکھتی ہیں۔ پہلی رات جب ایک لڑکی کو علیحدہ کمرے میں ایک ایسے آدمی سے ملنے کا واسطہ پڑتا ہے جو اس کے لئے غیر مرد ہوتا ہے اور جس سے وہ ذاتی طور پر بالکل ناواقف ہوتی ہے۔ اور اس کا دل اس خوف سے دھڑکتا ہے۔ کہ دیکھئے اب کیا ہو وہ شرما کر گھونگٹ میں منہ چھپالیتی ہے۔ اور سر سے پاؤں تک شرم و حیا کی مورت بن جاتی ہے چہرے پر سے گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے شرماتی ہے اور منہ سے کوئی لفظ نکالنے سے گھبراتی ہے۔

اگر اس موقع پر مرد دانشمند ہو۔ تو وہ بڑی آسانی سے عورت کے دل پر قابو پا سکتا ہے۔ اسے فضول حرکتوں سے باز رہتے ہوئے جلد ہی دست درازی شروع کر دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

آوارہ گرد مردوں کی طرح چوما چاٹی کرنے یا عیاش انسانوں کی طرح عورت کی بوٹیاں توڑنے سے ناتجربہ کار سیدھی لڑکیاں گھبرا اٹھتی ہیں اور اور اپنے خاوند سے خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔

شوہر کو چاہیئے کہ اگر دلھن حجاب کرتے ہوئے شرما رہی ہے تو اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میٹھے، رسیلے، سہانے اور نرم الفاظ میں اس سے کہے کہ مجھ سے شرمانے کی ایسی کیا ضرورت ہے۔ منہ کھول کر آرام سے بیٹھو ایسے موقع پر محبت بھری باتیں شروع کر دینی چاہیئں۔ تاکہ ان باتوں سے اس کا دل بہلے۔

دوسری شب

دوسری شب دل کے پھول کھِلتے ہیں۔ اگر دلہن دولھا کے کہنے سے بھی گھونگٹ ہٹا کر اپنا چاند سا خوبصورت چہرہ نہ دکھائے تو دولھا کو چاہیئے کہ آہستہ سے اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے سے گھونگٹ ہٹا دے اور اسے اپنی آغوش میں لے لے۔ لیکن اس کے جسم کو دبائے نہیں اور فوراً ہی چھوڑ دے اور اِدھر اُدھر کی دل بہلانے والی باتیں شروع کر دے

اگر دلہن پان کا شوق رکھتی ہو۔ تو اسے پان کھلائے اور اگر دلہن پان لینے سے انکار کر دے۔ تو محبت کے ساتھ اصرار کرے کہ جانِ من پان کھا لو یا خود اپنے ہاتھ سے اس کو دودھ یا اور کوئی اچھی چیز دیں۔ اگر دلہن کو پان کھانے کی عادت نہ ہو۔ اور وہ سر کے اشارے سے آہستہ سے کہہ دے۔ کہ میں کچھ نہیں کھاتی تو یہ کہیں کہ اچھا پھر مجھے ہی کھلا دے

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس موقع پر دولھا دولہن کے جسم پر محبت سے ہاتھ بھی پھیرے۔ مگر ناف کے نیچے والے حصہ جسم پر ہاتھ نہ ڈالے بعض لوگوں کو چونکہ خیال ہے۔ کہ اس دوران میں دولھا دولھن کا بوسہ بھی لے۔ اگر دلہن بوسہ لینے پر بھی کچھ نہ کہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دولھا نے کچھ کچھ اس کے دل میں گھر کر لیا ہے

آدمیوں کے مزاج کا علم جاننے والوں کا قول ہے۔ کہ اس موقع پر دولھا کو دولھن سے اس کے رشتہ کے بارے میں بات چیت کرنی چاہیئے کہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ایسے سوالات کئے جائیں کہ جن کا جواب "ہاں" یا "نہیں" پر ہی ختم ہو جائے۔ کہ دولھن کو طول طویل جواب نہ دینا پڑے ورنہ وہ ایک نئے آدمی سے گفتگو کرنے سے گھبرا جائے گی۔ اور اسے سوالات کا جواب دینے میں جھجک محسوس ہونے لگے گی۔

اس کے درمیان میں موقع پاکر کبھی کبھی دلہن سے چھیڑ چھاڑ کر دینی چاہیئے دولھا خود بھی ہنسے اور اسے بھی ہنسائے۔ اگر دلھن کے طور طریقے اور تیور سے یہ معلوم ہو کہ وہ اس قسم کی باتوں کو ناپسند کرتی ہے۔ لہٰذا اس سے دوسرا طریقہ برتنا چاہیئے۔ اور شیریں گفتگو جاری رکھنی چاہیئے۔ عورت بھی آخر سینے میں انسانی دل رکھتی ہے۔ دلہن کو ان باتوں سے ضرور اثر ہوگا۔ اگر اب بھی وہ باتیں کرنے سے جھجکے تو اُسے گدگدا کر یا بغیر گدگدائے ہی پوچھا جائے کہ آخر ہم سے کیوں شرما رہی ہو جی کھول کر باتیں کرو ہم بھی تمہارے ہی ہیں فکر نہ کرو گفتگو کرنے میں کھانے پینے کا کچھ سلسلہ بھی شروع کر دینا چاہیئے۔ اس سے دولھا دولہن میں بے تکلفی بڑھتی ہے۔ اور ان میں بڑی محبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ جوں جوں دولھا اپنی محبت بھری رسیلی باتوں سے دلہن کے دل میں گھر کرتا جائے گا۔ توں توں دُلہن کو یہ یقین آتا جائے گا۔ وہ دولھا کی حریص نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو میرا من موہنا خاوند ہے جو پیاری پیاری دل لبھانے والی باتیں کرتا ہے اور جو زندگی بھر مجھے چین و آرام سے رکھے۔ ازدواجی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں میں دلھن کو اس چیز سے یقین آجانا بڑی بات نہیں ہے اس سے اس کے دل کو اطمینان ہی عورت کی سب سے بڑی دولت ہے دولھا کو اپنی دولھن کی خدمت میں پہلی رات کا یہی تحفہ پیش کرنا چاہیے پہلی رات کو دولھا دلہن کو زیادہ تنگ نہ کرے اور محبت سے اسے سلا دے۔ انگوٹھی یا رومال یا روپیہ پیش کرنا چاہیئے۔

کھری کھری بات :۔

بعض لوگوں کو پڑھ کر شاید تعجب ہوا ہوگا کہ ہم نے دولھا کو اپنی دولھن سے پہلی رات کو صحبت نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ عام طور پر پہلی رات کو صحبت کرنا ایک ضروری قاعدہ سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے اس

مشورے کی بنیاد یہ ہے کہ مرد عورت کی شادی حیوانی خواہشات پورا کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ مرد عورت کی زندگی بھر کے لئے رشتے میں باندھنے کے لئے ہوتی ہے نئی دلہن یہ بات تو اچھی طرح جانتی ہے کہ جس سے میری شادی ہوئی ہے وہ میرے سرتاج ہیں اور خاوند ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا ہر حکم مانیں۔ لیکن چونکہ ایک شریف نوجوان عورت کو اس سے پہلے کبھی کسی مرد کے ساتھ ہمبستر ہونے کا اتفاق نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے وہ شرم اور خوف کی وجہ سے دفعۃً اس کام کے لئے تیار ہو جانے کا حوصلہ اس وقت تک نہیں کر سکتی۔ جب تک دولھا کو اپنے سے مانوس نہ کر لے اور یہ ظاہر نہ کرے کہ یہ کام چند گھنٹوں میں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کم از کم دو چار دن درکار ہیں اگر پہلی رات کو خاوند اسی حالت میں رہے گا۔ جو ہم نے اوپر بتائی ہے تو دلھن اپنے خاوند کو محبت والا پاکر دوسرے دن بڑی بے چینی سے رات ہونے کا انتظار کرے گی۔ اور دوسری رات کمرے میں داخل ہوتے ہی خود بخود اپنے چہرے سے گھونگٹ اٹھا دے گی۔

دولھا کو چاہیئے کہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لے اور خوب پیار کرے۔

اس طرح ہر گھڑی دولھا اور دلہن میں بے تکلفی بڑھتی جائیگی اور وہ نہ صرف ایک دوسرے کے قریب ہوتے جائیں گے بلکہ ایک دوسرے سے دل سے محبت بھی کرنی شروع کر دیں گے۔ اور وہ تمہاری ہو جائے گی۔

بیوی کو اپنا بنانا:۔

جب بے تکلفی کافی بڑھ جائے۔ اور دونوں کے دل کھل جائیں اور دولہن کے دل میں دولھا اس حد تک اتر جائے کہ وہ اس سے بات کرتے ہوئے جھجکے نہیں۔ اور اس کی موجودگی میں شرم محسوس نہ کرے بلکہ اس کو دولھا

کی ذات سے اتنی زیادہ دلچسپی ہو جائے کہ اس کے آنے اور ملنے کیلئے بے چین رہنے لگے اور اس کی آمد کا انتظار کیا کرے۔ دولھا کی باتیں اسے شہد سے زیادہ میٹھی اور امرت سے زیادہ زندگی بخش معلوم ہونے لگیں۔ تو دولھا کو چاہیئے کہ مناسب موقع دیکھ کر کبھی انسان کی پیدائش کے سلسلہ کو شروع کر دے اور دلھن کو اس مضمون کی کتابیں پڑھنے پر راغب کرے اور پھر رفتہ رفتہ دلھن کے دل میں یہ خیال بھی جگائے گا کہ عمر بھر کے لیئے شادی کے رشتہ میں بندھ جانے کے بعد اب ہم دونوں کا فرض ہے کہ ہم خاندان کا نام چلانے کے لئے اولاد پیدا کریں کیونکہ باپ دادا کا نام باقی رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے نیک بنیں اور دنیا کو نیکی کی ہدایت کریں۔ تاکہ عبرت حاصل ہو۔

دولھا کو یہ بات دلھن کے ذہن نشین کر دینی چاہیئے کہ اس کا شوہر سے صرف اتنا تعلق نہیں ہے کہ وہ اس کی حیوانی خواہش پوری کرنے کا آلہ بنی رہے بلکہ شادی ایک روحانی رشتہ ہے۔ جس کی ایک غرض تو تندرست اور توانا اولاد پیدا کرنا ہے۔ دوسرے مرد عورت کا ایک دوسرے کے دکھ درد کا شریک بن کر جیون ساتھی بننا ہے۔ اسے دلھن کو بتا دینا چاہیئے کہ ہم دونوں کی زندگی میں جتنی مٹھاس ہے وہ ہم دونوں کا حصہ ہے۔

اس طرح دلھن کے دل میں اولاد پیدا کرنے کی خواہش جگا کر اسے یہ باتیں سمجھنے کی طرف راغب کیا جائے۔ کہ وہ اپنے پہلے بچے میں کیا کیا خوبیاں پسند کرے گی۔ اور دولھا دلھن دونوں ان خوبیوں پر غور کریں۔ اس سلسلہ میں انہیں گزشتہ زمانے کے تاریخی انسانوں کے حالات پڑھ کر ان کارنامے پر غور کرنا چاہیئے۔ تاکہ اولاد میں بھی نیک و بہترین انسانوں کے اوصاف پیدا ہوں اسی دوران میں غذا اور رہن سہن کو بھی ایسے ڈھنگ پر لے آنا چاہیئے جس سے ان کی عادتیں اور ہونے والے بچے کی عادتوں پر اچھا اثر پڑے۔ اس کے علاوہ دولھا دلھن اپنے پہلے بچے کو جس شکل و صورت کا انسان دیکھنا چاہیں۔ اس کا

بھی ہر وقت اپنے ذہن میں رکھیں۔ اسی طرح اگر وہ دونوں محبت بھرے دل سینوں میں لئے ہوئے زندگی کے مشترک راستے پر پڑ گئے۔ اِن کے دل و دماغ پر ایک مقصد حاصل کرنے کی تمنا چھا گئی۔ اور چند ہفتوں یا چند مہینوں بلکہ ضرورت پڑے تو چند سال تک بھی اونچا مقصد حاصل کرنے کے لئے ٹھہرنا پڑے تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ مگر عام طور سے دولھا دلھن زیادہ سے زیادہ ہفتہ میں ایک دوسرے سے پوری طرح مانوس ہو جائیں دولھا اس عرصہ میں اپنی خواہش کو دباتے ہوئے اپنی شریک زندگی کے دل پر اپنی الفت و محبت کا سکہ بٹھانے میں کامیاب ہو جائیگا۔ عورت اس کی محبت کے نشے میں چور ہو کر اس کی طلب کئے بغیر آپ ہی اپنی ابرو کی دولت اس کے قدموں میں رکھ دینے کے لئے تیار ہو جائے گی اور وہ دل و جان سے اپنے خاوند پر فدا ہو کر پروانے کی طرح اس کی طرف کھینچے گی اور اس کی محبت میں ڈوب کر خود کو بھول جائیگی۔

زندگی کا یہی مبارک موقع ہے۔ جس کی ہر انسان تمنا کرتا ہے۔ جب مرد عورت کی یہ حالت دیکھ لے تو سمجھ لے کہ آٹھ دس راتوں کی خوشگوار تنہائی میں محبت کا جو اثر میں نے اپنی شریک زندگی کے دل میں بویا ہے وہ اب جذبہ مواصلت کے پودے کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ قدرت کا کرشمہ ہے۔ کہ ایسے میاں بیوی جو ایک دوسرے سے بالکل ناواقف تھے محبت کے تعلق سے اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اب وہ خود کو ایک دوسرے کے سپرد کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

وہی عورت جو کل تک غیر تھی۔ آج مرد کی محبت بھری نظروں کو اپنے دل میں رکھ کر اس کی محبت کی قدردانی کرتے ہوئے خود بھی سچے دل سے اُسے پیار کرنے لگتی ہے۔ اور اس پر اپنا سب کچھ نثار کر دینے کو تیار ہے۔

جب مرد یہ دیکھ لے کہ میری شریک زندگی مجھ سے اس قدر مانوس

ہوگئی ہے۔ اور بیرے بوسہ لینے یا آغوش میں لے کر بھینچنے سے اسے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ مباشرت کی منزل سے بڑی آسانی سے گذر جائیگا۔ اور دن رات انتظار میں رہتی ہے۔

وصل کی پہلی رات اس وقت آتی ہے۔ جب عورت پر یہ کیفیت طاری ہو جائے۔ مرد کو مباشرت کے مبارک کام کے لئے کوئی دن مقرر کر لینا چاہیئے۔ اور اس کے درمیان میں اس کام کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

موجودہ زمانے کے کمزور انسانوں کو یہ سب باتیں ناممکن معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے سر پر شہوت پرستی کا بھوت سوار ہے اور وہ اپنی نفسیاتی خواہش کے غلام بن کر رہ گئے ہیں۔

اگر یہ لوگ اپنے خیالات کو نفسانیت پرستی کے جنجال سے چھڑا کر آزاد کر سکیں۔ اور اس حالت میں ان باتوں پر غور و فکر کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ زندگی کو خوشی و مسرت سے آراستہ کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ آپ ہمارے کوک شاستر پر عمل کریں۔

شادی کا حقیقی اور اصلی مقصد نفسانی خواہشات کی آگ بجھانا نہیں ہے بلکہ نیک، پاک، تندرست، طاقتور، چال چلن والے عالی دماغ بلند حوصلہ۔ روشن خیالی، دریا دلی، سعادت مند۔ فرمانبردار۔ محب وطن فدائے قوم اور خادم ملک انسان پیدا کرنا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسا ہمہ صفت موصوف انسان پیدا کرنے کے لئے یقینی طور پر مرد عورت کو پوری پوری تیاری کرنی چاہیئے اور وہ تیاری اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ نیک اولاد پیدا کرنے کی خواہش سے اپنے خیالات کو پاک کریں کہ انہیں اپنے باطن کے ہر رگ و ریشہ اور خون کے ہر بوند میں سما جائے اور اس زبردست مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانے سے پہلے اپنی ہر اس جسمانی اور دماغی کمزوری کو تندرست کر دیں۔ جو

ان کی کامیابی کے راستے میں روک بنے۔ صرف اسی طریقے سے انہیں اپنے مقصد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

یہ بات دیکھنے میں بھی درست معلوم ہوتی ہے۔ جب دنیا کا کوئی معمولی سے معمولی کام بھی مناسب تیاری اور ضروری ساز و سامان کے بغیر نہیں ہو سکتا تو کب یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بغیر خاص محنت مشقت، ریاضت، عبادت کے اپنی مرضی کے مطابق اولاد پیدا ہو جائے۔ فضول یونہی ہاتھ پاؤں مارنے سے وہ اولاد پیدا کرنے کے معاملہ میں گنتے بلے کی مانند لاپرواہ ہوتا ہے پھر تو انسان اور حیوان میں فرق ہی کیا رہ سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب اُن بےشمار ماں باپ سے پوچھو۔ جو اپنی اولاد کی غلط کاریوں اور نافرمانبرداریوں اور آوارگی کی وجہ سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔

لیکن اپنی نادانی کی وجہ سے اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ ہماری اپنی بیوقوفی کا نتیجہ ہے۔ سہاگ کی رات کی تیاریوں کے سلسلہ میں ہمیں سب سے پہلے مباشرت کے کا ذکر ضرور کرنا چاہیئے

میاں بیوی کے لئے خاص کمرہ

کمرے کو خوب اچھی طرح سے آراستہ کرنا چاہیئے۔ وہاں ان کے لئے ۲ پلنگوں کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد میاں بیوی دونوں کو میٹھی نیند آتی ہے۔ اور میٹھی نیند کا سچا مزا اسی وقت آسکتا ہے۔ جب میاں بیوی الگ الگ بستروں پر سوئیں۔ ایک ہی پلنگ پر کروٹ لینا دونوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

جماع کے وقت ایسا کمرہ ہونا چاہیئے۔ کہ نہ تو اس کمرے کی آواز دوسرے سن سکیں۔ اور نہ ہی اس کی آواز آئے۔

پلنگ پر سفید چادر بچھانی چاہیئے جس کے نیچے نرم گدیلے پڑے

ہونے چاہئیں۔ ہر ایک پلنگ پر تین تین تکیے رکھے جائیں۔ اس کمرے میں کچھ مٹھائی اور گرم دودھ بھی موجود رہنا چاہیئے

پلنگ کے سرہانے دیوار پر ایک بڑا سا آئینہ بھی لگا ہو۔ تو بہت مناسب ہے۔ عطر سینٹ وغیرہ بھی موجود ہونا چاہیئے۔

قدرتی مناظر کی تصاویروں، تاریخی بہادروں کی تصاویر اور خوبصورت تندرست و توانا بچوں کے فوٹوؤں سے بھی میاں بیوی کے کمرے کی سجاوٹ بڑھانی چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب چیزیں بہت قیمتی ہوں لیکن جو کچھ بھی ہوں۔ وہ خوبصورت دلآویز اور کشش رکھنے والا ہو کمرے میں خوبصورت پھولوں کے گلدستے بھی رکھے جانے چاہئیں۔ اور وہاں! اچھی اچھی کتابیں بھی ہونی چاہئیں۔

میاں کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے بیوی کی سہیلیوں کو اس کے پاس وہاں موجود ہونا چاہیئے تاکہ وہ اس کے دل کو خوش کرتی رہیں۔ اور ان! سب کے ساتھ مل کر بیوی ہنسنگ کچھ کھا پی بھی لے۔

سہیلیوں کے پاس رہنے سے بیوی کا جی نہیں گھبراتا۔ ورنہ اسے علیحدگی میں اسے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی یاد ستانے لگتی ہے۔ اور اس کا ننھا سا دل اس خیال سے دہلنے لگتا ہے۔ کہ میں اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر ایک غیر اجنبی آدمی کے ہاں آ گئی ہوں۔ اس ڈر کے مارے کہ خبر نہیں۔ کہ اب زندگی بری گذرے گی یا اچھی۔ اس کے دل میں کئی طرح کے وسوسے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور اس کے دل کی کلی جو شادی کی خوشی میں زندگی نازک ترین موقع پر کھلی ہوئی چاہیئے اُداسی سے مرجھانے لگتی ہے۔ اسے ہر دفعہ اپنے ماں باپ کا گھر یاد آتا ہے۔ اس دن دلہن کے دل و دماغ پر رنج کے بادل چھانے لگتے ہیں۔ حالانکہ شادی شدہ زندگی کے دروازے پر قدم رکھتے

ہوتے اس کا نکھرا موسم بہار کی صبح کی مانند چمکتا دمکتا ہونا چاہیے۔

پلنگوں کے علاوہ کمرے میں فرش بھی نہایت مناسب اور آرام دہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ دلھن آتے ہی پلنگ پر نہ لٹا دی جائے۔ جس سے اسے یہ خیال پیدا ہو۔ کہ مجھے قصائی کے کھونٹے سے لا باندھا گیا ہے۔ بلکہ وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ آرام سے فرش پر بیٹھے۔ اور ان سے بات چیت کر کے وقت گزارے۔

گھر والوں کا فرض

جب دولھا حجلہ عروسی میں داخل ہو۔ تو گھر کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ سب چھوٹے بڑے انہیں تنہائی میں چھوڑ کر وہاں سے دور ہٹ کر سو رہیں اگر سوئیں نہیں۔ تو اپنے اپنے کمرے میں میاں بیوی کے کمرے سے خاصے دور فاصلے پر چلے جائیں۔ کہ میاں بیوی کی باتیں کان نہ پہنچیں۔ بعض گھروں بدتمیز لڑکیاں حجلہ عروسی کے کواڑوں کی درزوں میں سے اندر جھانکتی رہتی ہیں۔ اور دروازوں پہ کان لگا کر میاں بیوی کی باتیں سننے کی کوشش کرتی رہیں۔ یہ بڑی بے شرمی کی بات ہے۔ اخلاق اور تمیز سے گری ہوئی حرکت ہے۔ گھر کے بزرگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ نوعمر لڑکیوں کو سختی سے منع کر دیا کریں۔ تاکہ وہ حجلہ عروسی کے پاس بھی جا کر نہ پھٹکیں۔ جو عورتیں اس قسم کی واہیات طریقہ اختیار کرتی ہیں۔ کیا وہ شریف مرد عورت گڈے اور گڑیوں کی مانند ہیں۔ کہ بازار میں لڑکیوں کی طرح ان کا تماشا بنایا جائے اور ان کا مذاق اڑایا جائے۔ یہ کیسی بے شرمی اور انتہا درجہ کی نالائقی ہے۔

دولھا کا فرض:-

اس موقع پر دولھا کو پہلے سے اپنے بڑے بزرگوں سے کہہ دینا چاہیے۔ کہ

اس قسم کی واہیات حرکتیں ہرگز نہ ہونی چاہئیں۔ اور اگر اس قسم کے بعد بھی یہ معلوم ہو جائے۔ کہ لڑکیاں ابھی باز نہیں آئیں۔ تو میاں بیوی دونوں کو چاہیئے۔ کہ رات کے پہلے حصہ میں اپنے اپنے بستر پر جا ئیں اور سو جائیں اور رات کے پچھلے حصہ میں اُٹھ کر اپنی تمنائیں پوری کریں۔ کیونکہ اس مبارک کی گھڑیاں زندگی کی وہ سہانی اور رنگیلی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ جن میں نوشاہ اور بیوی مدتوں کے دبے ہوئے ارمان نکالنے چاہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دل کھول کر بول سکتے ہیں۔ اور ان لمحات کا لطف اٹھانے کے آرزومند ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سب باتیں حالت میں آزادی کے ساتھ کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں جب دونوں کے دل میں شرم و حیا کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے ہوں۔ اور یہ لحاظ آرہا ہے۔ کہ کہیں کوئی ہمیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو۔ یا ہماری باتیں نہ سن رہا ہو۔

میاں بیوی کو اس طرح چپ چاپ اپنے اپنے بستروں پر لیٹے سے کن سوئیاں لینے والی عورتیں یہ خیال کریں گی۔ کہ اس وقت وہ تماشا نہیں ہوگا۔ جس کے دیکھنے کی ہمیں تمنا تھی۔ اور اب وہ بیچاریاں مایوس اور ناامید ہو کر اپنے اپنے بستروں پر سو جائیں گی۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ اب ہمارا تماشا بنانے والیاں جا چکی ہیں۔ تو دولھا کو چاہیے کہ وہ اپنے پلنگ سے اُٹھ کر دلہن کے پلنگ پر جا بیٹھ جائے۔ اور راسے اپنی طرف متوجہ کرے۔ یہ بات کسی اور جگہ بھی کہی جا سکتی ہے۔ اور یہاں پھر کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ملاقات کے پہلے ہی لمحے دولھا کو دلہن سے ایسے میٹھے انداز سے پیش آنا چاہیے کہ وہ دلہن کے دل میں اتر جائے۔ اور دلہن اچھی طرح خیال کرے۔ کہ سسرال نئی جگہ تو ہے۔ مگر یہاں میرا شوہر موجود ہے۔ جو مجھ پر دل اور جان قربان کر چکا ہے۔ اور جو میری طرح حفاظت کرے گا۔ میرا محبت بھری میٹھی میٹھی باتوں سے اپنا گرویدہ کر لینے کے بعد اب خاوند

صرف مطلب زبان پر لا سکتا ہے۔ مگر مطلب بیان کرنے کا طریقہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کسی نے لٹھ کھینچ مارا پہلے اس سے محبت آمیز باتیں کرنی چاہیئں۔ پھر اس طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے آنکھوں میں وصل کی تمنا ظاہر کرنی چاہیئے۔ اگر دلہن کے رویے سے یہ معلوم ہونے لگے کہ وہ اس لذت کو چکھنے کیلئے تیار ہے تو بھی بے حیائی پر کمر نہ باندھنی چاہیئے۔ بلکہ عورت میں شرم قدرتی مادہ ہے۔ اس کا خیال کرتے ہوئے ایکا ایکی اس کی شرمگاہ کو روشنی میں بے نقاب نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ ایسا کرنے سے پہلے کمرے کی روشنی دھیمی کر دینی چاہیئے۔

اگر بیوی اپنا ارادہ بھی ظاہر کر دے۔ اور مرد کے ہاتھ بڑھانے میں کوئی خلل نہ ڈالے تو بھی اس کا مطلب یہ نہ نکالنا چاہیئے۔ کہ اس کے دل میں وصل کی تمنا پیدا ہو چکی ہے۔ مرد کو صحبت کی اجازت دے دینے اور خود عورت کے دل میں خواہش بھڑک اٹھنے میں بڑا فرق ہے مردوں میں خواہش بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ عورتوں میں اس کا جوش اتنی جلدی نہیں بھڑکتا۔ یہی قدرت کا قانون ہے جب تک عورت کے دل میں مباشرت کی تمنا اپنے پورے جوش کے ساتھ پیدا نہ ہو اس وقت تک اس سے صحبت کرنے سے کوئی لذت نہیں ہوتی۔ اسلیئے خاوند کا یہ فرض ہے کہ پہلے وہ عورت کو جوش پیدا کرے۔ اس کا دل پتھر کی مانند بے حس نہیں ہوتا۔

چومنا چاٹنا اور میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل میں محبت کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اور وہ اتنی بے چین ہو جاتی ہے اور وہ خود شوہر سے محبت اور الفت کرنے لگتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عورت کے دل میں خواہش پیدا کیئے بغیر ہی مرد اس سے صحبت کرے گا تو جس وقت عورت میں خواہش پیدا ہوگی اور وہ اپنی خواہش ختم کر چکا ہوگا۔ اور اس سے کوئی لطف

حاصل نہ ہو گا۔ اور اولاد پیدا کرنے میں کوئی مدد نہ ملے گی۔ بلکہ عورت پیاسی رہ جائے گی۔ اور مرد سے نفرت کرنے لگے گی۔ بلکہ صحبت کے وقت مرد عورت دونوں میں یکساں وصل کی خواہش بے قرار ہونی چاہیئے۔

بہت سے لوگ صحبت کرتے وقت خود بھی مادر زاد برہنہ ہو جاتے ہیں اور اپنی عورت کو بھی ننگا کر لیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس وقت مرد کا ہر عضو عورت کے ہر عضو سے مس ہوتا ہے اور دونوں کو بہت لذت حاصل ہوتی ہے۔ مگر ان کا یہ طریقہ اور قیاس درست نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس حالت میں عورت قدرتی طور پر زیادہ حیادار ہونے کی وجہ سے شرم وحیا کے بوجھ تلے دبی پڑی رہتی ہے اور وہ مست ہو کر خاوند سے چمٹتی ہے۔ اور اُسے چومتی نہیں۔ چنانچہ لطف آدھا رہ جاتا ہے اس لئے مرد کے جسم پر ایک بنیان ضرور ہونا چاہیئے۔ اور اس کے پوشیدہ آنسوؤں کے نقشے اس کتاب کے شروع میں شامل کر دیئے گئے ہیں اس کو صرف وہی نوجوان ملاحظہ فرمائیں۔ جن کی شادی ہو چکی ہوں

تیاری صحبت:۔

۱۔ صحبت کرنی ہو تو شام کے چھ بجے ہی تھوڑی سی کچھ غذا کھا لینی چاہیئے تاکہ وہ مباشرت کے وقت تک معدے میں ہضم ہو جائے

۲۔ مباشرت کے دن عورت کو تیل اُبٹنا مل کر غسل کرنا چاہیئے اور اسے شیشے کے سامنے بیٹھ کر بناؤ سنگار کرنا چاہیئے

۳۔ مرد۔ عورت دونوں کو اپنے کپڑوں کو عطر یا سینٹ وغیرہ سے خوشبو میں لسانا چاہیئے۔

۴۔ مباشرت کے بعد کھولا ہوا دودھ گھگنا کر پینا چاہیئے۔

لڑکی کے والدین کا فرض

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنی لڑکی کو پہلے ہی سے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں کہ سہاگ کی رات دولھا دلھن کی مشترک زندگی کا نازک ترین موقع ہوتا ہے اس لئے اس رات کو عورت اپنے خاوند کے ساتھ زیادہ سے زیادہ محبت سے پیش آنا چاہیئے۔ یہ کام دو طرح ہو سکتا ہے۔ یا تو والدین لڑکیوں کے دل و دماغ کو اس قسم کے مفید۔ اور کار آمد خیالات سے آراستہ کرنے کے لئے انہیں اچھی اور سبق آموز کتابیں پڑھنے کو دیں جس سے عریاں اور فحش کلام سے دامن بچاتے ہوئے لڑکیوں کو خاوند کا دل ہاتھ میں لینے اور اُسے اپنی محبت کے جال میں جکڑ کر زندگی کو چین اور آرام سے رنگنے کے طریقے بتائے گئے ہوں۔ یا گھر کی بڑی بوڑھیوں اور عقلمند بہو بیٹیوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ مناسب موقعوں پر نو عمر کنواری لڑکیوں کو شادی بیاہ اور مرد کے تعلق اور عورت کے فرائض کے بارے میں کام کی باتیں بتائی ہیں۔ تاکہ جب لڑکی بیاہ کر اپنے دولھا کے گھر جائے تو ان سب باتوں سے خوب اچھی طرح واقف ہو جن کی اس سے توقع کی جا سکتی ہے۔

لڑکی کے والدین کا فرض ہے۔ کہ صرف سہاگ کی رات ہی کیلئے تیار کر دینے پر ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ انہیں اپنی لڑکی کو خوب اچھی طرح سمجھا دینا چاہیئے کہ سسرال میں ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے اور ہر ایک کے دل میں اپنے لئے پیدا کردہ اپنی خوبیوں سے سب کو مطیع کر لینا چاہیئے اور سب سے بڑھ کر اپنے خاوند کو ہر طرح خوش رکھنے کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خاوند ہی اس کا سب کچھ ہے۔ اور اس کے دل میں اپنی جگہ بنا لینے سے ایک عورت کو دنیا میں لازوال خوشی نصیب ہوتی ہے۔

لڑکے کے والدین کا فرض

لڑکے کے والدین بلکہ ہر چھوٹے بڑے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اچھی طرح سے نئی دلھن سے محبت آمیز برتاؤ کیا کریں اس کی دلداری کرنے اور اجنبیت کو دُور کرنے سے وہ بہت جلد اسے اپنے خاندان کا فرد بنا لیں گے

جس گھڑی دلہن سسرال میں قدم رکھے اس گھڑی اسے کھلانے پلانے اور آرام دینے کے لئے کوئی بات اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہ کرے۔ کہ میں کسی غیر کے گھر میں ہوں۔ نئی دلہن خود گفتگو کرتے ہوئے شرماتی ہے اس لئے اپنی بہت سی ضرورتوں کا ذکر نہیں کرتی۔

سسرال والوں کا فرض ہے کہ وہ اسے کسی ضرورت سے تنگ نہ ہونے دیں۔ اکثر چھوٹے بچے نئی دلھن کو ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں اور دُلھن کے وبالِ جان بنے رہتے ہیں۔

ان بچوں کو دلھن کے پاس سے ہٹا دینا چاہیئے۔ اور اس بات کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے کہ اُسے مناسب وقت پر ضروریات سے فارغ ہونے کا موقع دیں۔ مثلاً پیشاب۔ پاخانہ۔ نہانا۔ دھونا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ آرام کرنا چلنا پھرنا ان سب باتوں کے لئے سہولت پہنچانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دلہن سے یہ دریافت کرتے رہنا چاہیئے کہ آیا کسی چیز کی اسے ضرورت تو نہیں تاکہ وہ اپنی شرم وحیا سے تکلیف نہ اُٹھائے۔ صبح وشام کھانا کھانے کے بعد ہر شخص کو گھنٹہ آدھ گھنٹہ آرام کے لئے وقت لگانا چاہیئے۔

دلہن کو ان موقعوں پہ آرام کرنے دینا چاہیئے اور باقی سب بھیڑ بھاڑ کو ہٹا کر صرف ایک دو ہم عمر لڑکیاں وہاں چھوڑ دینی چاہئیں جو خوش طبع اور ملنسار ہوں۔ تاکہ اس کا دل بہلاتی رہیں۔

حسرت کی رات

آج حسرت کی رات جس میں خاوند اور بیوی ایک دوسرے سے وصل کا مزہ حاصل کر کے اپنی ناجائز تمناؤں کو پورا کرتے ہوئے پہلی بار آرزو دل بھری جوانی کی قدرتی پیاس بجھائیں گے۔ بوس و کنار ہمت سے گئی ہوئی قوت پھر دوبارہ عود کر آتی ہے۔ اور تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔

کام سوتر" میں مذکور ہے۔ کہ مباشرت کر کے ۲۰ منٹ بعد خاوند اور بیوی اپنے اپنے جسموں کو صاف کر لیں۔ اور یہ کام انہیں الگ الگ جا کر نا چاہیئے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شرم سے پرہیز رہے۔

اس کے علاوہ مباشرت سے فارغ ہوتے ہی ایک دوسرے سے الگ الگ جگہوں پر چلے جانے سے آپس کی محبت میں فرق نہیں آتا۔

اپنے اپنے جسم کو صاف کرنے کے بعد فرصت پا کر دونوں کو دودھ نوش کرنا چاہیئے۔ اور میٹھی میٹھی باتوں سے ایک دوسرے کو دل محبت کے خوشگوار جال میں جکڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مباشرت رات کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان کرنی چاہیئے۔ دن کے وقت ہمبستر ہونا بہتر نہیں ہوتا۔ چونکہ دن کے وقت سورج کی گرمی ہوتی ہے۔ اس لئے دن کے وقت مباشرت کرنے سے مرد عورت کو ایک دوسرے سے کچھ شرم بھی آتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے۔ کہ موسم برسات میں جس وقت نیلی نیلی گھٹائیں آسمان پر چھا رہی ہوں۔ اور ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں پڑ رہی ہوں۔ تو پھر دن کے وقت مباشرت کر لینے میں کوئی ہرج نہیں اسی طرح بسنت کے موسم میں بھی جب دنیا پر جوانی چڑھی ہوتی ہے دن کے وقت اپنی پیاری شریک زندگی سے تمنائے وصل پوری کی جا سکتی ہے۔

یورپ کے باشندے دن کے وقت ہی مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں لیکن ہندوستانی تہذیب کے اُصولوں کے مطابق اگر دن کے وقت مواصلت کی جائے تو اولاد بے حیا اور بد تمیز پیدا ہوگی۔

اگر صحبت اولاد پیدا کرنے کے لئے کی گئی ہو تو جماع کے بعد عورت کو بستر پر ہی لیٹا رہنا چاہیئے بلکہ اسی حالت میں سو جانا چاہیئے تاکہ حمل قرار پا جائے ایسی حالت میں اندام نہانی صبح کے وقت دھونا چاہیئے۔

جو شخص منی کی حفاظت کرتا ہے اس کے صحبت کرنے سے عورت کو حمل یقیناً قرار پا جاتا ہے۔ اس لئے اولاد کے خواہشمند اصحاب کو ہر طریقے سے اپنی زندگی کے موتیوں کی حفاظت کرنی چاہیئے

ایسے شخصوں کی منی ہی عورت کے جسم میں داخل ہو کر حمل قرار پاتی ہے آج کل تو عیاشی کی غرض سے جماع کیا جاتا ہے۔ اولاد تو اپنی قسمتوں سے پیدا ہوتی ہے۔

مرد اور عورت کا ارادہ اولاد پیدا کرنے کا ہوتا ہی نہیں۔ اگر اولاد پیدا کرنے کی غرض سے مباشرت کی جائے تو عورت کو حیض کا خون آنے سے چار دن بعد تک اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اس عرصہ میں مرد ہمبستر ہونا چاہیئے۔

حیض کا خون آنے کے آٹھویں۔ دسویں، بارھویں اور چودھویں اور سولھویں رات کو مباشرت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور طاق دنوں میں پانچویں ساتویں۔ نویں۔ گیارھویں۔ تیرھویں۔ اور پندرھویں رات کو مباشرت کرنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے مذکورہ بالا دنوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمبستر ہونا چاہیئے۔

حیض کا خون آنے کے سولھویں دن بعد رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اس کے بعد خواہ کتنا ہی جماع کیا جائے حمل قرار نہیں پاتا۔ اس لئے جو لوگ

جو لوگ اولاد کے لئے نہیں بلکہ عیاشی کے لئے مباشرت کرتے ہیں وہ ماہواری ایام کے سولہ دن بعد ہی مباشرت کرتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ نفسانی خواہش کی آگ بجھانے اور عیاشی کی غرض سے عورت سے جماع کرنا اپنے جسم کو برباد کرنا ہے۔ کیونکہ اولاد کی خاطر مباشرت کرنے کا پھر بھی کوئی وقت یا زمانہ ہوتا ہے مگر شہوانی خواہش کی تسکین کے لئے صحبت کرنے کا کوئی قاعدہ یا اُصول ہے ہی نہیں۔

بہت سے بے سمجھ لوگ صحبت سے پہلے شراب، افیون جیسی نشیلی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ یہ چیزیں شہوت انگیز ضرور ہیں اور ان سے انسان میں ضرورت سے زیادہ شہوانیت بھی تیز ہو جاتی ہے مگر جب اس کا اثر دور ہوتا ہے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے کچھ دن بعد اسی طرح صحبت سے پہلے نشیلی چیزیں استعمال کرتے رہنے سے یہ علت دور ہو جاتی ہے اور ایسا انسان یہ چیزیں استعمال کئے بغیر جماع کر ہی نہیں سکتا۔ جس سے اس کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

بھوک یا پیاس کی حالت میں جماع کرنے سے نقصان پہنچتا ہے اسی طرح پانی پینے کے فوراً بعد مباشرت بھی نقصان سے خالی نہیں۔ پیاس میں جماع کرنے سے جسم میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور پانی پی کر مباشرت کرنے سے اصلی مزا نہیں رہتا۔

مرد اور عورت دونوں کو ہمبستر ہونے سے پیشتر پیشاب کر لینا چاہیئے اس سے لذت زیادہ ہوتی ہے۔

اگر مرد اور عورت دونوں میں سے کسی کو ملال و رنج ہو تو جماع ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ جماع میں مزا اسی حالت میں ملتا ہے۔ جب دونوں خوشی کی حالت میں ہوں۔

خاوند اور بیوی دونوں کا ایک ہی بستر پر سونا درست نہیں عورت کے

جسم کے ساتھ ہی چھوتے رہنے سے مرد کی دوہرائی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے دل و دماغ میں جماع کرنے کی خواہش بھڑکنے لگتی ہے۔ چونکہ عورت اس کام کے لیے تیار نہیں ہوتی اور جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

اور جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ عورت کی مرضی اور خوشی کے بغیر ہمبستری کرنے میں مرد کو کوئی لطف نہیں آسکتا۔

دوسری طرف اگر مرد کی خواہش اگر تیز ہو جائے اور وہ جماع نہ کرے تو اُسے جریان وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

عورت کی اصلیت

مرد اور عورت دونوں کو جوانی کی بہار میں ایسی لذت آتی ہے جس کی مثال دُنیا کی کسی چیز سے نہیں دی جا سکتی۔

مگر صرف جسمانی مباشرت سے صحبت کی سچی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک مرد عورت دو جسم ایک جان نہ ہو جائیں۔ جب تک وہ "من تو شدم تو من شدی" کی منزل میں پہنچ کر دل و جان سے ایک دوسرے کے گرویدہ نہ ہوں اس وقت تک مباشرت کرنے میں اس کی سچی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ جن میاں بیوی کا دل یکساں نہیں ہے وہ مباشرت نہیں کرتے بلکہ وہ حیوانوں کی طرح اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے ہیں۔

مرد و عورت کا دل ملے بغیر مباشرت کرنا مرد کا ایک مردہ جسم کے ساتھ جماع کرنا ہے جب میاں بیوی کے دل مل جاتے ہیں تو ان میں ایک ساتھ ہمبستری کی خواہش جاگتی ہے۔ اگر مرد اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے بے قرار ہے اور عورت کے دل میں پیار محبت کا جذبۂ محبت نہیں پایا جاتا

تو سمجھنا چاہیئے کہ ان دونوں کے دل ملے ہوئے نہیں ہیں - یا عورت اس وقت راضی نہیں ہے - ایسی حالت میں مرد کا اس پر جبر کرنا درست نہیں بلکہ ظلم ۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے صحبت کے لئے تیار ہو جاتی ہے مگر جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ اس کے اپنے دل میں کوئی آرزو نہیں ہوتی ۔

قدرت کا یہ قانون ہے کہ مرد کا دل بہت جلد جذبات سے بھرپور ہو کر انسان کو وصل کی تمنا پوری کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے - بہت تھوڑی چھیڑ چھاڑ سے اس کے جذبات میں آگ سی لگ جاتی ہے ۔

مرد اپنے دوست و احباب میں خوبصورت عورتوں کے بارے میں گفتگو کرتے کرتے رنگین جذبات سے مست ہو جاتا ہے مگر جتنی جلدی اس کے دل میں یہ لہر چڑھتی ہے اتنی ہی جلدی وہ اس کے دل سے اتر بھی جاتی ہے ۔

برخلاف اس کے عورت کے دل میں صحبت کے جذبے کی لہر رفتہ رفتہ چڑھتی ہے اور ایک بار رنگین تمناؤں کی سہانی گھٹا چھا جاتی کے بن برسے بغیر تسلی نہیں ہوتی ۔

اگر کچھ دن تک یہ حالت رہے کہ ترنگیں اٹھیں مگر اس کی پیاس نہ بجھے تو پھر عورت زیادہ سے زیادہ نیچی حرکت کر کے بھی اپنی خواہش پوری کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے ۔

ہندوستان کی ہزاروں نوجوان ودھوائیں اپنی تمناؤں کو دباتے ہوئے مباشرت کی لذت سے منہ موڑ کر زندگی بھر دنیاداری سے نفرت رکھتی ہیں لیکن اس تجرد کے برت کے زمانے میں کوئی مرد کبھی ہوس کو چھیڑ کر یہ مزہ چکھا دیتا ہے تو پھر وہ اپنے ارادے سے پلٹ جاتی ہے اور زنا بھی

کر اپنے خاندان... بڑے بزرگوں کے نام کو بٹہ لگانے سے باز نہیں رہتی۔ ان سب باتوں سے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عورت میں شہوانی آگ جلد نہیں سلگتی۔ اور اگر ایک مرتبہ سلگ اٹھے تو پھر جلد بجھنے کی نہیں آتی۔

مردوں کے جسم میں شہوت کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن عورت کے جسم میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ جس سے عورت کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہی مرد میں وصل کی آرزو بھڑک اٹھتی ہے۔ عورت میں اس طرح نہیں بھڑکتی محض مرد کے چھیڑ چھاڑ کرنے یا عورت کو آغوش میں لے کر سینے سے لگانے سے اس کا کام یکبارگی نہیں بھڑک اٹھتا اس لئے عورت کو جوش محبت میں لانے کے لئے مرد کو کچھ نئے نئے ڈھنگ اختیار کرنے پڑتے ہیں جب تک اصلی خواہش کی وجہ سے پوری رضامند نہ ہو جائے اس سے مباشرت کرتے میں مزہ نہیں آتا۔ اور اس کو رضامند کرنے کے طریقے یہ ہیں۔ بوسہ و مساس کرنا۔ آغوش میں لے کر سینے سے چمٹانا۔

عورت کا بوسہ لینے سے اس میں مباشرت کرنے کی مرضی بڑھتی ہے۔ عورت کے جسم کا وہ حصہ جن کا بوسہ لینا چاہیئے۔ پیشانی۔ بال رخسار۔ آنکھیں۔ پستان۔ پستانوں کی گھنڈیاں۔ ہونٹ اور منہ کا اندر کا حصہ انہیں بار بار چوسنا اور ان کا مساس کرنے سے اس میں صحبت کی خواہش تیز ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہونٹ چوسنے۔ کان کی نوک چوسنے۔ چھاتیوں کو بار بار بوسہ دینے کان کی نوک کے نیچے رگوں کو ملنے سے ہاتھوں اور پاؤں کے انگوٹھوں اور ان کے برابر کی انگلیوں کے درمیانی رگوں۔ نیز ہاتھوں کی انگلیاں اور انگوٹھے پاؤں کی ایڑی سے دباتے اور رگڑتے سے بھی عورت کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کے باشندے عورت کے پستان چوسنے کو اچھا

نہیں سمجھتے۔ یورپ والے اس بات کے ازحد شوقین ہیں۔ اور عورت میں خواہش صحبت کی آگ زیادہ تیزی سے بھڑکانے کے لئے مساس ہی اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اپنی بیوی کو سینے سے لگانے سے جو لذت ملتی ہے وہ صرف عمل سے چکھنے کی چیز ہے۔ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی عورت کی اندام نہانی کے دانہ شہوت کو انگلی سے یا عضو تناسل سے چھیڑنے سے بھی عورت کو جلد صحبت کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے مگر یہ حرکت ان عورتوں کے ساتھ نہ کرنی چاہیئے۔ جو اسے پسند نہ کرتی ہوں۔ بعض ممالک کی عورتیں اسے تکلیف دہ سمجھتی ہیں۔ اور وہاں کے مردوں کو یہ عمل کرنے کی ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ عورت میں مرد سے آٹھ گنی زیادہ شہوت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ مرد کو جماع کی خواہش کو جگانے میں جتنی طاقت لگتی ہے اس سے آٹھ گنا طاقت عورت کی جماع کی خواہش کو جگانے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ جب مرد اس خواہش کے جوش سے مست ہوتا ہے تو اس کے عضو تناسل میں خون زور سے دورہ کرتا ہے اسی طرح عورت میں خواہش تیز ہوتی ہے۔ تو اس کی شرمگاہ کی رگوں میں بھی خون تیزی سے دوڑنے لگتا ہے اور وہ مباشرت کی تمنا سے مست ہو جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی شرمگاہ کے اندر کے حصے کو چکنا کر دیتا ہے۔ اگر عورت پوری طرح لطف میں نہ آئے تو اس کی شرمگاہ کا باہر کا حصہ خشک رہتا ہے۔ اس سے مرد عورت دونوں میں سے کسی ایک کو بھی لذت نہیں ملتی۔ اگر مرد اسی حالت میں جماع کرے تو کچھ دیر بعد عورت میں جوش خواہش مارے تو مرد جلد انزال ہو جائے گا۔ مگر عورت منزل نہ ہو گی۔ کیونکہ اس کی بھوک ابھی باقی ہو گی۔ اور مرد کو اپنی طرف کھینچے گی۔

مگر اب مرد بے ہمت ہو گیا ہوگا۔ اس لئے وہ عورت کی بھوک کو پورا نہ کر سکے گا۔

یہ سب باتیں جلد بازی کا نتیجہ ہیں۔ عورت ایسے مرد سے بھی خوش نہ ہوگی جب تک اس کی بھوک کی آگ نہ مٹے گی وہ بے قرار ہی رہے گی۔ ویسے وہ نسوانی شرم و حیا سے کچھ نہ کہہ سکے گی۔ مگر دل میں وہ ہمیشہ مرد سے ناراض رہے گی۔ اس لئے عقلمندی اسی میں ہے کہ عورت کی خواہش تیز ہونے کے بعد فعل مباشرت کو شروع کیا جائے۔ تاکہ دونوں یکساں ہی انزال ہوں۔

عورت کے پستانوں کا تعلق رگوں کے ذریعے اس کے اندام نہانی سے ہے اس لئے پستانوں کو آہستہ آہستہ ملنے اور گھنڈیوں کو انگلیوں کے درمیان لے کر ملنے سے عورت میں یہ خواہش جوش مارتی ہے اور وہ بہت جلد جماع کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں عورت سے صحبت کرنے سے بہت لطف آتا ہے اور مرد و عورت دونوں ایک دوسرے سے خوش رہتے ہیں۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ خواہش نفسانی پوری کرنے اور لطف و انبساط کے ساتھ ہمبستر ہونے میں بڑا فرق ہے۔ یہ خواہش نفسانی تو حیوان بھی بجھا لیتے ہیں لیکن لطف و انبساط کے ساتھ مباشرت کرنا صرف انسان کا حق ہے اور انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے۔

بوسہ لینا اور سینے سے چمٹا لینا اور چھیڑنا۔ گدگدانا۔ لیٹے رہ کر کلیجہ سے لگانا۔ پاس پر پاؤں رکھ کر پڑے رہنا یہی تو دنیا میں جنت کے مزے ہیں۔ عیش کی تمنا کرتے رہنا۔ عیش سے کہیں بہتر ہے وصال تو ہوگا ہی جب عورت اپنی ہے تو اس میں شبہ ہی کیا ہے۔ لیکن وصال تو لذیذ کیفیتوں کے ایک لمبے سلسلے کی آخری کڑی ہے اس کی تمنا میں

دیر لگے گی۔ اتنی ہی لذت بڑھتی جائے گی۔ اگر فوراً ہی وصل ہو جائے تو وصل میں لذت رہے گی

جماع سے پوری لذت اٹھانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ میاں بیوی دونوں ایک ساتھ انزال ہوں۔ مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے اس کی وجوہات کا ذکر پہلے آچکا ہے

مناسب مباشرت:۔

مباشرت ان حالات میں مناسب ہے۔ جب مرد عورت دونوں دلی شوق رغبت امنگ اور ولولے۔ الفت و محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرنے کے خواہاں ہوں۔ جب وہ تندرست اور توانا اور ہر لحاظ سے نیک اور فرمانبردار۔ بہادر اور طاقتور اولاد پیدا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جب دونوں کے دلوں میں ایک سے خیال جوش مار رہے ہوں۔ ایسی حالت میں مباشرت کرنے سے ماں باپ کے خیالات کا اثر اولاد پر بہت اچھا پڑتا ہے۔ اور مباشرت سے قدرت کا جو منشا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔

بوس و کنار:۔

جب مرد و عورت بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ تو پھر بوس و کنار کی جانب رغبت ہوتی ہے۔ آپ دیکھ چکے ہیں۔ کہ حشرات الارض چرند۔ پرند تمام جنسی ملاپ سے پہلے ناچتے چومتے اور چاٹتے ہیں۔ راگ الاپتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ کبوتر ایک دوسرے کے منہ میں چونچ ڈال کر دل کو تسکین دیتے ہیں

اسی طرح مرد و عورت میں فطری تقاضا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے قریب تر ہو کر بوس و کنار کرتے ہیں

ہر ایک وہ چیز جو انسان کو مرغوب کرتی ہے۔ وہ اسے قریب تر ہو کر چوم لیتا ہے۔ مرد و عورت کو بچوں اور پھول چومتے ہوئے کس نے نہیں دیکھا۔

بوسہ:-

انسان کے لیئے بوسہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بچہ شروع سے ہی اس کا عادی ہے۔ بوسہ میں قوتِ ذائقہ۔ قوت شامہ اور قوتِ لامسہ تینوں کام کرتی ہیں۔ بوسہ لینا اور دینا ایک محبت اور قدردانی کی علامت ہے۔ اور عزت و توقیر کے اظہار کی علامت ہے۔ اور والدین و ہمشیرہ کا بوسہ پاکیزہ جذبات کا مظہر ہے۔ ایک نوجوان مرد اور عورت کا بوسہ جنسی محبت اور اتحاد کا اظہار ہے۔

بچے کو بوسہ مفت مل جاتا ہے۔ ایک نوجوان کو اس کی خاطر کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ ایک بوڑھا اسے زر و مال سے خرید سکتا ہے۔ بیاہی بیوی کا بوسہ بچے کا حق ہے۔ دوشیزہ کے لیئے باعث اعتماد۔ نوجوان کے لیئے باعث افتخار۔ عاشق کے لیئے نظرِ التفات۔ شادی شدہ عورتوں کے لیئے امید اور بوڑھی کے لیئے خیرات ہے۔

مکار و دغا باز منافق مرد کے لیئے بوسہ پردہ پوش ہے۔ بوسہ جنسی خواہشات اور ان کی تکمیل کے لیئے درمیانی سٹیج ہے۔

ایک ماہر جنسیات کا قول ہے۔ کہ صد ہا ایسے مرد ہیں جس سے عورت بوسہ تو چاہتی ہیں۔ لیکن علم جنسیات کی لاعلمی کی وجہ سے دل نہ چرا سکا۔ بوسہ اور بغل گیر ہونے کی اقسام ہماری کتاب دلہا دلہن میں مطالعہ کریں۔

محبت:-

ہم پہلے مفصل ذکر چکے ہیں۔ کہ اختلاف و امتیاز جنسیت قدرت نے مرد

و عورت میں طبعی میلان پیدا کر دیا ہے ۔جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی جانب کھچے آتے ہیں ۔اور وصال سے ان کو ایک خاص حظ ہوتا ہے ۔اس کشش کا نام محبت ہے ۔جس کے بغیر فعل مباشرت بے کار ہے

جنسی محبت :-

وصال سے پہلے مرد و عورت جنسی محبت کے خریدار ہوتے ہیں ۔عورت کا جسمانی حسن ، سینے کا ابھار ۔سولہ سنگار ۔کمر کی لچک ترنم خیز آواز ناز و ادا شرم و حیا کشش کا سبب ہوتے ہیں ۔یہ جنسی محبت ہے ۔اس میں گہرائی نہیں پائی جاتی اس لئے دیرپا نہیں ہوتی ۔عارضی ہوتی ہے ۔اس کا دارو مدار حواس خمسہ پر ہے جب حواس خمسہ سیر ہو جاتے ہیں ۔تو عورت و مرد ایک دوسرے کو پرانی جوتی ، اور پھٹے لباس کی مانند اتار کر پھینک دیتے ہیں

۔یورپین ممالک اور امریکہ میں اس قسم کی محبت کا دور دورہ ہے جس کی وجہ سے ہر تین شادیوں میں سے ایک کا انجام طلاق ہے ۔

روحانی محبت :-

یہ جنسی محبت کے مقابل کا عنصر ہے ۔اس میں خلوص ۔قربانی اور وفاشعاری کا مادہ پایا جاتا ہے ۔اس میں کوئی شک نہیں ۔کہ ابتدا جسمانی حسن کی وجہ سے ہوتی ہے ۔لیکن رشتہ کی پختگی روحانی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے ۔

جہاں جنسی محبت کا سرچشمہ خود غرضی ہے ۔وہاں روحانی محبت کا منبع ہمدردی اور قربانی ہے ۔محب محبوب کی بھلائی ۔سرخروئی اور خوشی چاہتا ہے ۔وہ اپنی محبت کا اجر نہیں چاہتا ۔اگر اس محبت کو ٹھکرایا جائے تو وہ غضبناک ہو کر بدلا لینے کے درپے نہیں ہوتا ۔وہ محبوب کو بدنام نہیں کرتا ۔لیکن ایسی محبت آجکل کالعدم ہو گئی ہے ۔دور حاضرہ میں اگر محبوب اچھی طرح بات نہ کرے

تو عاشق ناک کاٹنے پر تُل جاتا ہے۔ ایسے دِن ڈیسے واقعات کا چرچا اخباروں میں ہوتا رہتا ہے۔ ان میں صبر و حوصلہ۔ ہمدردی۔ مہربانی۔ فراخ دلی۔ خاکساری خلوص و فا اور زندہ دلی نہیں ہوتی۔ جو روحانی محبت کا خاصا ہے۔

صرف اصلی محبت دیر پا رہتی ہے۔ جو دو دلوں کو یک جا کر دیتی ہے محبت کے بغیر زندگی بے مزہ اور نا قابل برداشت ہے۔ محبت کے بغیر شادی ایک سزا ہے۔

پاکیزہ محبت:-

کئی احباب پاکیزہ محبت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ اور بڑی شدہ مد سے پاکیزہ محبت کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ جسمانی محبت روحانی جذبات کے بغیر اور روحانی لگاؤ جنسی تعلقات کے سوا دیر پا نہیں ہوتا جنسی محبت کا مدعا صاف ہے۔ مگر پاکیزہ محبت کے کیا معنی؟ دنیا میں ہر ایک چیز کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور جس چیز کا کوئی مقصد نہ ہو وہ معدوم ہو جاتی ہے۔

مثلاً اگر ایک نوجوان کسی غیر محرم کو چوم لیتا ہے تو کیا ایسا فعل معصومانہ اور بے مقصد ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کو ایسا گمان ہو کہ ان کا پیار اس سے تجاوز نہ کرے گا۔ تو انسان یا تو بیوقوف ہوگا یا اس کی سمجھ ناقص ہوگی۔

عورت اور مرد کا بوس کنار کرنا اور مشتعل نہ ہونا۔ اس طرح ناممکنات سے ہے۔ جیسا کہ روشنی کا ہونا۔ اور اندھیرے کا غائب نہ ہونا پتھر کا ہوا میں چھوڑنا اور اس کا زمین پر نہ گرنا مثبت و منفی قسم کی بجلیوں کا یک جا ہونا اور روشنی کا ظاہر نہ ہونا۔ آگ کا جلنا اور دھواں اور گرمی کا نہ ہونا اسلئے اختیاط کی ضرورت ہے۔

چھوہارے ڈال کر پیئے جائیں۔ تو زائل شدہ قوت فوراً بحال ہو جاتی

مرد کو کسطرح معلوم ہو کہ عورت منزل ہونیکے قریب ہے

علم جنسیات سے واقف مرد دس بیس منٹ لگاتے ہیں۔ لیکن عام مرد دو تین منٹ سے زیادہ نہیں لگاتے۔ جتنا مساس زیادہ کیا ہو۔ اتنی جلدی عورت منزل ہوگی۔ اور جب عورت منزل ہونے کے قریب ہوگی۔ تو اس کے دل کی دھڑکن اور نبض تیز ہو جائے گی۔ انکھ کی پتلی پھیل جائے گی۔ چھوٹے سانس سوں سوں کی آواز آنے لگے گی۔ اور عورت مضطرب ہو کر ہاتھ پاؤں مارے گی

انزال کے بعد عورت کا جسم مثل فالج ہو جاتا ہے۔ طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ کئی عورتیں بے ہو جاتی ہیں۔ بعض عورتیں طبیعت میں سکون اور ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ اس وقت اُن کو دودھ پلانا چاہیے۔

گیارہواں باب

غلبۂ منی

اکثر اطبا نے لڑکا یا لڑکی پیدا ہونے کا سبب مرد و عورت میں سے کسی ایک کی منی کو قرار دیا۔ مثلاً مرد حمل قائم کرنے والا اور عورت قبول کرنے والی حمل کی ہے

اگر مرد کی منی عورت پر غالب ہو تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب رہے گی۔

مباشرت کے وقت بناؤ سنگار

لوئس چہاردہم نے ایک مرتبہ اپنے ایک طبیب سے دریافت کیا۔ کہ اس کا کیا سبب ہے۔ کہ جو لڑکے میری بیوی نے میرے لئے چھوڑے تھے وہ تو لاغر اور بدصورت تھے۔ لیکن دوسری عورتوں سے جو میری اولاد ہوئی وہ خوبصورت اور طاقتور ہے۔

طبیب نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہر میجسٹی حکومت اپنے عمادین کو نہیں دینا چاہتے۔ مہینہ کے تمام ایام بھی قرار حمل لائق نہیں ہوتے بلکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ آنے حیض سے دو دن پیشتر یا سیلان کے انتہا وقت۔ بالقصاع حیض کے دن عموماً حمل قرار پا یا جاتا ہے۔ کیونکہ بشری بولبضیہ پورے طور پر پختہ ہو کر حیض سے نکل کر بوق کی دیواروں کے ساتھ آویزاں ہو جاتا ہے۔ اور اس جگہ منوی جراثیم اس کے ساتھ مل کر نطفہ خیزی کا باعث بنتے ہیں

اس دوران میں عورت کا تناسلی نظام سخت بے تاب ہو جاتا ہے۔ کہ کسی طرح منوی بر لیشیم کو رحم جذب کرے۔ اس کے بعد جتنے دن گزرتے جاتے ہیں قرار حمل دشوار ہوتا جاتا ہے۔ جہاں تک کہ اٹندہ ماہ کی ابتداء میں استقرار ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے زوجین کو اس قاعدے کے موافق مناسب حالات کا انصرام کرنا ضروری ہے۔

ایک یہ بات بھی تجربہ میں آئی ہے۔ کہ اگر مباشرت کا پلنگ اور نرم بستر اور نفیس ہو۔ چاروں طرف پھول دان رکھے ہوں۔ سج سجی ہوئی ہو کمرہ میں مختلف عمدہ عمدہ تصویروں اور نقشوں سے خوب زیب و زینت اور آرائش ہو۔ تو اولاد حسین جمیل اور خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر جماع کا مقام میلا کچیلا گندہ اور تنفر انگیز ہو۔ تو نسل بدصورت پیدا

ہوتی ہے۔ کیونکہ ماحول کی کیفیات زوجین کے تخیل پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر آس پاس پسندیدہ اور دلچسپ مناظر ہوں۔ تو لذت میں اضافہ اور حواس میں شگفتگی اور انبساط پیدا ہوتا ہے۔ اولاد اپنے والدین کا فوٹو ہوتی۔ فعل جنسی کے وقت والدین کی جو حالت ہوگی وہی حالت اولاد کی ہوگی۔ دیکھو اگر کوئی اپنا فوٹو اتروانا چاہتا ہے۔ کہ اس کی راحت وسکون کا منتظر رہتا ہے۔ اپنے بدن اور لباس کی جانب بھی کچھ نہ کچھ ضرور توجہ کرتا ہے۔ پھر جنسی محبت ومباشرت کے لئے اس قسم کی احتیاط کو مدِ نظر کیوں نہ رکھا جائے۔ حکیم جالینوس کو ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ کہ ایک روحانی شخص مفلس۔ بدصورت اور کوزہ پشت تھا۔

جب اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ وہ بھی بدصورت اور خبیث تھا۔ اس شخص کو لڑکے کی بدصورت دیکھ کر خیال پیدا ہوا۔ کہ لڑکی کی بھی نہایت قبیح المنظر ہوگی۔ اس لئے جالینوس سے مشورہ طلب کیا۔ حکیم نے رائے دی کہ جماع کے وقت بتن فوٹو بستر مباشرت کے آس پاس اس طرح رکھو۔ کہ ایک پاؤں کے پاس اور دوا ادھر ادھر دونوں طرف تاکہ تمہاری خوبخیز مشاہدہ سے کیف اندوز ہو۔ اس آدمی نے طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایسا خوبرو حسین وجمیل لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا گمان بھی نہ تھا

ڈمیری نے اپنی کتاب حیواۃ الحیوان ذکر کیا ہے۔ کہ اگر عورت کے سامنے خوب صورت بچہ کی تصویر اس طرح رکھی جائے۔ کہ کے وقت عورت کی نظر اس پر پڑے تو لڑکا اکثر اعضاء کے اعتبار سے اسی بچہ کے مشابہ ہوگا۔ ڈینا سے بٹراں نے ایک حسین سوار کی تصویر اپنی بیوی کے پلنگ کے سامنے لٹکا رکھی تھی تاکہ آئندہ نسل خوبصورت پیدا ہو۔ یونانی طبقہ حسن جمال میں تمام دنیا سے پایہ شہرت رکھتا ہے۔ ان کی عورتیں عموماً سینہ پر سنگ مرمر کی مورتیاں تراشش کر لٹکا لیا کرتی تھیں۔

ان مورتیوں کی شکل دیویوں اور دیوتاؤں یا نصف الوہول کا سوڈ بولوکس یا زہرہ میزنا اور دیگر اں خوبصورت دیویوں کی مورتیاں ہوتی تھیں۔ جن کی تصویریں اور مجسمے باغات پارک۔ عام گزرگاہوں اور دیروں میں قائم رکھے جاتے تھے۔ اس ذریعے سے یقیناً انہوں نے اولاد کی حسن افزائی میں کامیابی حاصل کی۔ پھر ہم ان کی طرح ان طریقوں پر عمل پیرا ہو کر کامیابی کیوں حاصل نہیں کر سکتے

عورت کے لطیف اشارے :-

جب عورت کے جذبات پیدا ہوتے لگتے ہیں۔ تو وہ کم سختی کی عادت کو چھوڑ کر جھکنے لگتی ہے۔ محبت و عشق پر سوال پیدا کرتی ہے۔ یا دوسرے مرد عورت کے عشق و محبت کا تذکرہ چھیڑتی ہے۔ کبھی کبھی خاوند کی طاقت اور مرد کی بابت بھی اشارہ کر کے مرد کے جذبات کو مشتعل کرتی ہے۔ اس کے کسی پچھلے واقعہ عشق وصال کو دہراتی ہے۔ راز و نیاز کی باتیں کرتی ہے کبھی جسم کا کوئی حصہ انگڑائی لے کر یا کسی اور طریقہ سے عریاں کر کے دکھاتی ہے اور ایسا ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ محض اتفاقیہ ہو گیا ہے۔ مرد کو اس کی بابت ذکر نہ کرنا چاہیے۔ ورنہ عورت شرما جائے گی

عورت لباس اور سنگار لگا کر دکھلائے گی۔ یا بیماری کا بہانہ کر کے دبانے کے لئے کہے گی۔ یا دکھلائے گی۔ یا مرد کے بدن کو دبانے لگے گی بشرطیکہ مرد اتنا کند ذہن اور ناکارہ ہو۔ کہ اس کے اشارے نہ سمجھ سکتا ہو۔

عورت کے جذبات تیز ہو جاتے ہیں۔ تو وہ پھر کچھ حواس باختہ سی ہو جاتی ہے۔ اس کو جذبات پر اعتبار اور قابو نہیں رہتا۔ چنانچہ کئی مرتبہ چائے لاتے وقت چائے کو پیالے کی بجائے کھانڈ دانی میں ڈال دے گی زبان میں کچھ لکنت سی آ جاتی ہے۔ اور منہ سے بے معنی باتیں جن کا کوئی سر و پیر نہ ہو نکلتی ہے۔

مباشرت کیلئے تیار ہونے کی علامات

جب بوس کنار سے فراغت کے بعد عورت مباشرت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو چھاتیوں کے سر جن کا رحم کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے اور لبظر کھڑے ہو جاتے ہیں آنکھیں نشیلی نظر آتی ہیں۔ اور ان میں کبھی کبھی سرخی جھلکنے لگتی ہے۔ ان کی سیاہی اوپر کو چھوڑ کر مرد سے بے حجابانہ اور اور بے تابانہ لپٹ جاتی ہے۔ جب یہ علامات عورت کو ظہور پذیر ہوں۔ تو سمجھ لو کہ عورت مباشرت کے لئے تیار ہے

مباشرت کا وقت :-

عموماً رات کے پہلے اور پچھلے حصے میں مباشرت کی جائے۔ کیونکہ رات کے درمیانی حصہ میں دن بھر کی تھکن اور نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور اس کے جنسی جذبات کا اس وقت بیدار کرنا مشکل ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں رات کے اوّل حصے میں جماع کے بعد عورت کو سونے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح رات کے پچھلے حصے میں مرد و عورت نیند پوری کر چکے ہوتے ہیں۔

ہاں جن گھروں میں کئی مرد و عورت اور بال بچے رہتے ہیں۔ وہاں بارہ بجے سے بعد کا وقت موزوں ہوتا ہے۔ جب گھر کے تمام افراد سو جاتے ہیں۔ مرد و عورت میں بے تکلفی ہو۔ تو گلستان ہو جاتی ہے ضروری نہیں کہ مرد و عورت روزانہ ہمبستری کریں۔ بلکہ کبھی نہ کبھی اکٹھے ہو کر خوش گپیاں اور ایک دوسرے کے دُکھ درد سُن سکتے ہیں

کھانا کھانے کے ڈیڑھ دو گھنٹے بعد مباشرت کر سکتے ہیں مباشرت کے بعد گرم دودھ پینا نہایت ضروری ہے۔ اگر دودھ میں جلیبیاں ڈال کر پیئں

تو لڑکی پیدا ہوگی۔

اب بچہ کی پیدائش کا حال تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت اس کا خیال رکھیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ مرد اور عورت مزاج کی پختگی کی حد تک پہنچ گئے ہوں۔ اور مردانہ و زنانہ قوتیں مزاج اور منی کے اعتبار سے پختہ ہوگئی ہوں؛؛

واضح ہو کہ مزاجوں کے فرق اور اختلاف کے سبب اشخاص کا کمال قوت و پختگی مزاج کی حد کو پہنچنے کا زمانہ مختلف ہوتا ہے۔ مردانہ قوتیں تیس سال کی عمر میں کامل اور بعض کے نزدیک پینتیس سال کے سن میں کامل اور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام اطبا کے نزدیک طفولیت کے خاتمہ کا یہی زمانہ ہے لیکن آجکل مردانہ قوتیں بیس سال اور انتہائی پچیس سال ہی میں قابل ہو جاتی ہیں۔ اور عورت کے مزاج کی پختگی اور کمال قوت انائی کا زمانہ بیس پچیس سال کی عمر میں ہے۔

عورت اور مرد کی پختگی حسن و کمال کا حال دریافت کرنے کی بہت سی علامتیں مقرر ہیں۔ لیکن ایک ظاہری علامت کافی ہے۔ اور وہ پسینہ کی بو ہے جو قسم کے کپڑوں سے سونگھی جا سکتی ہے

مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اولاد پختگی مزاج و عمر کی حد تک پہنچنے سے پہلے پیدا ہوگی۔ وہ ناکارہ ہوگی۔ اکثر بچہ لڑکے کا حمل داہنی طرف اور لڑکی کا حمل رحم کے بائیں جانب قرار پاتا ہے۔ اور اس قاعدہ کے خلاف بہت کم واقع ہوتا ہے۔

مرد کے بالغ ہونے یعنی زیر ناف بال اگنے کے وقت، اگر اس کا دایاں خصیہ بڑا ہو تو اس کے اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ اور اگر بایاں خصیہ بڑا ہو تو لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی۔

چہرہ کی سفیدی اور نرمی معہ ان تمام علامات کے جو بلغمی مزاج کے

انسان میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً منی کا لیسدار اور غلیظ ہونا۔ اولاد نرینہ زیادہ پیدا کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ اس لئے مزاج کی سردی و تری منی میں غلظت اور لیس پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ سردی کا کام گاڑھا کرنا اور جمانا ہوتا ہے۔ پس جو منی اس قسم کی ہوگی وہ مفید ہوگی۔ خصوصاً مردوں کی منی عورتوں کی منی سے گاڑھی ہوتی ہے۔

اور منی کی غلظت کے علاوہ مردوں کا مزاج پیدائشی طور پر بھی قوی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بلغمی مزاج ہو۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ان کی منی عورت کی منی پر غالب رہے گی۔ اور لڑکا پیدا ہوگا

بعض لوگوں کا بیان ہے۔ کہ مردوں اور عورتوں میں سے جس کی منی رحم کے اندر پہلے داخل ہوگی۔ اس کے اعتبار سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔ مثلاً اگر مرد کی منی تیزی و غلبہ کے ساتھ عورت کی منی سے پہلے رحم کے اندر پہنچے گی۔ تو لڑکے کا حمل قرار پائے گا۔ اگر عورت کی منی سے پہلے رحم میں داخل ہوگی تو لڑکی کا حمل قرار پائے گا۔ لیکن اگر مرد کی منی باوجود رحم میں پہلے داخل ہو جانے کی مقدار میں عورت کی منی سے کم پتلی اور کمزور ہوگی۔ خواہ کسی سبب سے ہو تو اس قاعدہ میں فرق پڑ جائے گا۔

مثلاً اگر مرد کی منی کم ہونے کے باوجود کم ہوگی۔ اور خواہ یہ قوت مزاج ہی قوت ہو۔ تو اولادِ نرینہ پیدا ہوگی۔ لیکن اس کے اعضا۔ عادات، اطوار اور دماغ زنانہ ہوں گے۔ اور منی کی قوت میں مزاج کے ساتھ اعضا کی قوت بھی شامل ہوں گے۔ تو اولاد نرینہ کے اعضا مردانہ ہوں گے۔ اور عادت و اطوار زنانہ

اگر مرد کی منی رحم میں پہلے داخل ہونے کے باوجود پتلی اور کمزور ہوگی تو تمام زنانہ اوصاف کے ساتھ لڑکی پیدا ہوگی۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی وجہ سے اس کے اعضأ۔ میں کوئی مردانہ خصوصیت پائی جائے۔ اور معاملہ اس کے برعکس ہو

جائے گا۔ نتیجہ بھی اس کے برعکس ہی اخذ ہوگا۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ خالق بے نیاز کی بے شمار مخلوق کے متعلق عقل سے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر کرنا جہالت و نادانی ہے۔ لیکن اگر اس جگہ موضوع کی مناسبت سے مجبور ہوکر چند باتیں لکھ دی گئیں حقیقت حال یہ ہے۔ کہ خدا ہی واقف ہے۔ اور جھوٹ و سچ سے وہی خوب آگاہ ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ایسے مباشرت کی جائے۔ جبکہ مرد کے سیدھے نتھنے سے سانس آتا ہو۔ اور عورت کا سانس الٹے نتھنے سے۔ تو اس صورت میں لڑکے کا حمل قرار پائے گا۔ اور جو اس کے خلاف صورت ہوگی۔ تو نتیجہ برعکس ہوگا۔ اور اس کا سبب عام و خاص مشہور ہے

تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ اگر حمل طاق تاریخوں اور دنوں میں قرار پائے مثلاً پہلی۔ تیسری۔ پانچویں۔ ساتویں۔ نادیں اور گیارھویں وغیرہ چاند کی تاریخوں اور اتوار۔ منگل اور جمعرات کے دنوں میں تو لڑکا پیدا ہوگا اور اس کے خلاف جفت تاریخوں اور دنوں میں لڑکی کا قرار پائے گا۔ اور جب دن اور تاریخ موافق نہ ہوں۔ تو دن مقدم خیال کریں۔ اور تاریخ دن عروج ماہ یعنی چاند کے بڑھنے اور گھٹنے میں خاص اثر ہوتا ہے جس سے بچہ متاثر ہوتا ہے۔

مباشرت سے پہلے خاص اہتمام و تدبیریں:۔

زوجین کو فعل تناسلی کے لئے کم از کم اٹھ روز تک تیاری کرنا چاہیے۔ اس دوران میں جماع کو قطعاً ترک کر دینا چاہیئے۔ تاکہ مرد کی منی کامل طور پر پختہ ہو جائے۔ اور عورت کا نظام تناسلی بھی منی کو قبول کرے اور اس کی نگہداشت کرنے کے اچھی طرح قابل ہو جائے۔

زندگی کو قیام و درستگی بخشنے والے امور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے

تکلیف دہ اسباب اور ایسے ذرائع سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔ جن سے اعصابی نظام میں مختلف شدید تاثیرین پیدا ہو کر وظائف حیات میں بدنظمی اور خرابی پیدا ہوتی ہے۔ تو قوت ہضم کے موافق تغذیہ بخش عمدہ غذائیں کھانا چاہئیں۔ کیونکہ کھانے پینے کی کثرت بھی جسمانی ساخت پر ضرور اثر ڈالتی ہے۔ بدن یا دماغ کو تھکانے والے تمام کام ترک کر دینے چاہئیں۔ اور ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ کہ صبح کے وقت ریاضت کرنے اور معتدل کام کرنے سے، اور شہر سے باہر صاف ہوا میں رہنے سے پھیپھڑوں میں صاف ہوا پہنچ کر خون پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے بدن میں انبساط و فرحت محسوس ہوتی ہے۔ جب آٹھ روز گزر جائیں۔ تو دونوں کو باہم مشورہ کرنا چاہیئے۔ کہ کیا دونوں کی صحت درجہ کمال پر ہے۔ کسی کو کچھ نقصان یا سوء مزاج تو نہیں ہے۔ اگر کسی کی صحت میں کچھ خرابی ہو۔ تو تاوقتیکہ صحت اصلی حالت پر نہ آجائے اس فعل کا ارتکاب نہ کریں

خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے لئے جماع کا مناسب وقت صبح کا ہے کیونکہ اس وقت بدن اپنی چستی و آرام کا حصہ نیند کے ذریعے سے حاصل کر چکا ہوتا ہے۔ اس وقت مرد کو عورت سے پیار محبت سے مباشرت کرنا چاہیئے اور عورت کو اپنی رغبت خاطر کا اظہار کرنا چاہیئے تاکہ شہوانی قوت میں انبساط پیدا ہو۔ اور دونوں محبت و خوشی کے ساتھ دلی مدعا حاصل کریں

صرف یہی تدابیر نہیں ہیں۔ بلکہ اور بھی چند ایسے امور ہیں۔ جو اہمیت و فائدہ میں ان سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مثلاً مدت حمل میں عورت کا جسمانی و دماغی سکون۔ دوران حمل میں مرد کی عورت کے ساتھ عادی و اخلاقی رفتار زندگی پیدا ہونے کے بعد بچہ دودھ پلانے کی کیفیت اس کی صحت کی نگہہ داشت بچہ کی غذا اور ورزش کا لحاظ۔ اور ان مناظر و ماحول کی خوبی جن پر اس کی نظر پڑتی ہے دخلیوولٹ، یہ تمام تدابیر ہیں بچے کے چاک و چوبند اور خوبصورتی کی معاون ہیں

مباشرت کے فوائد کا بیان

وہ مباشرت جو اعتدال کے ساتھ مقررکردہ اوقات میں واقع ہو۔ اور اس سے بے کار فضول اور ردی مواد کا جو بدن کے اندر جمع اور حرارت غریزی اصلی کو دبائے ہوئے رہتا ہے۔ خارج کرنا مقصود ہو۔ تو اس مباشرت سے انشراح قلب حاصل ہوتا ہے حرارت غریزی ابھرتی ہے۔ اور جسم ہلکا ہو کر کافی غذا حاصل کرنے اور بڑھنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ جب وہ بے کار مواد جو اعضا کے جوہر کے اندر بھرا ہوا تھا۔ خارج ہو جاتا ہے۔ تو بدن لطیف غذا کا خواہش مند ہوتا ہے تاکہ جسم کے اندر سے جو چیز نکل گئی ہے۔ اس جگہ اس لطیف غذا کو پہنچا دے۔ اور جب یہ غذا جسم کے اندر پہنچ جاتی ہے۔ تو بدن کی قوتیں اور حرارت غریزی اس کو ہضم کرنے کے لئے ابھرتی ہیں۔ اور جسم غذا کو ہضم کرنے اور نمو پانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

پھر جماع سے چونکہ روحی فضلات بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جماع کے بعد روح بھی فرحت حاصل کرتی ہے اور روحی فضلات کے ساتھ چونکہ وہ کدورت اور گرمی بھی خارج ہو جاتی ہے۔ جو رکے ہوئے بخارات سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے طبیعت میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اور غصہ زائل ہو جاتا ہے۔ اور عقل تیز ہو جاتی ہے۔

پھر جماع کی لذت سے چونکہ روح خوش ہوتی ہے۔ اور اس کی بیرونی حرکت سے وہ کثیف مادہ جو طبیعت کی پریشانی کا باعث ہوتا ہے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ افکار جو طبیعت کی پریشانی کا باعث ہوتا ہے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ افکار جو طبیعت کی پریشانی پر غالب رہنے

کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جب روح جماع کی لذت سے خوش ہوتی ہے۔ تو اس کا انقباض جاتا رہتا ہے۔ اور وہ قید و بند سے چھوٹ جاتی ہے جماع سے کہ منی کی بھاپ یا دھواں جو قلب و دماغ کے گوشوں میں بند پڑا رہتا ہے۔ خارج ہو جاتا ہے۔ اور اس دھوئیں کے خارج ہو جانے سے نفس میں ایک انبساطی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے سوداوی امراض کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

پھر ردی فضلات کے جسم سے خارج ہو جانے پر چونکہ حرارت غریزی اُبھر آتی ہے۔ اور طبعی قوتیں کام کرنے لگتی ہیں۔ اس لئے بلغمی مادہ کو پکا کر وہ جسم سے نکال دیتی ہے۔ اور اس سے اکثر بلغمی امراض کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

پھر ردی فضلات کے جسم سے خارج ہو جانے پر چونکہ حرارت غریزی ابھر آتی ہے۔ اور طبعی قوتیں کام کرنے لگتی ہیں۔ اس لئے بلغمی مادہ کو پکا کر وہ جسم سے نکال دیتی ہیں۔ اس سے اکثر بلغمی امراض دور ہو جاتے ہیں اور اور خصوصاً ان لوگوں کی طبیعت جن میں حرارت غریزی قوی ہوتی ہے۔ اس درد گردہ کو جو مادی ہو۔ اور خصیوں سے اورام عادہ کے مواد کو زائل کر دیتی ہے عرصہ دراز تک مباشرت نہ کرنے اور منی کی تھیلی میں منی کے نزدیک بند رہنے سے آنکھوں میں تاریکی اور درد سر اور کانوں اور کمر میں ورم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر کسی وقت طبیعت و مزاج مباشرت کی خواہش مند ہو۔ اور کسی اتفاقی سبب سے اس وقت فعل جماع وقوع میں نہ آئے۔ تو بدن سرد ہو جاتا ہے۔ ان خرابیوں سے اس وقت نجات نہیں ملتی۔ جب مباشرت کے فعل کو اختیار نہ کیا جائے۔ اور جن لوگوں کے جسم میں بخارات ادرد میں زیادہ ہوتے ہیں صرف مباشرت ہی زائل اور دور کرتی ہے

جب منی اپنی نلی میں زیادہ جمع ہو جاتی ہے۔ تو گھٹ کر حرارت غریزی کو دبا لیتی ہے۔ اور حرارت غریزی کے مغلوب ہو جانے سے بدن سرد ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی صورت میں منی کے اندر زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی صورت میں اس ردی اور زہریلے بخارات دل ودماغ کی طرف چلے جاتے ہیں۔ جن سے غشی سے اور مرگی کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ صرف مباشرت ہی ان عوارض کو دفع کرتی ہے۔

جماع کے نقصانات:۔

واضح ہو کہ جو مادہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ وہ جسم کی آخری ولطیف غذا کا جوہر ہوتا ہے۔ جس میں بدن کا جزو بن جانے کی صلاحیت ہوتی ہے اور اس جوہر لطیف کا جسم سے خارج ہونا ہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ جسم کو اس سے اس قدر ضعف حاصل ہوگا۔ جتنا کہ کسی دوسرے استفراغ یا کسی اور مادہ کے خارج ہونے سے نہیں ہو سکتا۔ پھر جماع میں جس قدر زیادہ لذت حاصل ہوگی۔ جسم کو اتنا ہی ضعف لاحق ہوگا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ شدید اللذات جماع میں روح کا جوہر کثیر خارج ہو جاتا ہے۔

زیادتی جماع میں بدن میں سردی۔ ضعف، لاغری، جسمانی حرکات میں سستی۔ حرارت میں کمی۔ اور جسمانی قوت میں کمزوری کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور نیز زیادتی انسان کو جلد سے جلد نقصان پہنچاتی ہے۔ اور اس کے طبعی عادات وخصائل میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

جماع سے حرارت غریزیہ کے جوش میں آتے یا بڑھ جانے کی دلیل یہ ہے کہ بدن کے بال بڑھ جاتے ہیں۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دماغی حواس یعنی بینائی اور سماعت وغیرہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ یہاں تک نہ صرف یہی بلکہ پنڈلیوں میں اس قدر ضعف اور درد پیدا ہو جاتا ہے کہ آدمی کھڑے

ہونے سے مجبور و معذور اور بعض اوقات جسم میں تھرتھری پیدا ہو کر گر پڑنے کے قریب ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ اس کی حالت مرگی والے کی سی ہو جاتی ہے۔ جو دین و دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

جماع سے حرارت غریزی میں کمی ہو جانے کے سبب سوداوی مادہ بڑھ جاتا ہے اور حرارت غریزی کی زیادتی سے صفراء غلبہ پا جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ حرارت غریزیہ کی زیادتی سے صفراء غلبہ پا جاتا ہے صرف یہی نہیں بلکہ حرارت غریزیہ کی زیادتی اخلاط کو جلا دیتی ہے اور اخلاط کے احتراق سے تیز جلا دینے والے بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انسان کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیتے ہیں

جماع سے دماغ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ سر چکر انے لگتا ہے۔ اور زیادہ کمزوری سے جسم پر خصوصاً سر سے آخر پشت تک چیونٹیاں سی چلتی محسوس ہوتی ہیں۔ اور انتہائی دماغ اور اعصابی کمزوری کی حالت میں رعشہ، بے خوابی۔ آنکھوں کا اندر دھنس جانا اور اس قسم کی دوسری ایسی خراب حالتیں جو نزع (جان کندن) کے وقت لاحق ہوتی ہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

جماع سے جو حرارت غریزیہ میں زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے۔ کہ حرارت غریزیہ کمر کی طرف گرمی کھینچ در دکمر اور گردہ و مثانہ پیدا کر کے سخت تکلیف و اذیت کا باعث بن جاتی ہے۔

جماع سے چونکہ جسم کے اندر رطوبت بہت کم ہو جاتی ہے اس لئے رطوبت کی کمی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ داد الثعلب (بالخورہ) کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ لومڑی کو ہو کرتا ہے

جماع میں زیادتی کے سبب قوت ہضم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ

جماع میں زیادتی کے سبب سے قوت ہضم کو نقصان پہنچتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ غذا پورے طور پر ہضم نہیں ہوتی۔ اور پھر قبض رہتا ہے قبض کی وجہ سے درد قولنج کی تکلیف میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔

جماع سے دوسرے نقصانات جو متصور ہوں۔ ان میں منہ کی بدبو اور مسوڑوں کا تعفن بھی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب انسان بات کرتا ہے تو منہ سے بدبو خارج ہو کر دوسروں کی نفرت کا موجب ہوتی ہے۔

بدن کی وہ خراب اور ردی خلطیں جو وجود میں جمع رہتی ہیں۔ جماع کی حرکت سے متحرک ہو کر پھیل جاتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جماع کے بعد تعشریرہ یعنی پھریری یا کپکپاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

جماع کرنے والے انسان کے جسم میں بدبودار خلطیں یا مادہ جو جمع ہوتا ہے۔ جماع سے کچھ دیر بعد ان کی سخت بدبو دماغ میں پہنچکر اذیت و تکلیف دیتی ہے۔

جن لوگوں کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جماع کے کچھ دیر بعد ان کے پیٹ میں قراقر پیدا ہوتا ہے۔ یعنی ریاح آوازیں پیٹ کے اندر آتی ہیں۔

جن لوگوں کا مزاج ردی یا سرد ہو۔ اگر وہ جماع کو چھوڑ دیں گے۔ ان کو کرب و بے چینی گرانیٔ جسم و سر۔ غم گیتی طبیعت اور کثرت احتلام کے عوارض لاحق ہو جائیں گے۔ البتہ ترک جماع ان لوگوں کے لئے مفید ہوگا۔ جنکو مباشرت کے بعد سردی یا ضیق النفس، خفقان، آنکھوں کا بیٹھ جانا اور بھوک نہ لگنے کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح ان لوگوں کیلئے بھی ترک جماع مفید ہے جو سینہ کے امراض میں مبتلا ہوں۔ یا ضعفِ معدہ کی علت میں گرفتار ہوں جو عورتیں حمل گرانے کی عادی ہوں۔ ان سے بھی ترک جماع بہتر و مناسب ہے

حاملہ عورت کا احترام کرو:۔

اسفل اور زیریں طبقہ کے لو بہت سے افراد اپنی حاملہ عورتوں کو طرح طرح کی

تکلیف دیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان کو سزا بھی دیتے ہیں۔ متوسط طبقہ میں سے بھی جاہل اور وحشی جانور اپنی بیویوں کی توہین و تحقیر بھی کرتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کی ماں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ جو لوگ والدین کے شریف نام سے موسوم ہیں۔ اور جن کی سعادت و بہبودی ان کی بیویوں کی بہبودی و فلاح صحت و تندرستی مزاج و اعصاب پر موقوف ہے۔ ان کے لئے مناسب ہے کہ مذکورہ ذیل تعلیم پر کاربند رہ کر اس پر عمل درآمد کریں۔ حاملہ بیوی کے ساتھ لطف و نرمی سے پیش آئیں۔ کشادہ پیشانی محبت و الفت اور مہربانی مراعات کے ساتھ اس سے برتاؤ کریں۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو اس کی مرضی کے خلاف یا اس کو تکلیف پہنچانے والا ہو

اگر عورت کا میلان فعل خاص کی جانب ہو۔ تو ایسی طرح اس کا ارتکاب کریں کہ بچہ کو اس سے ضرر کا باعث نہ ہو۔ اگر اس تکمیل خواہش سے عورت کی صحت کو ضرر پہنچتا ہو۔ تو دانشمندی اور ہوشیاری سے سمجھانا چاہئے۔ لیکن اس کے احساسات و جذبات کو زخمی کر کے اس کے غضب کی آگ بھڑکانا نہ چاہئے۔ کچھ ایسی دلکش اور جاذب توجہ باتیں اختیار کرنی چاہئیں۔ جن سے جنسی رغبت و خواہش کی تلافی ہو سکے

کبھی کبھی عورت کو اعصابی اضطراب اور بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے اِن کو تکلیف اور پراگندہ خیالی دامن گیر ہو جاتی ہے۔ ایسے وقتی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے مرد کے لئے مناسب ہے۔ کہ اسکے لئے بار بار استفسار نہ کرے بلکہ اگر وہ تنہائی کی طالب ہو۔ تو اسکو اس کی حالت پر چھوڑ دے۔ اور جب اس کا وہ قلق و اضطراب زائل ہو جائے۔ تو مہربانی محبت نرمی اور پاس داری کے ساتھ اس کے دل کو اپنے دل سے ملالے۔ اور اسکی خوشی اور سرور کے لئے ہر لطف افزا ذریعہ مہیا کرے۔ جب ان تمام امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان نصائح پر کاربند ہو جائیگا۔ تو بلا روک ٹوک اس سعادت کو دونوں مل کر حاصل کرینگے جو دونوں کا اصل نقطۂ خیال ہے۔ یعنی تندرست اور متناسب الاعضا اولاد پیدا کرنا

تیرھواں باب

اوقات جماع کا بیان

جماع کا سب سے بہتر اور مناسب وقت وہ ہے جب کہ دِل و دماغ میں مباشرت کی خواہش خود پیدا ہو۔ اور اس کی تحریک کسی خیالی تصویر یا خوبصورت شکلوں کے دیکھنے یا جماع وغیرہ کے ذکر سے نہ ہوئی ہو۔ بلکہ اس کی حقیقی محرک منی کی مردانی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی قومی درست اور جسمانی افعال یعنی نفسیاتی، حیوانی اور طبعی تمام افعال صحیح ہوں۔ معدہ نہ تو غذا سے بھرا ہوا ہو۔ اور نہ ہی غذا سے خالی ہو۔ بدہضمی نہ ہو۔ استفراغات قومی یعنی دست قصد، حجامت پچھنے، جونکیں، نکسیر، بواسیر وغیرہ کے ذریعے مواد صالح اور خون زیادہ مقدار میں خارج نہ ہوا ہو۔ زیادہ پسینہ نہ آیا ہو۔ مہینہ میں مبتلا نہ ہو ایسی سخت جسمانی ریاضت یا مشقت جو بدن کو تھکا دے نہ کی۔ اور اِسی قسم کی اور باتیں اور ضروریات مثلاً جماع سے پہلے پیشاب و پاخانہ کی حاجت نہ ہو کہ پیشاب کی نالی کے اندر ناسور ہو جائیگا۔ اندلیشہ ہے۔ اور پاخانہ کی حاجت کی صورت میں انتڑیوں کے اندر مواد علیہ نازک ہو جانے کے سبب بواسیر وغیرہ ہو جانے کا خوف ہے۔ اور جماع سے پہلے نفس کسی خاص وجہ سے زیادہ متاثر نہ ہو مثلاً زیادہ غم یا زیادہ خوشی زیادہ بغض و غضب اور زیادہ شرمندگی یا ندامت نہ ہو کہ ان امور کی موجودگی میں جماع کرنے سے روح حرکت زیادگی سے تحلیل ہو جاتی ہے پھر جماع کے وقت یہ بات بھی پیش رکھنی چاہیئے۔ کہ وقت، مقام جہاں وہ شہر یا آبادی) اور جسم میں زیادہ گرمی اور زیادہ سردی نہ ہو معتدل اور مناسب حالات ہوں، لیکن زیادہ گرمی سے جماع کرنے والے کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا۔ جتنا کہ

کہ زیادہ سردی سے پہنچتا ہے۔ اس طرح رطوبت سے نقصان کم ہوتا ہے
اور خشکی سے زیادہ۔

اس لئے امتلأ معدہ میں زیادہ رطوبت ہونے کے وقت جماع کرنے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور سدہ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر امتلا کے وقت جماع کا اتفاق ہو۔ تو جماع کے بعد کوئی حرکت نہ کریں تھوڑی دیر سکون اختیار کریں۔ تاکہ کھانا معدہ میں قرار پا جائے۔ اور اس کی نیند آجائے تو سو جائیں۔ اور دیر تک سوتے رہیں۔ اور اس صورت میں امتلا پر جماع کرنے سے جو نقصان پہنچا ہوگا۔ اس کا تدارک ہو جائے گا۔ اور اگر امتلا کی حالت میں جماع کرنے سے سدّے بیٹھ جائیں۔ تو اسکنجبین استعمال کریں۔

خالی پیٹ ہونے کی حالت میں جماع کرنا زیادہ مضر ہے۔ بہ نسبت پیٹ بھرے ہوئے ہونے کی حالت میں حرارت غریزی بجھ جاتی ہے۔ اور بہ بار زیادہ تحلیل ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چربی پگھلنے لگتی ہے۔ اور دق کا خوفناک مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

خصوصاً ان لوگوں کو زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے جن کا مزاج خشک ہے۔ لیکن دوسری قسم کے مزاج رکھنے والے اس کا اثر کم قبول کرتے ہیں خالی پیٹ ہوتے سے جماع کرنے سے جو نقصان ہوتا ہے۔ اس کا دفعیہ اس طرح ممکن ہے۔ کہ بہترین عضرح اور مقوی غذائیں جو منی پیدا کرتی ہیں استعمال کریں۔ اور روح کی تقویت کا خیال رکھیں ؞

تخمہ یا بدہضمی سے وہ حالت مراد ہے۔ جبکہ معدہ کی غذا خراب ہو کر ایسی صورت میں تبدیل ہو گئی ہو۔ کہ وہ جسم اور روح کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے بلکہ نقصان رساں نہ ہو۔ ایسی حالت میں جماع کا اتفاق ہو تو اس غیر مناسب کیفیت کے زایل کرنے کی کوشش کریں۔ جو جماع کے بعد پیدا ہو گئی ہو سادہ قوت کو

بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں۔

اگر قوی استفراغات یعنی قے یا دستوں وغیرہ کے بعد فعل جماع وقوع میں آیا ہو۔ تو اس کے دور کرنے کے لئے اعضاء رئیسہ یعنی دل و دماغ اور جگر کی تقویت کی جانب متوجہ ہوں۔ کیونکہ ایسی حالت میں جماع کرنے سے روح کے لطیف جواہر اور حرارت عزیزی کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور اعضاء رئیسہ پر اس کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی مادہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے وہ غذائیں استعمال کریں جو منی زیادہ پیدا کرتی ہیں

ہیضہ سے مراد وہ کچا خراب اور زہریلا مواد ہے جو معدہ میں حرکت پا کر قے اور دستوں کے ذریعے خارج ہوتا ہے۔ اور حرارت عزیزی کو بجھا کر دیتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں مباشرت کا اتفاق ہو۔ تو اس کے نقصانات کا تدارک اسی صورت میں کریں جس کا ذکر تخمہ میں کیا گیا ہے۔ مگر اس صورت میں قوتوں کو بڑھانے اور طاقت پہنچانے کا زیادہ خیال رکھیں۔ اگر ایسی جسمانی ریاضت یا مشقت کے بعد جس سے تھکان پیدا ہو گیا ہو۔ جماع کے اتفاق پیش آئے۔ تو قوت پہنچانے والی چیزیں استعمال کریں۔ اور پاخانہ کی ضرورت کے وقت جماع کا اتفاق ہوا ہو۔ تو قبض دور کریں۔ لیکن بواسیر کی رعائت ادویہ اغذیہ کے استعمال میں رکھیں۔ اور نفسانی حرکات۔ یعنی غم غصہ کی حالت میں جماع کیا ہو۔ تو حرارت عزیزی اور روح کو طاقت پہنچائیں۔ اور مفرح ترین چیزیں استعمال کریں۔ زیادہ گرم وقت یا مکان یا سخت جسمانی حرارت کی حالت میں ایسا ہوا ہو۔ تو سردی کو دفع کریں۔ اور جسم کو طاقت دیں۔ لیکن سردی قوتوں اور حرارت عزیزی کو فنا کر دیتی ہے۔ اور رطوبت مزاج کی حالت میں جماع کرنے سے اگرچہ اس کا نقصان جلد ظاہر نہیں ہوتا۔ تاہم اس کے تدارک سے غافل نہ رہیں۔ اور مزاج کی خشکی کی حالت میں جو نقصان جلد ظاہر نہیں ہوتا تاہم اس کے تدارک سے غافل نہ رہیں۔ اور مزاج کی خشکی کی حالت میں

جو نقصان پیدا ہو۔ اس کا علاج خلوے شکم موافق کریں ؛

بیمار اور بدصورت:۔

مریض اور بدشکل عورت سے مباشرت کرنا بھی نقصان باہ موجب ہے اس لئے ان عورتوں کے ساتھ جماع کرنا طبیب کو مرغوب نہیں ہوتا خصوصاً اس وقت کہ جب اندام نہانی میں غلیظ اور بدبودار مادہ بھی ہو۔

شرعی اور غیر موازنہ اولاد:۔

اس کے برعکس جب ہم نکاحی اولاد کی حالت دیکھتے ہیں۔ اور زوجین کی صحت اور دیگر ضروری شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ تو ان کی حالت سطح ارتقائی کے اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اگر ارتفاق سے کبھی حرام کی اولاد جسمانی اور دماغی اوصاف میں امتیازی پایہ رکھتی بھی ہو۔ اگرچہ اس کی نظیر قدرت اور کمیابی سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تو بھی اس سے اس مسلّمہ عام قاعدہ کا نقض نہیں سکتا۔ اور اگر اس کی حالت بھی نظر تحقیق سے دیکھی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے والدین اگرچہ باقاعدہ سلسلہ ازدواج نہ رکھتے تھے۔ زوجیت کی ضرورت اور راحت و آرام کے تمام اسباب ان کے لئے مہیا تھے۔ چنانچہ اگر ان بچوں کا نظام التعداد دیکھا جائے تو جو راستے میں پڑے ہوئے ملتے ہیں۔ تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ان کی جسمانی ساخت اور بدنی ترکیب دیگر بچوں کے مقابلہ میں ردی ہوتی ہے۔ بلکہ ان میں سے ⅔ تو چودھویں ماہ سے پہلے ہی کوچ کر جاتے ہیں اور ربع دوم کی صورتیں بگڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ جسمانی ترکیب نہایت پست درجہ کی ہوتی ہے۔ باقی آخر نصف میں سے پچاس فی صدی بدصورت اور قبیح المنظر ہوتے ہیں۔ اور یہ سبب اسی غلطی کا نتیجہ اور اسی کج روی کا خمیازہ ہے جو ان کے والدین سے ظہور پذیر ہوئی

چودھواں باب

عورت کے انزال کی علامات

جب ملاعبت اختلاط اور مساس کی حالت میں عورت کی آنکھوں میں خمار اور اضطراب پیدا ہو جائے اور اس کی مضطربانہ حرکات و احساس بڑھنے لگتے ہیں۔ تو سمجھنا چاہیے۔ کہ اس کی مرد سے قربت کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ اور جماع کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

اس کے بعد قربت کی حالت میں جب اس کی بے قراریاں بڑھ جائیں۔ تو وہ محبت کی نگاہوں سے مرد کی طرف دیکھنے لگے اور بے حجاب ہو کر مرد سے چمٹ جائے۔ خوشی اور فرحت دم بدم بڑھنے لگے۔ مسکراہٹ اور نازو انداز میں خاص جذب و کشش پیدا ہو جائے۔ بعض ایسی حرکتیں اس سے ظہور میں آئیں۔ جو عادات کے خلاف ہوں۔ بد حواسی۔ مدہوشی حیرت اس پر چھا جائے۔ آنکھوں کی ہیئت بدل جائے۔ شرم و حیا اٹھ جائے اور تھرتھراہٹ یا کپکپی اس پر طاری ہو جائے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ انزال کا وقت قریب ہے۔ انزال کے بعد عورت کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جسم کے تمام جوڑ بلکہ اعضا بے حس و حرکت ہیں۔ اور جسم بے جان ہے چہرہ زرد یا سفید ہو کر بے رونق ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ شرم حیا سے وہ مرد کی جانب منہ پھیر لیتی ہے۔ تمام حرکات خصوصاً حرکت جماع سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور اندام نہانی سے منی کی کمی و بیشی کے مطابق رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ عورت میں انزال کی مذکورہ بالا علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر اندام نہانی سے رطوبت خارج نہیں ہوتی

ایسی حالت میں یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کو انزال نہیں ہوا۔ اور جماع کی خواہش بدستور اس میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ عورت کے انزال کے انزال کی علامت اندام نہانی سے رطوبت کا نکلنا ہے۔ لیکن اس کا پتہ اس وقت لگتا ہے۔ جب کہ مرد کو انزال نہ ہوا ہو۔ اگر مرد انزال ہو گیا ہو۔ تو عورت کی رطوبت کا پتہ لگنا دشوار ہے۔ اس لئے مرد کی منی کی وجہ سے عورت کی رطوبت کا منی کے اخراج کا امتیاز نہیں ہو سکتا۔

اس موقع پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جس جماع یا انزال سے عورت کے رحم میں نطفہ قرار پائے اس میں عورت کے رحم سے بہت خفیف رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حمل کا استقرار رطوبت کو بہت کم نکلنے دیتا ہے اور اس صورت میں میلان منی کا اندرون رحم کی جانب ہوتا ہے برخلاف اس جماع میں میلان منی کا اندرون رحم کی جانب ہوتا ہے برخلاف اس جماع کے جس سے حمل قرار نہ پائے کہ اس میں رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہے۔ اب رہی اس کے خلاف دوسری صورت یعنی انزال کی تو مذکورہ بالا علامتوں کی عدم موجودگی میں عورت کی اندام نہانی سے رطوبت کا خارج ہونا اس صورت کو منزل ہونا نہیں سمجھا جائے گا اسلئے کہ بعض عورتوں کے اندام نہانی سے کمزوریوں کے سبب یا مزاجی رطوبت کے باعث آغاز جماع اور زیادتی لذت کی حالت میں رطوبت کا خارج ہونا ممکن ہے۔

غرضیکہ مذکور بالا علامتوں کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر ان میں سے مخصوص علامات پائی جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ انزال نہیں ہوا۔ قلم کی روحانی میں چند باتیں اس سلسلہ میں اس موقعہ پر لکھ دی گئی ہیں ورنہ واقعہ یہ ہے کہ واقفیت کامل کے بغیر ان باتوں کا انکشاف بہت مشکل ہے عورتوں کے مختلف حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اکثر عورتوں کو مباشرت ختم ہونے پر انزال ہوتا ہے۔ اور بعض کا اس کے

بعد بھی تھوڑی دیر تک رُکی رہتی ہے۔ اور ایسی عورتیں بہت ہی کم ہیں جن کو آغاز مباشرت میں انزال ہو جاتا ہے۔

انزال کے وقت بھی عورتوں کی مختلف حالت ہوتی ہے بعض کو جمائی یا انگڑائی آتی ہے بعض کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں بعض کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ سو گئی ہیں۔ بعض رونے لگتی ہیں اور بعض بے اختیار ہنسنے لگتی ہیں۔

بعض مرد کو پوری قوت سے اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اپنے پاؤں کو مرد کی کمر میں لپیٹ لیتی ہیں۔ بعض مسرت و خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔ بعض اپنے جسم کو انگڑائی کی طرح حرکت میں لاتی ہیں۔ بعض عورتوں کو آغاز مباشرت ہی میں انزال ہو جاتا ہے۔

بعض انتہائی درجہ کی بے شرم اور بے حجاب ہو جاتی ہیں۔ انزال کے وقت ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور ان تمام باتوں سے وہ لوگ اچھی طرح واقف ہیں۔ جو اس فن کے اسرار سے آگاہ ہیں۔ مختصر یہ کہ جماع کے وقت عورت کے جسم سے شرم و حجاب کے لباس کو اُتار ڈالو پھر مباشرت کی چادر اوڑھ کر وصل کا جام بھر دو۔ اس فعل میں جو کوشش ممکن ہو اس سے باز نہ رہو۔

واضح ہو کہ اس علم و فن میں ان تمام امور سے آگاہی و واقفیت اور ہر ایک عورت کے اطوار اور اوضاع اور افتاد و مزاج کا علم بہت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ ایک واحد شخص کی قدرت و قوت سے یہ بالا تر ہے کہ مختلف مزاجوں والی عورتوں سے جماع کر کے ان کی شہوت کو بجھائے اور تجربات حاصل کرے۔

شخص واحد تو ایک ہی قسم کی خواہش اور ایک ہی دل اپنے پہلو میں رکھتا ہے پھر اس سے یہ امر کیونکر ممکن ہے کہ وہ مختلف قلوب اور متعدد شہوتوں کی تسکین

کر سکے۔ اور کسی عورت سے زیر نہ ہو۔ اور پھر ان اختلافات کے باوجود عورتوں کے ان مخصوص خواص اور باطنی برائیوں اور بدنیتوں سے جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک وہ مرد کو اپنا دلدادہ اور ہمراز فریفتہ نہیں پاتیں۔ اس وقت تک اپنے مزاج کی کیفیت سے اس کو آگاہ نہیں کرتیں۔

مرد خواہ کتنا ہی چالاک ہو۔ اور عورتوں کے سمجھنے میں ماہر ہو۔ لیکن عورت کی فطرت کے مقابلہ میں اس کی ہوشیاری و چالاکی کام نہیں آتی۔ اس لئے کہ عورت کی رہبری کے بغیر تھوڑے دنوں بعد اس کے مزاج کی کیفیت سے آگاہ ہو جانا مرد کے لئے ناممکن ہے۔ چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے ؎

ما بداں مقصد عالی نتوانیم رسید ہاں مگر لطف شمائش بنہد گامے چند

یعنی جب تک عورتوں کی مہربانی شامل حال نہیں ہوتی۔ ہم اپنے مقصد اعلیٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ واضح ہو کہ اس زمانہ کی خواہش مجامع یا قوت باہ اتنی کمزور ہے کہ اگر مرد ایک صرف ایک ہی عورت کی شہوت پر قدرت پا سکے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ مرد کامل ہے۔

اس کے بعد دوسری عورت کی خواہش رفع کرنے کے لئے دوسری قوت کی ضرورت ہوگی اسلئے کہ عورت کی شہوت کی آگ بجھانے کی ضرورت ہوگی۔ اسلئے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جائے یہ مقصد نہیں ہے کہ اپنا پانی نکال کر یہ سمجھ لیا جائے کہ عورت کی تسلی بھی ہوگئی ہے۔ غرض یہ ایک آدمی کی شہوت سے مختلف عورتوں کی شہوت کو رفع کرنا ناممکن ہے۔ اور یہ خیال خلل دماغی ہے البتہ وہ شخص جس کو قدرت نے کامل عقل و شہوت مرحمت فرمائی ہے وہ اپنی خداداد قوت و عقل سے دو تین عورتوں کو خوش کر سکتا ہے اس شرط سے کہ عورتیں فاحشہ اور پیشہ ور نہ ہوں

وراثت حمل:۔

بعض عورتوں میں نسل افزائی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے اور یہ قابلیت ان کو بطور میراث کے ملتی ہے۔ لمیٹڈ نے ایک فزیالوجیکل تالیف میں بیان کیا ہے۔

مانس عورت کے ۳۲ بچے پیدا ہوئے۔ ایک مریض عورت کے دو شوہروں سے ۲۸۔ اولادیں ہوئیں۔ ابن کو مذہ نیز اس کے پوتے کے انیس بچے پیدا ہوئے نیز چار بچوں کے ۹۔۴ بچے تھے۔ لوئس ۱۸ بچوں کا باپ تھا۔ الیاس نے ۲۴ بچے چھوڑے۔

ایک دہقانی عورت کے ۱۵ سال کی مدت میں دس مرتبہ جڑواں بچے پیدا ہوئے۔ جن کی مجموعی تعداد ۲۸ تھی۔ بورذلرخ نے ذکر کیا ہے کہ ایک عورت کے ۲۴ لڑکے اور ۶ لڑکیاں تھیں پھر ان لڑکیوں سے ۶۷ بچے پیدا ہوئے جن میں ۶ لڑکے تھے جیروان نے نقل کیا ہے کہ ایک عورت کے ۴۲ بچے تھے۔ اور اس کی پانچ لڑکیوں سے صرف ۱۴۱ اولادیں ہوئیں۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہو گیا ہے۔ کہ تعداد اولاد میں وراثت کو کافی دخل ہے۔ اور اس کے برعکس لاولدی اور بندش بھی ضرور انتقال پذیر ہے

پندرھواں باب

مفید باتیں

واضح ہو کہ طبی امور میں وہمی اور خیالی باتوں کو بہت زیادہ دخل ہے خصوصاً فعل جماع کی خواہش عورت سے بحیثیت اور مفعولہ سے عشق یہ سب خیالی اور وہمی باتیں ہیں۔ جن سے طبیعت ترا اثر ہوتی ہے اسی طرح کسی کو مجامعت کرتے دیکھا ہے۔ حیوانات کی جفتی کو دیکھنا۔ اور ان کتابوں کو پڑھنا اور دیکھنا کہ جن میں باہ کے حالات درج ہوں۔ مجامعت کی تصویروں اور خوبصورت عورتوں کے مرقعوں کو دیکھنا۔ طاقت ور جماع کرنے والے

لوگوں کے حالات پڑھنا اور سُننا اور دلکش و باریک آواز عورتوں کا گانا سُننا - تمام وہمی و خیالی باتیں ہیں - جو طبیعت پر اثر ڈالتی ہیں - مرد کی شہوت کو بھڑکا دیتی ہیں - اور مباشرت کے فعل کی معاون بن جاتی ہیں - جاننا چاہیئے کہ جلق یعنی ہاتھ کی حرکت سے منی کا خارج کرنا ایک نہایت بدترین فعل ہے جس سے طبیعت پر غم و الم طاری ہو جاتا ہے - عضوِ مخصوص میں انتشار کی قوت کم ہو جاتی ہے - اور منی کی پیدائش کم ہو جاتی ہے -

اس کا سبب یہ ہے کہ جلق یا ہاتھ رسی کرنے میں شہوت اور منی بالکل رائیگاں جاتی ہے - اور محض خیال سے پوری لذت بھی حاصل نہیں ہوتی - نتیجہ یہ ہوتا کہ طبیعت کا انقباض یا سستی غم و الم کا سبب بن جاتی ہے - پھر چونکہ چند بار اس فعل کے کرنے سے طبیعت اس کی عادی ہو جاتی ہے - کہ قوتِ انتشار کے بغیر منی کو خارج کر دے - اس لئے کہ انتشار کی ضرورت دخول کے لئے ہوتی ہے - اور اس فعل میں دخول کی حاجت نہیں ہوتی - اس لئے قوتِ انتشار خود بخود کم ہو جاتی ہے - اور اس سے قوتِ باہ کو شدید نقصان پہنچتا ہے - اور پھر چونکہ اس ذلیل فعل میں پوری لذت حاصل نہیں ہوتی کیونکہ منی جذب کرلے سے بیزار اور منی کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ جلق سے چونکہ آلہ تناسل کا سر موٹا ہوتا جاتا ہے - اور جڑ پتلی پڑ جاتی ہے - اور شہوت بھی کم ہو جاتی ہے - اور عضو میں بھی طاقت نہیں رہتی

جو لوگ اس فعل بد کے عادی ہو جاتے ہیں - ان کی قوتِ باہ اتنی کمزور ہو جاتی ہے - کہ پھر وہ عورت سے نکاح نہیں کر سکتے - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ اس فعل کو بہتر خیال کرتے ہیں - اور جماع کا خیال بلکہ ارادہ بھی ترک کر دیتے ہیں ::

زیرناف ، پیڑو کے بالوں کو مونڈنا ، مردوں کی شہوت کو بڑھاتے ہیں خاص اثر رکھتا ہے - اس لئے کہ پیڑو پر استرے کا پھرنا حرارت کو جوش میں لاتا

خون اور روح کو عضو مخصوص کی جذب اور طبیعت کو نفس بتلاتا کہ جماع کے واسطے آلہ مجہول و فراموش کیا ہوا موجود ہے۔ اس کے علاوہ بالوں کو مونڈنے کے بعد بالوں کی غذا کا جو حصہ پیڑو میں رہ جاتا ہے وہ شہوت کے مادہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ زیر ناف بالوں کا نہ مونڈنا اور عرصہ دراز تک جماع نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفس کے اندر جماع کی خواہش نہیں رہتی۔ اور طبیعت منی بنانا ترک کر دیتی ہے۔ جس طرح دودھ چھڑا دینے کے بعد عورت کی طبیعت چھاتیوں میں دودھ نہیں بناتی۔

لڑکوں سے بدفعلی (اغلام یا لواطت) کرنا تمام لوگوں کے نزدیک بُرا اور شریعت کے قانون کے مطابق گناہ ہے۔

اس فعل میں چونکہ خصیوں کی اعانت کے باوجود رحم کی کشش نہیں رہتی اس لئے منی کم نکلتی ہے۔ اس لئے غیر طبعی فعل ہونے کے سبب اور منی نکالنے کے لئے زیادہ حرکات کی وجہ سے جسمانی حالت پر اس کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے اور جسمانی قوتوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور ہر چند کہ منی کم نکلنے سے اس کا ضرر کم ہوتا ہے۔ لیکن کثرت حرکات سے قوت کمزور ہو کر نقصان بڑھا دیتی ہے۔ جس سے قوتِ باہ بہت جلد کمزور ہو جاتی ہے۔

ان عورتوں کا بیان جن سے جماع کرنا قوت باہ کو ضعیف کرتا ہے

قابل تسلیم صحیح دلائل اور تجربات و قیاسات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض عورتوں کے ساتھ جماع کرنا خصوصیت کے ساتھ قوت باہ کو کمزور کر دیتا ہے۔

بوڑھی عورت کے جسم میں بڑھاپے کے سبب خراب و بے کار سی رطوبتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور جسم کے اعضا ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔ اندام نہانی اتنا وسیع اور کشادہ ہوجاتا ہے کہ جماع کرنے والے کو بہت کم لطف حاصل ہوتا ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کا رحم منی کو پوری قوت سے کھینچتا ہے۔ جس سے مرد کے عضو کو ضرر پہنچتا ہے۔ اور اس کی قوت باہ کمزور ہوجاتی ہے

۲۔ چونکہ کم سن ہونے کی وجہ سے نابالغ لڑکی خواہش مند نہیں ہوتی اور جماع سے تکلیف پاتی ہے۔ اس لئے جماع کے وقت اس کے اضطراب سے مرد کی طبیعت پر برگشتگی اور نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ نابالغ لڑکی کا رحم منی کو زیادہ کھینچتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں مرد کے لئے نقصان دہ ہیں۔

۳۔ حیض والی عورت سے جماع کرنا نقصان باہ کا موجب ہے۔ اس لئے کہ ناپاک خون کی وجہ سے اس کا اندام نہانی غلیظ ہوتا ہے۔ اور جماع کرنے والے کی طبیعت پر اس کی ناپاکی کا اثر اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ پھر ایسی عورت سے جماع کرنے سے اس بات کا احتمال ہے۔ کہ مرد کے عضو مخصوص کی نالی میں خون حیض کا کوئی اثر نہ پہنچ جائے جس سے کوئی مرض پیدا ہوجائے اور ضعف باہ کا ظہور ان حالتوں میں بالکل ظاہر ہے۔

۴۔ اس عورت سے جماع کرنا بھی قوت باہ کو کمزور کردیتا ہے جس سے عرصہ دراز سے جماع نہ کیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی صورت کے اندام نہانی میں طرح طرح کے خراب اور ردی مواد جمع ہوکر متعفن ہوجاتے ہیں اور جماع کرنے سے عضو کمزور ہوجاتا ہے۔

۵۔ باکرہ عورت سے جماع کرنا اگرچہ آجکل عام طور پر مرغوب ہے نادانی، ولاعلمی کے سبب کنواری عورت سے جماع کو سب سے بہتر خیال کیا جاتا ہے اگر جماع کے وقت اس کا اضطراب اور تکلیف کے سبب اس کی بے قراری

اور بعض اوقات خون کا جاری ہونا قوتِ باہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ غرض ان تمام عورتوں سے اور اس عورت سے بھی جس کے ساتھ جماع کرنے سے پورا پورا مزہ حاصل نہیں ہوتا ۔ اور طبیعت کو لذت و فرحت حاصل نہ ہونے کے سبب منی کی پیدائش کم ہو جاتی ہے جسے قوتِ باہ کو ضعف پہنچنا یقینی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پسندیدہ اور محبوب عورت کے ساتھ جماع کرنے سے انسان کو کامل خوشی، فرحت حاصل ہوتی ہے اس لئے باوجود منی زیادہ خارج ہونے کے قوتِ باہ میں ترقی اور حرارتِ غریزی میں زیادتی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ طبیعت پر منی زیادہ خارج ہونے کا کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ طاقتور ہونے کے سبب وہ منی کو زیادہ بنانے لگتی ہے۔ اور ضعف پیدا نہیں ہونے دیتی ؞

ہولناک امراض سے محفوظ رہنے کا طریقہ

امراض متعدیہ کا علاج و ازالہ دو قسم پر ہے :۔

۱۔ حفظِ ماتقدم یا وقت سے پہلے تدبیر۔ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ مناسب ہے۔ جن کی شادی نہ ہوئی۔ اور آئندہ ہونے والی ہے۔

۲۔ مرض پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج یہ پیدا ہونے والی نسل سے متعلق ہوتا ہے ؞

ہر قسم کی کتابیں منگوانے کا پتہ

سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

اتحاد پریس بل روڈ لاہور

سولھواں باب

عورت

عورت لطیف جذبات اور نازک احساسات کا مجموعہ ہے چنانچہ اس کی زندگی میں بہت جلدی جلدی انقلابات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

عورت کا وجود چھوٹی موٹی جیسے نازک پودے سے کسی طرح کم نہیں ذرا میں شگفتگی۔ اور ذرا میں پژمردگی۔ گرم و سرد اثرات جس قدر جلد عورت پر مرتب ہو جاتے ہیں۔ دُنیا کی کسی شے پر نہیں ہوتے۔ جس طرح دم بدم فطرت بدلتی رہتی ہے۔ بالکل اُسی طرح عورت کی فطرت میں انقلاب آتے رہتے ہیں۔ عورت کی فطرت اور جذبات کا اندازہ اب تک نہ کوئی لگا ہے نہ لگا سکے گا۔

ماہرین ہیئت کا یہ بیان ہے کہ کائنات عالم میں عورت میں عورت کا وجود ایک سربستہ راز ہے۔ جو کہ آج تک کھل نہ سکا۔ اور شاید نہ کھل سکے گا مرد ہمیشہ اس کے ارادہ اور خیالات کے سمجھنے سے قاصر رہا ہے۔ اور رہے گا۔ اس میں بھی شک نہیں جس طرح فطرت کے راز سے ہم ناواقف ہیں۔ اسی طرح عورت کے وجود سے یوں تو بظاہر عورت ہماری زندگی میں رفیق حیات ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ زندگی کی شاہراہ میں کہاں تک یہ رفیق ہمارا ساتھ دنیا رہے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی فطرت میں کوئی انقلاب اسی طرح رونما ہو جائے کہ بجائے رفیق کے دشمن ثابت ہو۔

بہر حال یہ امر واقعہ ہے کہ عورت کی فطرت سے ہم یکسر ناواقف ہیں۔ اور ناآشنا۔ اس کے بارے میں ہم کوئی نہ کلیہ مرتب کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی ایک رائے پر آسکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی ایک رائے پر آسکتے ہیں۔ لہذا ہمیں کسی وقت بھی اس کی ذات سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔

ازدواجی زندگی :-

جب تک ہم زندہ رہیں گے فطرت کے قانون کی پابندی ہمیں کرنی ہوگی اگر ہم فطرت کے قانون کے خلاف ورزی کریں گے۔ ظاہر ہے کہ فطرت ہماری وش ہو جائیگی اور اگر فطرت دشمن ہوگئی۔ تو ہمارا شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا۔

لہذا خیر و برکت کے لئے ضروری ہے کہ ہم فطرت کے ہر اس نقش پر رہیں جو کہ قانون کی شکل میں ہمارے زیر نظر ہے۔ یہ ایک نوعیت عورت اور مرد کی ازدواجی زندگی ہے۔ عورت ہمیشہ مرد کے ساتھ ہے۔ بلکہ ہمیشہ سے مرد اور عورت دکھ اور درد میں شریک رہے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ بے تکے پن سے دونوں ایک دوسرے کے شریک رہے ہیں۔ نہ تو عورت کی زندگی کا کوئی نظام تھا۔ اور نہ ہی مرد کی زندگی کا کوئی نظام۔

عورت اپنی مرضی اور خواہش کے ماتحت جس مرد کے پاس چاہتی تھی چلی جاتی تھی۔ اسی طرح مرد جب چاہتا تھا ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری کو پکڑ لیتا تھا غرضیکہ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ جب انسانیت ابن آدم پر ماتم کر رہی تھی۔ بغیر کسی نظام کے زندگی بسر کرتے ہیں جو نقصانات ابن آدم کو پہنچے ہیں ان کی تلافی ہزاروں سال کے بعد اب کہیں جا کر ہوئی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ انسان کا صحیح النسل ہونا زندگی کے لئے کیمیا ہے۔ چنانچہ انسان کا ازدواجی بندھن میں باندھا جانا بھی یہی معنی رکھتا ہے۔

ایک نقطہ کے اثرات نسلاً بعد نسلاً پھیلتے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شریف النفس ہے تو نیک نیت اور سادہ فطرت ہوگا۔

اگر یہ ذلیل النفس ہے تو نکما اور کمینہ ہوگا۔ ازدواجی زندگی کے تحت اس طرح نظام عالم میں فرق نہیں آئے گا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود　　گرچہ با آدمی بزرگ شود

اگر میں غلطی نہیں کر رہا۔ تو سعدی کا مقولہ ان مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہے۔ کہ زندگی میں ہر انسان کو پیش آتے رہتے ہیں۔ ایک شریف ماں باپ کی جنی ہوئی اولاد سے کبھی خطا نہیں ہو سکتی۔ رذیل ذات کا انسان سانپ اور بچھو سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل پر اعتماد کرنا بجائے خود ایک کھلی ہوئی حماقت ہے۔ انسان کا نہ تو کوئی کریکٹر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی کردار۔ اس کی زندگی سراسر مہمل ہوتی ہے۔ شریفانہ جذبات سے اسے نہ کوئی واسطہ ہوتا ہے۔ اس لئے نہ ہی اس کی زندگی کا کوئی معیار ہوتا ہے اور نہ ہی نصب العین۔

ازدواجی کا ایک تو فائدہ یہ ہے جو کہ آپ اُوپر پڑھ آئے ہیں۔ اور اگر کوئی چاہے۔ کہ تنہا منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔ تو نہ صرف دشوار بلکہ قریب قریب ناممکن ہے۔

ناممکن میں نے اس لئے کہا۔ کہ یک وقت انسان تنہا رہ کر ہزاروں اور لاکھوں مصائب کا مقابلہ کرنے پر آئے گا۔ تو پامال ہو جائے گا۔

اس کے برعکس اگر اس کا ساتھی ایک ہو گا تو بڑی حد تک ڈھارس رہے گی۔ اور کسی نہ کسی طرح راستہ طے کر ہی لے گا۔

عورت مرد کا بہترین ساتھی ہے۔ بشرطیکہ نیک ہو۔ عورت کا نیک ہونا۔ دو صورتوں میں ممکن ہے۔ ایک تو یہ کہ فطرتاً نیک ہو۔ اور دوسرے اُسے نیک بنایا جائے۔

آپ کہیں گے۔ کہ عورت کو نیک۔ کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔ میرے پاس ایک نہایت مختصر سا جواب ہے۔

عورت قدرتاً لطیف احساسات۔ نازک جذبات اور کمزور دل و دماغ کی واقع ہوئی ہے۔ دنیا کی یہی وہ پہلی شے ہے۔ جس پر ماحول کا بہت

جلد اثر ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے۔ کہ عورت کی فطرت پانی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس قسم کا رنگ ڈالئے گا۔ اسی رنگ میں عورت کو رنگ سکتے ہو۔

عورت کو ہم خیال بنایا جاسکتا ہے۔ عورت کو ہم خیال بنانے کی ضرورت ہے۔ کہ پہلے اس کی فطرت کا مطالعہ کرنا آسان ہے وہ یہ کہ شروع میں عورت کو کچھ ڈھیل دیجئے اور دیکھئے کہ کس طرف جاتی ہے۔

اگرچہ وہ فطرتاً نیک ہے۔ تو نیکی کی طرف مائل ہوگی۔ اور اگر ناقص قسم فطرت کی ہے تو ناشائستہ حرکتوں کی طرف جھکے گی۔

چنانچہ اگر عورت ناقص کردار مظاہرہ کرنے پر آئے۔ تو آپ اپنی آگاہی کا فوراً اعلان کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فوراً اس کے قدم پیچھے ہٹ جائیں گے۔ اور وہ خفت سے مرعوب ہو کر کچھ زمانہ کے بعد پھر وہ اسی طور پر قدم بڑھائے گی۔ آپ پھر ٹوک دیجئے۔ یقیناً پہلے سے زیادہ اس مرتبہ شرمسار اور نادم ہوگی۔ علیٰ ہذالقیاس اسی طرح چند بار کی روک و ٹوک سے متاثر ہو کر وہ اپنی غلامی اور کمزوری پر نظر کرے گی۔ اور از خود اس بات کی کوشش کرے گی۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ اپنی اصلاح کرے اس طرح سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی ؎

عورت کی فطرت میں ضد اور ہٹ دھرمی کا مادہ بدرجہ اوتم موجود ہے۔ جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر آتی ہے۔ تو کسی کی بات خاطر میں نہیں لاتی۔ وہ اپنے احساسات اور جذبات سے اس قدر مرعوب ہو جاتی ہے کہ کسی بات کا ہوش ہی نہیں رہتا۔ جو اس کا ارادہ ہوتا ہے وہ بلا سوچے سمجھے اس ارادہ کی تکمیل کے لئے قدم اٹھا دیتی ہے۔ عورت سے زیادہ خطرناک دنیا کی کوئی اور شے نہیں ہو سکتی۔

عورت کے غضبناک جذبات کے آگے سمندر کی طوفانی موجوں کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ زمین اور آسمان اپنے مرکز سے ہٹ سکتے ہیں مگر عورت اپنے ارادے سے باز نہیں آسکتی۔ اس نوعیت سے ازدواجی زندگی کا یہ رُخ وہ ہے جو بالکل تاریک ہے۔ عورت مرد کی زندگی کو چاہے جنت بنا دے اور چاہے جہنم بنا دے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہ اُسی وقت ہوتا ہے کہ جب مرد غافل رہے گا۔ اور اگر غافل نہ رہے تو عورت مطیع ہو کر رہے گی۔ کیونکہ عورت، مرد کے لئے ہے نہ کہ مرد عورت کیلئے

شادی کا رشتہ کیا ہونا چاہیئے

ہر شخص جانتا ہے کہ عورت اور مرد کی فطرت میں نمایاں فرق ہوتا بہر حال عورت اور مرد کا مختلف الفطرت ہونا بھی زندگی کے لئے عذاب ہے۔ فطرت کے اختلافات کی بنا پر اکثر بیوی اور شوہر میں اس قسم کے تنازعات پڑ جاتے ہیں۔ کہ مٹائے نہ مٹتے۔ یہ عام طور پر جاہل غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں نہایت زور شور سے کارفرما ہے۔ غیر تعلیم یافتہ انسانی گروہ اول تو یونہی نیم شعوری کے عالم میں ہوتا ہے۔ پھر اس پر مرد اور عورت کا مختلف الفطرت ہونا سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔

شادی کے بعد اس طبقہ میں جس قسم کے حالات اور واقعات رونما ہوتے ہیں۔ وہ اس قدر افسوسناک اور دلدوز ہوتے ہیں کہ بیان سے باہر ہے عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے مستقل عذاب بن جاتے ہیں خواہ کوئی ترکیب کی جائے مگر چول چول بیٹھتی ہی نہیں۔ کسی طرح زندگی کا کاروبار اور نظام ہی قائم نہیں رہتا۔ ہزار جتن کیئے جائیں۔ مگر خوشگواری آتی ہی نہیں میاں صاحب اپنا راگ الاپتے ہیں۔ اور بیوی صاحبہ اپنی ڈفلی بجاتی پھرتی ہیں۔ اس قسم کے میاں بیوی کا سوسائٹی اور سماج میں کوئی وقار نہیں

ہوتا۔ ہر شخص کی نظر میں وہ ذلیل رہتے ہیں۔

نئی نئی مشکلات اور پریشانیاں ان کے سر پر جاتی ہیں۔ قدرت کے عتاب ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی بن جاتی ہے۔

تنقید اور تلخیص کے دوسرے معانی میرے نزدیک حقائق کے ہوتے ہیں۔ لہذا ہمارے ملک کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ سے کہیں زیادہ قابلِ افسوس حالت اس طبقہ کی ہے جو کہ مہذب اور تعلیم یافتہ ہے اور دور حاضرہ کے بھاڑ ہم کچھ اس طرح بہ رہے ہیں۔ کہ خدا ہی خیر کرے۔ بظاہر تو امید ہے کہ ہماری نجات ہو جائے گی۔ نئی روشنی یعنی مغربی تعلیم اور تہذیب و تمدن نے ہمیں اس قدر برباد کر دیا ہے کہ ہمیں اپنی خرابی کا احساس بھی نہیں رہا اور جس قوم سے احساس جاتا رہے۔ وہ کسی کام کی نہ رہی۔

ہمارے ملک کی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے بالکل اسی طرح اپنا مستقبل بنا چکے ہیں۔ جس طرح آزاد ملکوں کے باشندے تقلید نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ہے۔ کہ ہماری ملکی وضع کا پتہ بھی نہیں ملتا۔

ہیٹ، کوٹ، پتلون ٹائی اور کالر میں ہم تک پہنچے ہیں۔ کہ ہماری بول چال بھی بدلی۔ چلن بھی بدلا۔ اسی طرح لڑکی بھی اسی سایہ میں پھلی اور بھولی کہ نسوانی لچک و لوچ نزاکت لطافت اور معصومیت بالکل ہی کھو بیٹھی اور بازاروں میں اکڑتی ہوئی جاتی ہے۔ جیسے ایک پہلوان بچہ۔ اس کا اثر دلوں پر کیا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ جذبات مشتعل ہوں گے۔ چنانچہ آج کوئی لڑکی ایسی نہیں ہے۔ جس کے دو درجن عاشق نہ ہوں۔ سکول کے چاروں دیواروں کی آڑ میں عاشق راستے پر بر سر راہ عاشق صاحبان اور گھر کے سامنے چکر لگاتے ہوئے دو چار حضرات ملیں گے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ عورت کے احساسات مرد سے کئی گنا لطیف

ہوتے ہیں۔ پھر جوان لڑکی اپنے بے پناہ جذبات کی دنیا میں بسی ہوئی زندگی میں طرح طرح سے رنگ آمیزی کرتی ہے۔ جوان لڑکی کے جذبات ہر وقت بیدار ہوتے ہیں۔ صرف ذرا سا چھیڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں اس کی گدگدایا نہ اور بے ہوش ہوئی۔ اب بے ہوشی کا جو کچھ انجام ہوتا ہے۔ وہ آپ کی نظر میں بھی ہے، چنانچہ کوئی سال ایسا نہیں گزرتا جس سال میں ہندوستان کے ایک ایک شہر سے ہزار سو مکمل حمل گرنے کی رپورٹ شائع نہ ہوتی ہو۔

یہ حمل باغات کی کنج۔ کھنیاں بنانے اور سنسان مقامات پر پائے جاتے ہیں اس کے دوش بدوش ہر شہر اور ہر قصبہ میں عام رویہ ہے۔ کہ شادی کے بعد لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے شاکی ہو جاتے ہیں۔ یہ شکائتیں کس قسم کی ہوتی ہیں۔ توبہ ہے توبہ لڑکی کہتی ہے۔ لڑکا میرے قابل نہیں۔ لڑکا کہتا ہے۔ کہ لڑکی میرے قابل نہیں ہے۔

بہر حال شادی کے بعد من تو کا ایسا افسانہ چھیڑا جاتا ہے۔ کہ سماعت پناہ مانگتی ہے۔ سالانہ خودکشی کی رپورٹ پر آپ نظر کریں گے۔ تو اس قسم کے لڑکے ہوں گے۔ غرضیکہ ہمارے یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ کی حالت۔ اسقدر دومی ہے۔ کہ بس توبہ بھلی۔

بلا مبالغہ نہ ان کا کوئی کیریکٹر ہے۔ اور نہ ہی کوئی معیار زندگی۔ ان مخلول پر آزادی نے کچھ اس طرح چھاپہ مارا ہے۔ کہ محفل کی محفل منتشر ہو گئی ؎

کنول کرا دماغ کہ پرسر زبا عنبال
بلبل چہ گفت چہ شنید وصبا چہ کرد

یہ واضح ہے۔ کہ حالت اس طبقہ کی ہے۔ جو دعویدار ہے۔ تہذیب و تمدن شرافت اور انسانیت کا جس کی چال میں بڑے ہونے کی جھوٹی رغبت پائی جاتی ہے؟

مغربی تہذیب کے اثرات سے جو خرابیاں ہمارے یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں پیدا ہوگئی ہے۔ ان خرابیوں کے دفعیہ کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے۔ آزادی کی روک تھام۔ اگر یہ مکمل طور سے روک دی جائے۔ تو یقین ہے۔ تو یقین ہے۔ کہ ہم انسان بن جائیں گے

لڑکیوں کو نوجوان لڑکیوں سے نہ ملنے دیا جائے۔ مشرقی تعلیم دی جائے گھر گرہستی کے نکات سکھائے جائیں۔ ان کی شادیاں ۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر میں کردی جائے۔ اگر لڑکی سیدھی سادھی اور سست ہے۔ تو اس قسم کا لڑکا تلاش کیا جائے۔ امیر گھرانے کی لڑکی امیر سے اور غریب گھرانے کی لڑکی غریب سے بیاہی جائے؛

شادی کے بعد لڑکی کو زیادہ دنوں تک اپنے پاس نہ رکھنا چاہیئے بلکہ اس کے شوہر کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔ اگر لڑکی شوہر کی شکایت کرے۔ تو فوراً اس کی باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ بلکہ کسی ترکیب سے جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ کہ کہاں تک صداقت ہے۔

دولت مندوں کی ازدواجی زندگی

جن حضرات کا موقع ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کی زندگی کس قدر لچر اور فضول ہوتی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات اس قدر ناہموار ہوتے ہیں۔ کہ اس وجوہ اسباب کیا ہیں۔ ان پر بھی نظر کیجئے؛

رؤسا بالعموم زن پرست ہوتے ہیں۔ ان کی بیویاں شریک حیات نہیں۔ بلکہ غلام ہوتی ہیں۔۔ ان کے ہاتھوں سے جو خرابیاں ہوتی ہیں۔ اس راز سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اور دولت مند کا عیب بھی اس زمانہ میں ہنر کا درجہ رکھتا ہے؛

۲ اگر کوئی غریب ان کے بھید سے آگاہ بھی ہوتا ہے۔ تو اس کی ہمت

نہیں ہوتی کہ زبان کھولے۔

یوں اس کے عیبوں پہ اکثر پردہ پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اگر آپ تنقیدی نگاہ سے ان کے کیریکٹر کا مطالعہ کریں۔ تو آپ یہی پائیں گے کہ دنیا کا ہر عیب ان میں موجود ہے۔ شراب خوری ان کی سوسائٹی کے اصول میں داخل ہے۔ زنا ان کے لئے کوئی گناہ نہیں۔ خواہ کوئی عورت ہو۔ یہ اپنے استعمال میں اس طرح لا سکتے ہیں جیسے اپنی بیوی کو۔ اسی طرح بیوی جس مرد کو چاہے اپنا شوہر تصور کر سکتی ہے۔ قماری بازی کا شوق عام طور سے ان میں بچپن میں ہوتا ہے ایمان اور حیا کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ ع

خوش باش دمے کہ زندگانی ایں است

یہ تو ایسے رند شراب ہوتے ہیں۔ جو زندگی کو شراب اور زنا میں مانگ دینا چاہتے ہیں۔ ان کے کلب گھروں کی فضا متعفن ہوتی ہے۔ اسلئے کہ ان میں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ گناہ کے اثرات زائل ہوتے نہیں اگر زائل ہوتے بھی ہیں تو اس وقت جب گناہ کرنے والا اپنی سزا کو پہنچ جائے۔

چنانچہ ان گناہوں کے بندوں کو ایسی سزائیں ملتی ہیں کہ معصیت کے آنسو بھی ٹپک پڑتے ہیں۔ ان کی بیویاں ان کے قابو میں نہیں ان کی اولادیں ان کے بس میں نہیں۔ ان کی لڑکیاں یار تلاش کر لیتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ فرار ہو جاتی ہیں۔ اگر فرار نہ ہوں تو کم از کم شادی سے پہلے ایک، دو بچے ضرور جن لیتی ہیں۔ اور اس میں طرفہ یہ کہ رہتی بھی ہیں پھر مس کی مس ہی۔

ہاں تو آپ آئیے عنوان خاص پر میں کہتا ہوں کہ دولت مندوں کی ازدواجی زندگی بظاہر نہایت خوشگوار اور شاندار ہوتی ہے۔ لیکن باطن نہایت کثیف اور درد بھری ہوتی ہے۔ ان کی یہی آزادی جو سوسائٹی کی جان ہوتی ہے۔ عذاب جان ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے بیوی نہیں بلکہ ہتوا ہوتی ہے۔

میاں اور بیوی کے درمیان اگر اس طرح کمزوریاں پیدا ہو جائیں گی جیسی

کہ دولت مندوں میں ہو جاتی ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ازدواجی مراسات اور نظام یکسر مفقود ہو جائیگا۔ میاں عیاش، بیوی عیاش اب بتایئے کہ عیاشی کے اثرات شوہریت اور بیویت کے رسوم قائم رکھیں گے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اگر کوئی کہے کہ عیاشی کا اثر میاں بیوی کے رشتہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ تو میرے نزدیک وہ انسان ایک نہایت ناتجربہ کار ہے۔

عیاشی کے نقصانات

عیاشی وہ شے ہے جو کہ انسان کو ضمیر فروش، کمزور دل، کمزور دماغ اور بزدل بنا دیتی ہے۔ ایک عیاش کی مکمل تعریف یہ ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی اعتماد کے قابل نہیں ہوتا اور جو اعتماد کے قابل نہیں۔ وہ میرے نزدیک انسان بلکہ حیوان ہے۔

پھر کیا اُمید کی جائے کہ عیاش کی بیوی اُس پر جان قربان کر دے گی۔ یا عیاش بیوی کا شوہر بیوی پر قربان ہو گا اگر میاں بیوی کے جذبات ایک دوسرے کے لئے جان نثاری تک نہیں ہیں۔ تو وہ میاں بیوی نہیں ہیں بلکہ وہ آپس میں ناآشنا ہیں۔

اس ضمن میں ایک بات اور رہی جاتی ہے۔ کہ اس قسم کے والدین کے زیر سایہ جو بچے ہونگے ان کا کیریکٹر کیا ہو گا۔ ظاہر ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔ جیسے ماحول میں بچے پرورش پائیں گے۔ ویسے ہی اثرات ہوں گے۔

اگر ماحول پاکیزہ اور صاف ہے۔ تو بچے اعلیٰ کریکٹر کے اور شریف ہونگے اور ماحول کثیف ہو گا۔ تو ناقص فطرت گے اور بدچلن ہوں گے۔ چنانچہ انہیں اسباب کی بنا پر دولت مندوں کے بچے جوان ہو کر بدچلن اور ناقص فطرت ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی ان سے کوئی اچھا کام سرانجام ہوتا ہے۔

درپردہ نقصانات:-

بارہ تیرہ سال کی لڑکی عمر میں ضرور بالغ ہو جاتی ہے مگر اس عمر تک اس کے جذبات پختہ نہیں ہوتے۔ چنانچہ اوائل عمر میں جب لڑکی کو خراب کر دیا جاتا ہے۔ وہ آخر عمر تک نہیں سدھرتی اس کی وجہ محض یہی ہے کہ تشنہ جذبات کے عالم میں لڑکی کے جذبات چونکہ چھیڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایک وہ عورت جس کے جذبات تشنہ ہوں گے۔ وہ ایک مرد کے ساتھ نباہ بھی نہیں کر سکتی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک مرد سے سیر نہیں ہوتی۔ مرد کتنی ہی اس کی خاطر و مدارات میں لگا رہے مگر اس کا منہ پھولا ہی رہے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد عورت عورت کی طرف سے کبیدہ خاطر ہوتا ہے۔ اور معاملہ علیحدگی تک جا پہنچتا ہے تمام برادری اور سوسائیٹی میں لعنت ملامت ہوتی ہے۔ باپ دادا کا وقار خاک میں مل جاتا ہے۔ اور نہ خود دین کے نہ دنیا کے رہتے ہیں۔

یہی ہے دولت مند کی ازدواجی زندگی کا معیار۔ دولت کے نشہ میں یہ لوگ اس قدر سرشار ہوتے ہیں۔ کہ اچھے اور برے کی تمیز ہی نہیں رکھتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ زندگی تلخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

اگر ہماری عورتیں سوسائٹی کی گنہ گارانہ نظروں سے بچ گئیں تو خیر ورنہ اغلب ہے کہ بیس سال کے اندر اندر ہماری رگوں میں فساد کا خون مرض دائمی ہو کر رہ جائیگا۔ بقول علامہ اقبال ؒ ؎

ہماری داستان بھی نہ ہوگی داستانوں میں

دُنیا کی نظروں سے ہم اس طرح گر جائیں گے جس طرح ایک ٹوٹا ہوا سیارہ فضا میں کسی نامعلوم گوشے میں سما جاتا ہے۔ دُنیا کی کوئی سوسائٹی اور مجلس ہمیں قبول نہ کریگی۔ ہماری کوئی عزت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی کوئی وقار ہوگا۔

شوہر اور بیوی:- جب ایک مرد اور عورت شادی کے رشتہ میں منسلک

ہو جاتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ زندگی کی کشتی کو دونوں مل کر کنارے تک پہنچا دیں گے۔ اب اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو ظاہر ہے کہ کیا حشر ہو گا کشتی ایک طوفانی موج کی نظر ہو جائیگی نہ میاں رہیں اور نہ بیوی رہے گی۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ جب ایک جوانمرد شادی کر کے بیوی کو اپنے ہاں لائے تو اس کی دلجوئی اور خاطرداری زیادہ کرے۔ مرد کے لئے اس کی بیوی بہترین مددگار ہے۔ عورت گھر میں ناظم اعلیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔

مرد کی ساری زندگی کا انحصار گھر کی بیوی پر ہے۔ اگر بیوی کو بدظن کر دیا تو ظاہر ہے کہ زندگی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دنیا کے امور سے جب ایک آدمی گھبراتا ہے۔ تو اس وقت اس کی بیوی اس کی رہنما اور رفیق ہوتی ہے۔

ماں باپ سے جدا ہو کر مرد کے لئے آرام کی آغوش بیوی ہی ہوتی ہے۔ اگر مرد نے اپنی بیوی کو خوش رکھا۔ تو بیوی اس کی زندگی کو فردوس بنا دے گی اگر مرد نے بیوی کو کڑھا دیا تو اس کی زندگی خراب ہو جائیگی۔ اس زمانہ میں عام طور پر شوہر اور بیوی میں لڑائی جھگڑے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ آجکل کے مردوں کو بیویوں کے ساتھ حُسن سلوک سے برتاؤ کرنا نہیں آتا

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ عورت لاجونتی کے نازک پودے کی مانند ہوتی ہے اگر بیوی کے ساتھ ذرا تغافل برتا۔ تو بیوی اس سے کہیں زیادہ تغافل برتے گی۔ اگر بدلہ پر بڑھتی گئی۔ تو دونوں کی زندگی جہنم ہو کر رہ جائیگی۔

آجکل کے ننانوے فیصدی جوانمرد اپنی بیوی کو ایک پھول سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ ان کا خیال ہے کہ عورت گلشن زندگی میں پھول کے مانند ہے جب تک اس میں خوشبو ہے اُس وقت تک کام کی ہے۔ اور اس کے بعد جب اس کی خوشبو نکل جائے گی تو اُس کو بیکار سمجھنا چاہیئے۔

یہ غلط بات ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری زندگی پڑی ہوئی گاڑی

ہے۔ جب تک اس گاڑی کو عورت اور مرد دونوں مل کر نہ چلائیں گے اس وقت تک گاڑی نہیں چل سکے گی۔

شادی کا مفہوم :۔

شادی ایک ایسا وسیع المعنی لفظ ہے جس کی پوری پوری تشریح ارسطو جیسا ذہن اور قابل آدمی بھی نہ کر سکا۔ یوں تو شادی کے معنی ہوتے ہیں "خوشی" مگر صرف خوشی شادی کی مراد ہی حقیقت ہے۔ "شادی" اس رسم زندگی کو کہتے ہیں۔ جس کے تحت ایک عورت اور مرد کے سر پر نئی تمہید کا سہرا باندھا جاتا ہے۔ جب تک مرد اور عورت کی زندگی کو غم و اندوہ سے مرصع کر دے نہیں۔ بلکہ یہی پابندیاں جو کہ شادی کے نام سے ان پر عائد کی جاتی ہیں زندگی کو جنت بہار اور فردوس زندگی بنا دیتی ہے۔

ایک شادی شدہ مرد اور عورت کا جوڑا اصل زندگی پر اگر کاربند ہو گیا تو یقین جانیئے کہ اس زندگی میں جنت کا مزہ آجائے گا۔ جنت کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔

بلا امتیاز نسل و رنگ ہر انسان اس کو لے سکتا ہے جنت اس دنیا میں ہے۔ ذرا اس راز سے قریب ہو جائیے۔ اپنی بیوی کو بدظن نہ ہونے دیجئے۔ جنت آپ کی ہے۔

ازدواجی زندگی میں ناخوشگواری کی وجہ :۔

یہ حقیقت مخفی نہیں ہے۔ کہ ہم نے اپنی عورتوں کو بڑی حد تک تعلیم سے محروم رکھا ہے۔ اور اگر تعلیم سے مرصع کیا بھی تو غلط نظریہ کے ساتھ مغربی تعلیم سے ہمارا کنبہ ہی نہیں بلکہ آدھا ہی بگڑ چکا ہے۔ عورتوں کو ہم نے تعلیم کی طرف رجوع کیا۔ تو صرف مغربی تعلیم تک محدود رکھا۔ ہندو عورتیں

گیتا پڑھنا ہو لیس۔ تو مسلمان عورتیں قرآن کریم۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ عورتیں رنگین مزاج اور فیشن ایبل بن گئیں۔ اور گھر گرہستی کے امور سے انہیں دور کا واسطہ بھی نہ رہا۔

آجکل ایک تعلیم یافتہ عورت بزم کی چشم و چراغ ہے۔ مگر گھر کی ملکہ اس کو کہنا گناہ ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ترقی کے لئے مرد و عورت کا اجتماعی حیثیت سے ایک ساتھ رہنا اور ایک معیار کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے مگر اس طرح مگر اس طرح کی تعلیم سے کیا حاصل جو کہ تہذیب اور تمدن کو ملیامیٹ کر دے اگر عورت کو مغربی تعلیم ہی دلائی جائے تو اشد ضروری ہے کہ گھر کی تعلیم سے بھی وہ مرصع ہو۔ جب عورت مرد کے گھر آئے تو مرد کو چاہیئے کہ گھر کا سارا نظام عورت کے حوالے کر دے۔

گھر کے کام کے بارے میں عورت کی رائے کو مقدم سمجھتا رہے اگر کبھی عورت اس کے باہر کے کاموں میں بھی دخل اندازی کرے تو اس کو بیوقوف یا ناسمجھ کہہ کر ٹھکرانا نہ چاہیئے۔

اولاد کی پرورش کا مکمل ذمہ دار عورت کو بنا دے۔ اگر عورت کفایت شعار نہیں ہے۔ تو اُس کو حسن اخلاق کے ساتھ کفایت شعاری سکھائیے اور آمدنی کی تمام رقم اس کے ذمے کر دے۔

عورت کا انتقام عتاب الہٰی سے کم نہیں ہوتا۔ دنیا کی کوئی قوت اس کے ارادے کی روک تھام نہیں کر سکتی۔ جس طرح فضا میں پڑی ہوئی پتھر کی ایک ٹھوس چٹان گرد و سرد اثرات سے متاثر نہیں ہوتی۔

تو بالکل اسی طرح عورت کے انتقامی جذبات کسی چیز سے متاثر نہیں ہوتے۔ عورت کی انتقامی پیاس اگر رفع ہو سکتی ہے تو خون سے اکثر بیشتر ہی ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ بیوی نے میاں کو زہر دے دیا یا گھر سے نکل گئی۔ شوہر کو بیوی اگر زہر دے دے تو بھی غنیمت ہے۔ مگر گھر سے نکل جانا

مرگ ناگہانی سے کم نہیں۔

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ جب عورت خود اپنے وجود سے ناآشنا تھی اسے اپنی تخلیق کا منشا بھی معلوم نہ تھا۔ مرد جس طرح چاہتا تھا اس پر حکومت کرتا تھا بے چارگی اور بے کسی کا مرقع عورت تھی۔ مگر اب زمانہ نہیں رہا۔

زمانہ ارتقاء کا ہے۔ عورت اپنے وجود سے آشنا ہے۔ اور اپنے حقوق جانتی ہے۔ کیا ہے۔ آج دُنیا کے ہر شعبہ میں حصّہ لے رہی ہے مغربی تعلیم نے بڑی حد تک اسے عورت نہیں رکھا۔ بی اے اور ڈگریوں نے اسے کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ ہے۔

بیسویں صدی میں عورت اس منزل میں نہیں رہی۔ جہاں اسے ہونے کی ضرورت پڑتی تھی۔ آج عورت خود اپنا رہنما ہے۔ زمانہ کے بہاؤ سے لوگ واقف ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ عورت کے قدم کس قدر مستحکم اور مستقل انداز سے پڑ رہے ہیں۔ رانی کیکئی۔ پدماوتی اور میرا بائی کے کارنامے تاریخوں میں قصے اور کہانیوں کے درجے رکھتے ہیں۔ آج ہماری دُنیا کی ہر عورت اپنی جگہ رانی کیکئی اور پدماوتی اور میرا بائی ہے۔

دنیا عالمِ اسباب ہے۔ ضرورت کے ماتحت سامان پیدا ہوتے رہتے زمانہ جہالت میں عورت صرف ایک وجود بے محض تھا۔ لیکن آج جب کہ ہماری ضرورتیں حد سے زیادہ ہیں۔ اگر عورت اپنی زندگی کا ثبوت نہ دیتی تو بڑی مشکل تھی۔ بڑی مشکل کیا بلکہ ہمارے ہزاروں کام تشنہ انجام رہتے۔

اس نوعیت سے اگر حقیقت پر نظر کیجئے گا۔ تو آپ کو کہنا پڑے گا ارتقاء انسانی پر عورت کے بڑے احسانات ہیں۔ اگر عورت پیدا نہ ہوتی تو ہم اس قابل کبھی نہ ہوتے کہ آسمانوں کی سیر کریں۔ یا سمندروں کی لاتعداد گہرائیوں تک پہنچ کر گوہر مقصود لے کر آجاتے۔ عورت ہمارے لیئے نعمتِ لازوال ہے اس کی رکھ رکھاؤ کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے ؎

سترھواں باب

علاج مستورات

سوزش اندام نہانی:۔

عورت کی اندامِ نہانی میں سوزش کا ہونا فسادِ خون کے باعث یا خسرہ اور چیچک کے بعد جائے مخصوص کی دیواروں پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ جس سے پیشاب کرنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ نسخہ یونانی یہ ہے

کافور، سنگجراحت۔ طباشیر، کتھ، گائے کے مکھن میں حل کر کے لیپ کریں۔

انگریزی نسخہ:۔ کریوزٹم یسلفر کاربونیٹ آف زنک۔ کاربالک ایسڈ بائٹریٹ آف سلور۔ کاربونیٹ آف لائم زخموں پر لگائے۔

رحم کا باہر نکل آنا۔

یہ کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات ہمشیسہ یعنی آنول کو کھینچنے سے یا مردہ بچہ کو رحم سے کھینچنے کے باعث۔ اونچی جگہ سے چوتڑوں کے بل گر پڑے۔

ا۔ سخت ڈر یا خوف کے باعث کیونکہ اس سے جھلی میں ضعف اور استرخا واقعہ ہو جاتا ہے۔ اور رحم پھسل جاتا ہے۔

۲۔ رطوبت چپک دار کے باعث

۳۔ بعد وضع حمل عورت جلد چلے پھرے۔

۴۔ پرانی شدید کھانسی سے

۵۔ اجابت کے وقت زور لگانے سے کر میوں پر صدمہ پہنچے ۔
۶۔ اسقاط حمل سے ۔

علامات:۔

۱۔ رحم کھسک کر دفعتہً نیچے آجاتا ہے ۔ ۲۔ تپ شدید (۳) درد خون کا جاری ہونا ۔ ۴۔ عورت کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شے نیچے چلی آتی ہے ۔ ۵۔ لیکوریا کی رطوبت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ۶۔ کمر میں درد اور کھچاوٹ اور درد محسوس ہوتا ہے ۔ ۷۔ اکثر مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے

یونانی نسخہ:۔ اگر باعث رطوبت کا ہو تو بلغم کا تنقیہ کریں اور رحم میں حقنہ کریں ۔ روغن چنبیلی یا روغن گل قدرے زعفران اور قدرے مشک کا وزن ملا کر ذرا گرم کر کے رحم میں ٹپکا دیں ۔ اور برگ مورد ۔ گلنار ۔ برگ، ببول، گلسرخ کو جوش دیں ۔ اور روئی کا لتہ تر کر کے عورت کی ٹانگ کشادہ کر کے رحم کے اندر رکھیں ۔ مائیں اور ماجو کو پیس کر لیپ کریں ۔ کمر کے مقام یوناف کے مقابل گلاس لگائیں ۔ اور خوشبو دار چیزیں اسے سونگھائیں ۔ تین یوم کے بعد وہ لتہ نکال کر دوسرا رکھیں ۔ اور جب تک آرام نہ آئے نہ نکالیں ۔
۲۔ قابض چیزوں سے پچکاری کرنا ۔ اسفنج کو رحم کے اندر رکھیں اور نمکین جلاب دیں قبض ہرگز نہ ہونے دیں ۔

بانجھ پن کے اسباب

۱۔ مرد کی منی میں نقص ہونے کے باعث یعنی اس کے خراب ہو جانے سے یا سوئے مزاج سے ہوتا ہے ۔ مریض آدمی کی منی سے ایسا ہی اس شخص کی منی سے جو ہمیشہ منی چیزیں استعمال کرتا ہے ۔ یا بوڑھا یا بالکل بچہ جبکہ منی اصلی حالت پر نہ آتی ہو ۔

۲۔ زانی کی منی سے بھی عموماً نطفہ قرار نہیں پاتا ۔

۳۔ مرد۔ عورت کی منی میں بالکل اعتدال نہ پایا جائے۔ مثلاً مرد عورت دونوں کی منی میں گرمی ہو۔

۴۔ رحم میں نقص ہونے کے باعث یعنی اس کا سوء مزاج ہونا یہ اکثر سردی سے ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر پانی کے استعمال سے بھی عارض ہوتا ہے۔

۵۔ رحم کے سدوں سے۔

۶۔ رحم کے جھک پڑنے سے۔

۷۔ رحم کا منہ پل جانے سے کہ مرد کی منی رحم کے اندر جا نہ سکے۔

۸۔ رطوبت کے باعث رحم کے پھیل جانے کے باعث۔

۹۔ ثرب میں چربی کی کثرت سے۔

۱۰۔ عضو تناسل مرد کے چھوٹا ہونے کے باعث۔ کہ منی رحم کے منہ کے اندر نہ جا سکے۔

۱۱۔ مرد کے خصی ہونے کے باعث اور علاوہ ازیں معمولی نقائص کے باعث حمل نہیں ٹھیرتا۔ مثلاً دل و دماغ میں آفت ہونے کے باعث یا ہاضم میں ضعف کے سبب اور انزالوں کا مختلف ہونا۔ اور غم اندوہ اور خوف وغیرہ طاری ہونے کے باعث۔

اگر نقص مرد کی منی میں ہو۔ تو اس کی شناخت بہت طریقوں سے کی جاتی ہے۔ مثلاً قطرات منی کو خوردبین سے دیکھتے ہیں۔ اور اس میں اجزاء اگر سالم ہوں تو تو درست ہے۔ اگر خام ہوں۔ تو درست نہیں۔

کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ منی میں چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہیں۔ اور رحم کے اندر جا کر ان میں سے ایک یا دو نشو و نما پاتے ہیں۔ اگر منی پتلی ہو۔ تو یہ بھی نقص ہے۔ اور منی کی رنگتوں کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔

علاج سوء مزاج رحم:۔

اگر سوء مزاج گرم ہو۔ تو سرد دوائیں استعمال کرائیں اور وہی رحم کے منہ پر

لگائیں اگر باعث سردی ہو تو گرم دوائیں دیں۔

علاج درد رحم :-

فصد باسلیق کھول دیں۔ لعاب اسبغول۔ لعاب بہدانہ۔ روغن بنفشہ روغن کدو اور خرفہ کا پانی ملا کر حقنہ کریں۔ ناف اور پیڑو پر لیپ کریں۔ اور آرد باقلا۔ عدس۔ خطمی۔ خبازی، بنفشہ ہموزن۔ کافور ایک دانگ دھنیہ کا پانی ملائیں۔ نیز یہ آبزن بہت مفید ہے۔

بابونہ اکلیل الملک۔ السی، خطمی، خرفہ سب کو جوش دیں اور کھلے برتن میں ڈال کر مریضہ کو اس میں بٹھائیں۔ اگر مواد پختہ ہو جائے تو مسہل دیں اور روغن زنبق اور روغن شبت اور روغن نفط پیڑو پر ملیں۔

علاج انگریزی :- مریضہ کو گرم پانی میں آبزن کرائیں۔ اور اندام نہانی کے لبوں پر یا چڈوں پر جونکیں لگوائیں۔ نمکین جلاب دیں۔ اور رائی کی پٹی لگوائیں اور کیا فوں دل اور افیون کا استعمال کرائیں۔ اگر رحم میں زخم پیدا ہو جائے تو ہلکے عرق زنگ کی پچکاری کرائیں اور زخموں پر نائٹریٹ اور سلور لگائیں اور پرسٹن آئنٹمنٹ زخموں پر لگانا مفید ہے۔

سرطان الرحم

یہ اکثر گرم ورموں کے بعد ہوتا ہے۔ کبھی بدبودار رطوبت اس سے خارج ہوتی ہے۔ درد اور سختی موجود رہتی ہے۔

علاج اس کا مشکل ہے لیکن درد کی تسکین کے لئے آبزن کرائیں۔ سویا بابونہ، اکلیل الملک۔ خبازی۔ کرنب کے پتے چقندر کے پتے۔ میتھی، السی سب دواؤں کو جوش دیں اور کھلے برتن میں ڈال دیں۔ مریضہ کو نیم گرم جوشاندے میں بٹھائیں اور طبیعت کو تلیین اس جوشاندے سے کرائیں۔

سنامکی ۲ تولے۔ ہنس راج ۲ تولے۔ خطمی کے بیج ۹ ماشہ۔ کاسنی کے بیج ۹ ماشہ۔ بنفشہ ایک تولہ۔ نیلوفر کے پھول تولہ۔ گلاب کے پھول ایک تولہ

عناب دس دانہ۔ لسوڑیاں ۱۲ دانہ انجیر ۱۰ عدد۔ املتاس ۳ تولے ترنجبین ۲ تولے۔ سب دواؤں کو جوش دے کر پلائیں۔ یہ نسخہ پورے جوان کے لئے ہے بلحاظ طاقت وعمر وزن کرلیں۔ اور استعمال کرائیں۔

علاج انگریزی:۔ مریضہ کو گرم پانی میں آبزن کرائیں۔ ابتدائی حالت میں علاج فائدہ مند ہے۔ لیکن جب مرض بڑھ جاتا ہے۔ تو مشکل ہوجاتا ہے۔ اس وقت سوائے تسکین دینے کے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔

جب ابتدا ہو تو اندام نہانی کے راستہ کو کاٹ لیں۔ اور طاقت مریضہ کو بحال رکھنے کے لئے مقوی غذائیں استعمال کرائیں اگر نیند کرانا مقصود ہو تو قدرے افیون کھلا سکتے ہیں۔ درد کو تسکین دینے کے لئے صرف افیون کے پانی سے پچکاری کریں یا لتہ میں تر کرکے رحم کے اندر رکھیں مجرب ہے
(بقلم خود سید یوسف علی شاہ)

حیض کا تھوڑا آنا۔

ا۔ ورم رحم (۲) بدن میں منی کا کم ہونا بلغم لیسدار کا رگوں کے منہ کو تنگ کردینا۔ یا سردی یا خلط خون سے رگوں کے منہ کا تنگ ہوجانا اور بواسیر کے عارضہ سے جبکہ خون بکثرت بہ چکا ہو (۳) مریضہ افراط کے ساتھ موٹی ہو۔ (۴) فرعوں کے باعث رگوں کے منہ نیا نہ ہوں۔

ورم رحم کا علاج ہم لکھ چکے ہیں۔ اگر باعث اس کا خون کی کمی ہو تو عمدہ غذائیں کھلائیں۔ تاکہ بدن میں خون بکثرت ہو جائے۔ اگر باعث بواسیر یا نکسیر وغیرہ کا ہو۔ اور اگر مریضہ فربہ ہو۔ ایام حیض سے دو تین ہفتے روز پہلے صافن کی رگ سے فصد کھولیں۔ اور اگر اس کا اخلاط ہو تو یہ علاج کریں۔ اجود کے بیج۔ سونف دیسی وروغن اور گلقند ملا کر کھلائیں۔

یہ آبزن بہت مفید ہے۔ برنجاسف۔ اجود کے بیج۔ کرنب۔ سونف اکلیل الملک۔ سب کو جوش دیں۔ اور اس میں بٹھلائیں۔

نشاشتہ - بالچھڑ - لونگ - بڑی الائچی - قسط - جائفل - دار چینی -
نقاح - اذخر - سب کو پانی میں جوش دیں جب اس کا پانی جل جائے گنیسریں
بھیریں اور اس کی ناف اور پیڑو پر رکھیں -

خربق سیاہ - بیخ اندرائن ہم وزن کوٹ کر شافہ بنائیں اور رحم کے
اندر رکھیں - اول رطوبت آئیگی پھر خون جاری ہوگا -

کثرت حیض -

ماہواری خون جو مہینہ میں کئی بار آوے اس خون کی رنگت اصل خون سے مختلف
ہوتی ہے - کثرت حیض کی وجہ سے پردوں میں زور اور خون کی زیادتی سے چکر
آتے ہیں - بے ہوشی اور آنکھوں کے آگے اندھیرا بھی ہو جاتا ہے اور تمام
بدن میں درد ہوتا ہے - کثرت حیض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک ایام حیض میں
بکثرت خون آتا ہے اور دوسرا یہ کہ حیض مقررہ ایام سے آگے پیچھے شروع
ہو جاتا ہے - اور یہ حیض عموماً بہت سی وجوہات سے آتا ہے -

اول خون زیادہ ہوتا ہے - دوم رقیق ہوتا ہے - سوم آبی رطوبت بڑھ
جاتی ہے - پس معلوم ہو کہ کثرت حیض سوداوی، بلغمی اور بادی حالتوں میں
ہو جاتا ہے

بادی قسم :-

بادی حیض میں خون کثرت روکھا اور جھاگ دار ہوتا ہے جو رس رس کر
نکلتا رہتا ہے - اس کی رنگت دھلے ہوئے گوشت کی مانند ہوتی ہے اس
خون کی وجہ سے اندام نہانی پر سوئیوں کی سی جلن ہوتی ہے -

علاج : سونچل نمک - زیرہ سفید - ملٹھی - کنول گٹہ ہر ایک ۶ ماشہ ان
سب اشیا کو کوٹ کر بھگو دیں - صبح کو کاڑھا کر کے اور ٹھنڈا کر کے شہد ملا
دیں - شہد کے ساتھ وہی بھی اچھا ہے -

دیگر : کہربا - کتیرا - نشاستہ - گوند کیکر - مغز کھیرا - ہر یک ایک ایک تولہ

گلنار دو تولے ۔ اقاقیا ایک تولہ سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ پھر بارتنگ کے پانی میں ٹکیہ بنائیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے پانچ ماشہ ہمراہ شربت الجبار۔

صفراوی قسم :-

اس میں حیض کا رنگ زرد، نیلا، سرخ اور سیاہی مائل ہوتا ہے جب یہ خون بدن سے لگتا ہے۔ تو بہت زور کی جلن ہوتی ہے۔

علاج :- دکھنی سپاری کو باریک پیس کر آملہ کا سفوف ملا دیں۔ اور پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

قرص کہربا ہمراہ شربت انار دیں۔ سرد و قابض اشیاء کا استعمال بھی کرائیں۔ سرمہ پیس کر تھوڑا سا پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔ گلی گلاب سماق دانہ نسپال۔ برگ موڑیاں، اقاقیا اور صندل سفید کا لیپ بنا کر پیڑو پر لگائیں۔

بلغمی قسم :-

گوند کی طرح چکنا اور لیس دار خون خارج ہوتا ہے اور اس کی گلاب کے پانی طرح سفیدی مائل رنگت ہوتی ہے۔

علاج :- کاک جنگھا کی جڑ اور پٹھانی لودھ کا سفوف ۹ ماشہ ہمراہ آب تازہ ہر روز کھلایا جانا چاہیئے ؛

سنیپات

سوداء بلغم۔ صفراوی اقسام جب اکٹھی ہو جائیں تو سن پات ہو جاتا ہے عورت سے خارج ہونے والے خون کی رنگت شہد یا گھی کی مانند یا ہڑتال اور چربی جیسی یا مردے کی ہڈی جیسی بو آتی ہے۔ ایسی بیماری عموماً لاعلاج ہوتی ہے۔ مگر تاہم اس کا علاج کسی قابل اور لائق حکیم سے کروانا چاہیئے

حیض کا بند ہونا

کھل کر نہ آنا۔ درد سے آنا۔ بادی بلغمی حیض کے بگڑ جانے سے جب وجود کا ہرم کا مارگ رک جاتا ہے تو ماہواری خون بند ہو جاتا ہے۔ جن عورتوں کو حیض شروع سے نہ آئے تو ان کا علاج نہیں ہو سکتا۔ مگر غذا یا قلت خون بند ہو جائے تو علاج ہو سکتا ہے۔ اگر حیض جاری ہو کر بند ہو جائے یا کھل کر نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے۔

تخم میتھی ۷ ماشہ، تخم کھیرا ۴ ماشہ، سونٹھ ایک ماشہ، ابوا ۲ ماشہ، [illegible] ایک ماشہ ان تمام ادویہ کو کوٹ کر ۲ اگنا پانی میں بھگو دیں، اور صبح جوشاندہ بنائیں۔ جب آٹھواں حصہ رہ جائے تو اتار کر شہد ملا کر پی جائیں۔ مجرب اور آزمودہ شدہ ہے۔

ہر قسم کی امراض رحم کا واحد علاج

بڑ کی چھال۔ پاکھر کی چھال۔ توت کی چھال۔ میتھی۔ چرونجی، لودھ سرخ۔ لودھ سفید۔ گولر کی چھال۔ بیر کی چھال۔ پیپل کی چھال سلائی برکش کی چھال چھوٹی ہرڑ۔ چھوٹی جامن کی چھال آم کی چھال۔ کرسپ کی چھال۔ کوہ کی چھال بھلاوے یہ تمام اشیا ہموزن لیکر کل وزن ۴ تولے ہو جائے سب کو جو کوب کر کے پانی میں رات کو بھگو دیں اور صبح آگ پر پکائیں جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے تو اسے اتار کر چھان لیں۔ پھر تھوڑی سی کھانڈ ملا کر پلائیں چند یوم میں ہر قسم کے امراض دور ہو جائیں گے۔

ورم رحم :-

۱۔ ورم رحم۔ مختلف وجوہات سے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً گرمی سے اس قسم کا بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس شدت سے لگتی ہے۔

۲۔ خون اور ورم کی علامت بھی گرمی کے ورم کی طرح ہوتی ہے۔

۳- سردی سے بھی ورم ہوجاتا ہے۔ اس سے پیشاب سفید ہوجاتا ہے اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔

گرمی کے ورم کے لئے شربت بنفشہ یا آب انار ترش یا خرفہ کا شیرہ بنا کر قند ملائیں، اور پلائیں۔ اگر بادام روغن ملا جائے تو زیادہ مفید ہے سردی کے ورم کے لئے چرائتہ کوٹ کر اس کا جوشاندہ تیار کر کے دھونا عموماً اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

بعض ورموں میں سوداوی مادہ نکل جائے اس کے بعد بابونہ افیون اور گلقند کا جوشاندہ بنائیں اور پینے کے لئے دیں۔ بابونہ کو باریک پیس کر ارنڈ کا تیل شامل کریں اور حمولاً استعمال کریں۔

رحم میں پانی کا جمع ہوجانا:-

جب حیض بند ہوجاتا ہے تو پیٹ میں ایک قسم کی گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور مریضہ پر استسقاء کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور کبھی کبھی رحم سے رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔

ان کی ادویہ بھی وہی ہیں جو کہ حیض کو جاری کرتی ہیں۔ جب اس مرض کا یقین ہو جائے تو رحم اور بدن کو صاف رکھیں۔ اس مرض میں بھی قے مفید ہے۔ بھوک رکھنا، محنت کرانا بھی مریضہ کے لئے فائدہ مند ہے اور بزورہ ادویہ جو سیلان رحم میں مفید ہوں اس کے لئے بھی مفید ہے۔

ہولناک امراض سے محفوظ رہنے کا طریقہ

امراض متعدیہ کا علاج دار الکل دو قسم پر ہے (۱) حفظ ما تقدم یا وقت سے پہلے تدبیر یہ تو ان لوگوں کے لئے مناسب ہے جن کی شادی نہ ہوئی ہو اور آئندہ ہونے والی ہو۔ (۲) مرض پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج یہ پیدا ہونے والی نسل سے متعلق ہوتا ہے۔

اٹھارھواں باب

تحفہ مجربات پنڈت کوکا و بوعلی سینا و امراض مستورات

آلہ تناسل تین حصوں پر مشتمل ہے

ا۔ سیلون ۔ ۲ ۔ اعصاب اور حشفہ (سپاری) سپاری کے حصہ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس سے مرد کی منی عورت کی فرج کے راہ رحم میں جاتی ہے۔ بدعادات مثلاً جلق اور اغلام سے یہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی رگیں پھولنے کی وجہ سے رحم تک پہنچنے اور اصلی ماہیت کو بدل دیتا ہے۔

جلق :-

جلق ایک مکروہ اور بدفعل ہے جو جوانی میں عموماً مجرد آدمی کو لاحق ہو جاتا ہے۔ اور فارسی میں اس مرض کو مشت زنی کہتے ہیں۔

اسباب :- چھوٹے اور نوعمر بچے جن کے دماغ میں قوت ادراک جو نیک و بد پہچاننے کی صلاحیت رکھتی ہے نہیں ہوتی۔ وہ ایک کام کو ہوتے دیکھ کر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہ جب کبھی ایسے لڑکے کی صحبت میں بیٹھتے ہیں جو اس فعل کے کرنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ بھی کرنے لگتے ہیں۔

مجلوق اپنے ہاتھوں سے گوہر زندگی تباہ کر دیتا ہے جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو کبھی تنہائی میں بیٹھنے نہ دیں۔ اور کڑی نگرانی رکھیں۔ بڑے لڑکوں کی صحبت سے بچائیں۔

مجلوق کا چہرہ زرد اور سستی کی علامت ۔ کمزوری دل کی دھڑکن ۔ دہشت کام سے جی چرانا ۔ تنہائی اور خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اگر کوئی بچہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو اُسے اپنے پاس بٹھا کر نصیحت کی جائے اور اس مرض کے

ظاہر کردیں۔

جب بچہ اس عادت کو چھوڑ دے تو اس کے علاج کی فوری توجہ کرنی چاہیئے ایسے بچے جریان۔ احتلام اور سرعت انزال۔ نامردی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو سخت نامراد امراض ہیں۔

جریان و احتلام :-

پیشاب سے پہلے یا بعد پیشاب میں ملکر ایک لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے۔ جو کہ "جوہر خام" یہ ہے۔ جریان کی مختصر کیفیت خواب میں بے ارادی طور پر ڈسچارج ہو جانے کا نام احتلام ہے۔ جو صحت کو برباد کر دینے والا مرض ہے

سُرعت انزال :-

جماع کے شروع ہی میں" مادہ جوہر" کا جلدی سے خارج ہو جاتا۔ وہ بھی بے لذت اور بے ارادہ ہے۔

علامات :- سردرد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور آنکھوں کا اندر کی جانب دھنس جانا۔ ہاضمہ کی خرابی گالوں کا پچک جانا چہرہ کی بے رونقی۔ بوقت شہوت بلا ارادہ مواد کا بہنا اور عام بدنی کمزوری

مندرجہ ذیل صدوری مجربات پیش خدمت ہیں :۔ الفاظ میں ان کی تعریف بیان کرنی معیوب امر ہے۔ البتہ تیار کر کے استعمال کرنے والے احباب بندۂ ناچیز کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

معجون برائے جریان احتلام ، سرعت انزال وغیرہ درج ذیل ہیں۔

گاؤزبان ۶ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ بہمن سرخ ۶ ماشہ بہمن سفید ۴ ماشہ۔ تودری ۳ ماشہ۔ برادہ صندل سفید ۲ ماشہ طباشیر دو ماشہ ورق چاندی ۱۰ عدد شہد خالص ۱۰ تولے۔

ترکیب:۔ تمام ادویات کو باریک کر کے کپڑے میں چھان لیں۔ اور شہد گرم کر کے اس میں تمام ادویات کا سفوف ملا کر خوب گھرل کریں اور پھر ورق چاندی شامل کر کے کسی چینی کے برتن میں محفوظ رکھیں خوراک دو دو ماشہ صبح شام ہمراہ دودھ یا دہی استعمال کریں۔

۲۔ گل سرخ ۲ ماشہ۔ الائچی ۳ ماشہ، زرشک شیریں ایک ایک تولہ صندل سفید ۴ ماشہ، مصطگی رومی ۴ ماشہ۔ کشنیز خشک ایک تولہ۔ ثعلب مصری ۲ تولہ مغز خیارین ۲ تولہ۔ موصلی سفید دو تولہ شہد خالص ۸ تولہ بدستور ترکیب مذکور تیار کر کے اتنی ہی خوراک استعمال کریں اور وہی سے پرہیز کریں

یہ نسخہ حد درجہ مغلظ و مولد جوہر ہے۔ جریان، احتلام، سرعت انزال کو دور کر کے اعضائے رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔

سفوف جریان۔ ہزارہا احباب اس نسخہ سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔
تخم تمر ہندی (یعنی املی) پانچ تولے، گوند کیکر دو تولے، بسوس، اسبغول پانچ تولے تمام ادویہ کو کوٹ کو باریک کریں۔ اور صبح و شام ۲-۲ ماشہ ہمراہ دودھ گرم ترش اور بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔

جریان کہنہ کے لئے حکمی و اسراری نسخہ:۔
ثعلب مصری ۵ تولے موچرس ۴ تولے، الائچی کلاں ۲ ماشہ۔ جائفل ۱- ماشہ۔ تخم بھنگ ۲ ماشہ۔ نشاستہ ۲ تولے۔ مغز بادام ۵ تولے۔ ناریل ۳ تولے، کھانڈ ۱۰ تولے تمام ادویہ کو سفوف بنا کر ۲-۲ ماشہ صبح و شام استعمال کریں۔

اجوائن خراسانی ۲ ماشہ۔ موصلی سفید ۲ تولے مصطگی ۲ ماشہ گوند کیکر ایک تولہ۔ تالمکھانہ ۳ تولہ۔ ورق چاندی بیس عدد۔ تمام ادویہ کو باریک کپڑے سے چھان کر پھر شہد ملائیں اور چھوٹی مونگ کی دال کے برابر گولیاں تیار کر کے ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

حب جریان :- جوہر کو غلیظ کر کے تقویت بخشتا ہے۔

بہمن سرخ ۲ تولے۔ مصطگی رومی ۱ تولہ۔ مغز کدو ۲ تولے۔ بازو سبز تولہ کہربا شمعی ۶ ماشہ۔ ثعلب مصری ۲ تولے۔ گوند کیکر ۲ تولے مذکورہ بالا طریق پر تیار کر کے اسی طریق پر استعمال کریں۔

انتہا درجہ کا مولد و مغلظ ہے۔ جریان۔ احتلام اور سرعت انزال کی تو اسراری و حکمی دوا۔ بدن کی قوت بڑھاتا ہے یہ اس کا خاص فعل ہے جریان سے پیدا شدہ شکایات کو دور کر کے تقویت بخشتا ہے۔

مرجان ۱ تولہ۔ عقیق ۱ تولہ۔ گل سرخ تازہ دس تولے۔ گھیکوار دس تولے پہلے عقیق کو گرم کر کے آب گل سرخ میں اتنے غوطے دیں۔ کہ سفید ہو کر پھٹ جائے۔ اب مرجان اور اس تیار شدہ عقیق کو ایک مٹی کے کوزے میں نیچے اور اوپر گل سرخ تازہ دے کر اور مٹی سے منہ بند کر کے اور زمین میں گڑھا کھود کر اور کوزہ اس میں رکھ کر ۱۵ سیر اپلوں کی آگ دیویں۔ سرد ہونے پر پھر ایسا ہی کریں۔ یعنی دوبارہ آگ دیں اور پھر اس میں گودہ گھیکوار ڈال کر ۱ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ حتیٰ کہ یہ کشتہ سفید اور باریک ہو جائے۔ اگر کچھ کمی رہ جائے تو گھیکوار کے ہمراہ دوبارہ اس کو آگ دیں تو درست ہو جائے گا۔ خوراک ایک رتی صبح و شام۔ ہمراہ دودھ تازہ استعمال کریں ہر قسم کے جریان کے لیے حیرت انگیز اثرات کی بے نظیر چیز ہے۔

مرجان ۲ تولے۔ ثعلب مصری ۵ تولے۔ دودھ بکری ایک سیر ثعلب اور مرجان کو کسی مٹی کے کوزے میں دھو کر ڈالیں۔ اور دودھ بکری ایک پاؤ اس میں ڈالیں ایک دن ایک رات پڑا رہے دوسرے روز پھر پاؤ بھر دودھ ڈالیں۔ اور اسی طرح چار روز میں یہ تمام دودھ اس کوزے میں ڈال دیں۔ اب ثعلب کو الگ کر کے پانی سے دھو کر کسی کونڈے میں ڈال کر باریک کریں اور مرجان کو الگ دھو کر گل سرخ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر مٹی کے کوزہ میں بند

کر کے ۱۵ سیر اوپلوں کی آگ دیں پھر دس سیر گھیکوار کا گوداڈالکر آگ دیں حتیٰ کہ سفید اور باریک ہو جائے۔ اب اس ثعلب کے سفوف اور کشتہ کو باہم ملائیں خوراک ایک ماشہ صبح وشام۔ ہمراہ دودھ دہی۔ شربت وغیرہ استعمال کریں پرہیز گرم اور ترش اور بادی اشیاء سے رکھیں۔

اکسیر قوت باہ:۔

ضعف باہ کے مایوس العلاج خواہ وہ جلق کی وجہ سے ہوں یا اغلام سے یا کثرت جماع کے سبب مایوس العلاج ہو چکے ہوں وہ مندرجہ ذیل نسخوں کو تیار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ احتیاط سے اپنی زندگی بسر کریں۔ خرما ۴ عدد، ورق طلا ۲۰ عدد۔ ورق نقرہ ۳۰ عدد ست کچلہ تولہ زعفران تولہ مشک خالص ۴ ماشہ۔ جند بید ستر ایک تولہ۔ بسباسہ ایک تولہ عقرقرحا ایک تولہ گوندکیکر ایک تولہ۔ خولنجاں (یعنی پان کی جڑ)۔ آب پان نیم پاؤ۔ تمام ادویہ کو کھرل کر کے تھوڑا تھوڑا پان کا پانی ڈالتے جائیں حتیٰ کہ تمام پانی جذب ہو جائے پھر ورق ملا ملا کر آب ادرک سے کھرل کر کے مونگ کے برابر گولیاں کریں اور صبح وشام ہمراہ دودھ استعمال کریں ترش اور تیل کی اشیاء سے پرہیز کریں۔ اور دوران علاج میں جماع سے پرہیز کریں

حب مقوی باہ:۔ کچلہ مدبر ا تولہ ست لوبان ولایتی ا تولہ۔ شنگرف مدبر ۶ ماشہ۔ جدوار خطائی ا تولہ مشک خالص ۳ ماشہ۔ آب ادرک ۱۰ تولہ۔ کچلہ کو کپڑے میں باندھ کر گائے کے گوبر میں آگ پر ایک گھنٹہ تک پکائیں اور پھر گرم پانی سے دھو کر چونہ کے پانی میں ایک گھنٹہ تک پکائیں پھر دودھ گائے کا ایک پاؤ بھر میں پانی پاؤ بھر ملا کر ایک گھنٹہ تک پکائیں اور گرم پانی ڈال کر اس کا چھلکا دور کریں۔ اور درمیان سے دو پھاڑی کر کے پتہ نکال کر دور کریں اور لوہے کے ہاون دستہ سے سفوف بنائیں۔ بس یہ کچلہ مدبر تیار ہو گیا۔ اب شنگرف کی ڈلی کپڑے میں باندھ کر پاؤ بھر گھی میں رکھ دیں اور نیچے

آگ جلائیں ۳ گھنٹہ تک یہ پکتا رہے۔ پس یہ تیار ہے پھر تمام ادویات کو آبِ ادرک میں کھرل کریں کم از کم ۲۴ گھنٹہ تک کھرل کریں۔ اور مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولی صبح اور دو گولی شام دودھ یا اخنی کے ہمراہ کھائے

بچھڑے کا مغز ۱۰ عدد۔ شقاقل مصری ا تولہ۔ تخم پیاز ا تولہ خرما ۵ عدد ثعلب مصری ۲ تولے سمک صید ا تولہ، مشک خالص ۳ ماشہ زعفران ماشہ آبِ پان ۱۰ تولہ۔

تمام چیزوں کو ہمراہ آبِ پان دو دن متواتر کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ دودھ استعمال کریں

یہ نسخے اکسیر قوتِ باہ کے لئے اکسیر اعظم ثابت ہوئے ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کر کے بے حد قوت پیدا کرتے ہیں۔

شنگرف رومی ا تولہ سنکھیا سفید ا تولہ ہڑتال برقیہ ا تولہ۔ آبِ لیموں ۲۰ تولہ تمام ادویہ کو لیموں کے پانی میں کھرل کریں اور جب ٹکیہ بنانے کے قابل ہو جائے تو ایک مٹی کے پیالہ میں یہ ٹکیہ خشک کر کے رکھیں اور دوسرا پیالہ اس پیالہ کے اوپر رکھ دیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ پیالوں کے لب ایک دوسرے کے ساتھ بالکل ملے ہوئے ہوں۔ اوپر مٹی یا کپڑا یا روئی مٹی میں ملا کر گل حکمت کر کے خشک کرلیں اور پھر ان کے نیچے نرم آگ متواتر آٹھ گھنٹے جلائیں۔ اور جب آٹھ گھنٹے آگ جل چکے تو پیالہ کو سرد ہونے پر آہستہ سے اوپر والا پیالہ اٹھا کر جو ہر جو سفید رنگ اوپر چمٹ گئے ہوں۔ اتار لیں اور پھر ایک چاول صبح اور ایک شام ہمراہ مسکہ یا بالائی استعمال کریں۔ اوپر چمٹ گئے ہوں اتار لیں۔ اور پھر ایک چاول صبح اور ایک شام ہمراہ مسکہ بالائی استعمال کریں۔ اوپر سے دودھ پیئیں اور مرغن غذا زیادہ استعمال کریں۔

طلائے برقی :-

روغن زرد ۲ تولہ۔ شیر مدار ۲ تولہ سنکھیا سفید ۲ ماشہ۔ عروسک ۲ ماشہ خراطین

۴ ماشہ۔ شنگرف رومی ۲ ماشہ مورچہ کلاں ۲۰ عدد۔ روغن کنجد ۳ ماشہ روغن زیتون ۳ ماشہ۔ روغن دارچینی ۳ ماشہ۔ روغن قرنفل ۳ ماشہ روغن بیضہ مرغ ۳ ماشہ روغن زردو آک کا دودھ ملا کر جوش دیں حتیٰ کہ روغن باقی رہ جائے۔ عروسک اور خراطین خشک کر کے باقی ادویہ کے ہمراہ خوب کھرل کر کے اور پھر آہستہ آہستہ باقی روغن ملا کر کھرل کریں اور دو قطرے رات کے وقت عضو مخصوص کے بالائی حصہ پر مالش کریں اور سو رہیں اور صبح کے وقت نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں ہاں اگر کوئی شور پیدا ہو جائیں تو گھی لگا دیا کریں یہ اپنی تعریف آپ ہی بتا دیگا البتہ احتیاط سے کام لیں یہ روغن اپنے اندر ایک خاص برقی قوت رکھتا ہے اور گئی گذری حالت میں اعصا پیری کا کام دینا اس کا فرض ہے

دیگر:۔ شنگرف رومی ۳ ماشہ۔ ہڑتال ورقیہ ۳ ماشہ۔ پارہ تولہ کمیلہ ۲ ماشہ عقرقرحا ۲ ماشہ پیاز نرگس ۳ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ عطر گلاب ۷ تولہ۔ زہر نرگائے دبتہ) ۲ تولے۔ گاٹے کے پتہ سے پانی نکال کر ادویات مذکورہ بالا خوب کھرل کر کے اور جب تمام اجزا مکھن کی طرح نرم ہو جائیں تو عطر ملا کر پھر کھرل کریں اور رات کے وقت دو قطرے عضو مخصوص کے بالائی حصہ پر مالش کر دیں کوئی پٹی باندھنے کی ضرورت نہیں اور صبح کے وقت پانی سے دھو ڈالیں۔

دیگر:۔ یہ اپنی نظیر آپ ہے تعریف کی چنداں محتاج نہیں۔

سم الفار ۶ ماشہ کتھ سفید ۲ تولے طباشیر دو تولے دانہ الائچی سبز ۲ تولے عنبر چار ماشہ۔ مشک خالص ۴ ماشہ کشتہ طلا ۴ ماشہ، عرق پان ۲ عدد کچلہ مدبر تولہ۔ لوبان تولہ۔ مذکورہ ادویات کو پان کے پانی میں ۴ یوم متواتر کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں تیار کریں۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ مشتہی مغلظ اور مقوی اعصاب چیز ہے رات کو کھانا کھانے کے بعد ڈیڑھ پاؤ دودھ میں نصف چھٹانک گھی ملا کر ایک گولی استعمال کریں۔

دیگر:۔ عنبر خالص چار ماشہ۔ سم الفار ۵ ماشہ۔ کتھہ ۵ ماشہ برگ پان ۵۰ عدد

تمام ادویہ کو آب برگ پان میں خوب کھرل کریں اور بعد میں پان کا ایک ایک پتہ ڈال کر کھرل کریں جب تمام ادویہ خوب باہم مل جائیں تو ماش کی دال کے برابر گولیاں تیار کریں صبح ناشتہ کرنے کے بعد ایک گولی ہمراہ دودھ اور رات کو سوتے وقت ایک گولی ہمراہ دودھ و گھی استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ چند یوم کے استعمال سے جوانی دوبارہ عود کر آئے گی۔

معجون فلک سیر

اس کی خوبی اس کے نام سے عیاں ہے۔ قوت باہ۔ امساک، جریان سرعت انزال کے لئے تیر بہدف ہے۔ اور زود اثر مرکب ہے

زعفران تولہ۔ کچلہ مدبر ۲ تولہ۔ الائچی دانہ خورد ۱½ تولے۔ دارچینی ۱½ تولہ لوبان ۳ تولہ۔ ستقاقل ۳ تولہ۔ اندر جو شیریں ۳ تولہ جوز بوا ۳ تولہ، مغز بادام دس تولے۔ مشک خالص ۶ ماشہ۔ شہد ۳۰ تولے۔ ورق طلا ۱۰ عدد ورق نقرہ ۲۰ عدد خولنجاں ۲ تولے۔ تمام ادویہ کا سفوف تیار کر کے شہد کا قوام عرق گلاب میں ملا کر حل کریں اور تمام ادویات کو کھرل کریں بعد میں ایک ایک کر کے ورق ملا لیں۔ اور کسی شیشے کے محفوظ ترین برتن میں رکھیں اور صبح و شام ایک ایک ماشہ ہمراہ دودھ نیم گرم کے استعمال کریں۔

اعجاز:-

قوت کے متلاشی اس جادو اثر تریاق حیرت انگیز کا یقینی استعمال کریں کبوتر جنگلی ایک عدد۔ سیماب ایک ماشہ۔ شنگرف ایک ماشہ دانہ الائچی ۳ ماشہ نمک لاہوری ۲ ماشہ۔ کبوتر کو ایک دن رات بھوکا بند رکھیں۔ دوسرے دن اس کو ایک ماشہ شنگرف آٹے میں گھی ملا کر اس کو کھلائیں رات کو پھر ایسا ہی کریں تیسرے روز صبح اسے ذبح کریں اور اس کا وہ خون جو بوقت ذبح خارج ہو وہ کسی برتن میں رکھ لیں اور اس کی مالش عضو مخصوص پر کریں اور پھر کبوتر کا پیٹ چاک کر کے اس میں دیگر ادویات کو علاوہ شنگرف اور

آتشک و سوزاک

آتشک سب سے انتہا درجہ کی خطرناک بیماری ہے۔ اور یہ اپنے مہلک اثرات کی وجہ سے شیطان سے زیادہ مشہور ہے۔ مردوں کے آلہ تناسل پر اور گرد حشفہ اور اور عورتوں کی اندام نہانی پر پھنسیاں نکل آتی ہیں پہلے پہل صرف ایک ہی پھنسی ہوتی ہے۔ جس کی جڑ سخت ہوتی ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے شروع میں کوئی درد نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات سرخ رنگ کی پھنسی کے بجائے آلہ تناسل پر کسی حصہ کی جلد موٹی ہو جاتی ہے جس سے ظاہر بین نظرین دھوکہ کھا جاتی ہیں۔ مگر جب اس میں زہریلا مادہ کثرت سے لفوذ پا جاتا ہے۔ اس وقت مریض کو اپنی عادات "پرہیز" اپنے پر نالاں ہوتا ہے۔ پھر اس پھنسی سے مختلف دانے مسور کی دال کے برابر پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ جن کو انگریزی میں سفلس یا ہارڈ شنگر اور عربی میں آبلہ فرنگ کہتے ہیں۔ یہ بیماری انسان کے سوا کسی حیوان کو نہیں ہوتی۔ یہ مرض پرانے زمانہ میں نہ تھی۔ بلکہ یہ تین چار صدی سے جاری ہے۔

پہلے پہل یہ چونکہ جزائر فرنگ میں پھوٹی تھی۔ اس لئے اس کا نام آبلہ فرنگ رکھ دیا گیا۔ یہ مرض متعدی ہے۔ چونکہ دوسرے سے چھوت سے لگ جاتی ہے کسی مرد کو اسی بیماری والی عورت سے جماع کرنے سے یہ مرض عورت سے مرد کو ہو جاتی ہے۔ اور عورت کو یہ مرض مخشہ ہونے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا پیشہ ہی مکروہ ہے۔ اور شب و روز کثرت فعل کی مرتکب ہوتی ہے۔ لہذا یہ بسبب کثرت وقوع منی کے موضوع مخصوص عورت کا فاصد ہو کر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے نیز اس سے کئی دوسرے مردوں کو یہ مرض سرایت کر جاتا ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں یہ قدرت کی طرف سے بدکاری کے جرم میں سزا ملتی ہے۔ اس مرض والے ساتھ کھانا نہ کھائے اس کے جھوٹے برتن میں پانی پیئے۔ اور اس کے پاخانہ یا پیشاب کی جگہ

پیشاب کرنے۔ اس کا لباس پہننے سے بھی یہ مرض لگ جاتا ہے۔ یہ بیماری سب سے بدترین بیماری ہے۔ اور یہ معمولی علاج سے زائل نہیں ہوتی۔ جب آتشک کی ایک یا دو پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ تو ان سے ایک گندہ مواد خارج ہوتا ہے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد جنگاسہ کے غدود جاذب متورم ہو کر سخت ہو جاتے ہیں بعض مریضوں کے تمام جسم کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ ورنہ گنج ران کے غدود تو ضرور پک جاتے ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ان میں مادہ پڑ کر تعفن پیدا کرے تو اس کی بدبو سے کئی آدمی مر جاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں اس بیماری کی وجہ سے مریض کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض پست ہمت اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ سر۔ ہاتھ اور پاؤں اور جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ حلق اور تالو متورم ہو جاتے ہیں۔ چھاتی۔ شکم۔ رانوں اور بازوؤں پر گلابی رنگ کے داغ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جن کا رنگ تانبے کی مانند ہوتا ہے۔ اور ان کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے۔ مگر درد یا جلن ان کے اندر نہیں ہوتی۔ اگر ان حالات میں علاج مکمل نہ کیا جائے۔ تو مرض تیسرے دور میں داخل ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں زہریلا مادہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور ہڈیوں ملا۔ دماغ اعصاب پھیپھڑے۔ جگر گردے وغیرہ میں یہ مرض پہنچ جاتی ہے۔ یہ حالت ایک سال تک رہتی ہے

پہلے تو جب ڈرا آتشک زدہ عورت سے جماع کیا جائے۔ اس سے تیسرے چوتھے روز معمولی سی پھنسی آلہ تناسل پر یا ابھار سا ظاہر ہوتا ہے اس کے آٹھویں روز جنگاسہ کی گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ ان کے چالیس روز بعد جسم پر داغ پیدا ہوتے ہیں۔ مرض پیدا ہونے کے تین ماہ کے اندر اندر علاج شروع کیا جائے۔ تو صحت کی امید ہو سکتی ہے۔ ورنہ مشکل سے یہ مواد جسم سے دور ہوتا ہے۔ اکثر فقیر اور سنیاسی لوگ کا منہ کا کشتہ سفید اکسیر کی یا ہڑتال وہ قیمہ سفیدہ اکسیری اس مرض کے استعمال میں سمجھے ہیں

جو کہ بہت مفید ثابت ہوئے۔ اس مرض میں زہریلی ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لیکن ابتدائی دور میں زہریلی ادویہ کا استعمال نہ کریں۔ بلکہ نباتاتی ادویہ زیادہ مفید ہیں

گل نیلوفر۔ گل حونڈی۔ تبلکتی۔ برادہ شیشم۔ برادہ ابنوس۔ برادہ صندل سفید، عشبہ۔ چوب چینی ہر یک دس تولہ۔ سرپھوکا۔ برگ مہندی شاہترہ۔ بفایج۔ افیون۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ تمام ادویہ کو جوکوب کرکے ۳ تولے رات کے وقت تین پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کے وقت آگ پر چڑھا دیں۔ جب آدھ سیر پانی رہ جائے تو اتار دیں۔ اور تین تولے شہد اس میں ملاکر ٹھنڈا ہونے پر چھان کر نوش کریں

منضج مسہل۔ عناب۔ آلو بخارا۔ ہر ایک ۵ دانہ سپستان ۱۱ دانہ۔ تخم کاسنی نیم کوفتہ۔ تخم خیارین۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ تخم خطمی۔ برگ بادرنجبویہ گل منڈی۔ برہم ڈنڈی۔ برگ شاہترہ۔ چرائتہ۔ بادیاں۔ کوفتہ افتیمون ہر ایک ۶ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۴ ماشہ۔ مویز منقہ یک تولہ رات کو عرق کاسنی عرق شاہترہ۔ عرق منڈی ہر یک ۷ تولہ میں تر کرکے صبح کے وقت مل چھان کر صاف کرکے گلقند تولہ ملاکر نوش کریں۔ ہر روز دو ہفتہ تک۔

اس کے بعد تمر ہندی ۵ تولے گل سرخ خشک۔ دانہ حب النیل۔ ریشہ خطمی بیخ حنظل اور ہر ایک ایک ماشہ۔ سنا مکی ۹ ماشہ۔ مغز فلوس خیار شنبر ہر ایک ۶ ماشہ ترنجبیں ۴ تولے۔ شیر خشت ۱ تولہ منضج میں بڑھا کر آلو بخارا ۷ دانہ اور مویز منقی ۲ تولے وزن کرکے بجائے عرق کاسنی کے عرق گاؤزبان شامل کریں۔ اور وزن ہر ایک تیس تیس تولے لے کر بدستور صبح کو مل چھان کر صاف کرکے شیرہ مغز بادام ۷ دانہ داخل کرکے نوش کریں۔ اگر اس سے اسہال بخوبی نہ آئے۔ اور خوب نکلے۔ تو پوست ہلیلہ کابلی۔ السنتین ہر ایک ایک تولہ اضافہ کریں جب تنقیہ ہو جائے۔ تو مندرجہ گولیوں سے کوئی

نسخہ تیار کریں۔ اور استعمال میں لائیں۔ رسکپور ۲ ماشہ۔ الائچی خورد دو ننگ ٹوپی والے ہر یک ایک تولہ تلسی کے پتوں کا پانی نکال کر کھرل کریں۔ اور گولیاں بقدر کوکنار دشتی بنائیں۔ ایک گولی بوقت صبح ہمراہ بالائی شیر گائے میں لپیٹ کر نگل جائیں۔ پرہیز دن کے وقت سونا۔ گرم گرم غذا کھانا۔ میٹھا شربت۔ ملنیات۔ دوائی کھانے کے تین گھنٹے بعد تک پانی نہ پیوے۔

تخم بلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ سیاہ۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ سیماب ایک ماشہ شنگرف ½ تولہ سب کو باریک کرکے پڑیاں بنائیں۔ اور ایک پڑیا صبح اور ایک شام ہمراہ عرق۔ کو دس تولہ دیں۔ تمام ادویہ کو کم از کم متواتر چھ گھنٹے کھرل کرو۔ تاکہ سیماب کی چمک دور ہو جائے۔

اسپند ۸ ماشہ۔ اجوائن خراسانی، اجوائن دیسی ہر ایک ۴ ماشہ شنگرف کوئلہ ہر ایک دس ماشہ۔ سب کو باریک کرکے ۱۲ پڑیہ بنا لیں۔ اور ہر ایک پڑیہ کی دھونی بوقت شام دیا کریں

مریض کو برہنہ جسم ایک کرسی پر بٹھائیں۔ اور کمر سے گردن تک اسکو ایک کمبل اوڑھا دیں۔ پھر ایک لمبی بالٹی میں کھولتا ہوا پانی کرسی کے نیچے رکھیں اور اس کے اوپر ایک پڑیہ کھول کر ڈالتے جائیں کچھ پانی کی بھاپ اسکے جسم پر سرایت کرے گی۔ اور دوا کا دھواں زخموں پر لگے گا۔ مریض کو پسینہ آ جائیگا اور دھوآں کا اثر اس کے اندر تک پہنچے گا۔ اگر دھونی سے پسینہ نہ آئے۔ تو وہیں بیٹھے اسے گرم چائے پلائیں

مرہم فرنگ

کافور سنگجراحت۔ ہر ایک دو ماشہ۔ مرداسنگ ایک ماشہ۔ توتیا کرمانی رال ہر ایک ایک تولہ۔ کتھ سفید سوا تولہ۔ موم سفید ۴ تولے۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ کر کپڑے سے چھان کر موم اور روغن پگھلائیں اور نیچے اتار کر باریک

کشتہ جات (چاندی)

واسطے تقویت اعضا رئیسہ دباہ کو مفید ہے۔ ہمراہ پان ایک رتی کھانا چاہیئے آدھ پاؤ برگ عشق پیچہ اور پاؤ برگ کو پخ دونوں کو باریک پیس لیں اور اکٹھا کر کے ان کے اندر روپیہ رکھے دو اُپلے لے کر ان کے اندر کسی قدر گڑھا کرئے اور دونوں اُپلوں کے درمیان معہ روپیہ و برگ مذکور کے رکھ کر آگ دیں اور جب سرد ہو جائے تو آہستہ سے نکال لیں۔ بس روپیہ خاک ہو گا۔

چاندی خالص ا تولہ کا پترہ کر کے عرق لٹومری یا لگوہری میں ۵ دفعہ بجھائیں پھر اسی بوٹی کے نغدہ میں ۵ برگ وشاخ کوٹ کر درمیان چاندی کا پترہ رکھ کر دو پیالوں کے درمیان بند کر کے گل حکمت کر کے ۱۰ سیر آگ دیں کشتہ ہو جائیگا خوراک ا رتی۔ شہد خالص ½ ا ساٹ روز تک کھائیں۔ جریان سوزاک امساک سرعت۔ احتلام اور دل کی دھڑکن کو دُور کرتا ہے۔

کشتہ سونا:۔

سونا ایک تولہ لے کر اس کا برادہ کریں اور برگ نیم سبز کے پاؤ بھر پانی میں خوب کھرل کریں۔ پھر دو اُپلے خانگی بوزن ایک سیر پختہ میں رکھ کر آگ دیں۔ کشتہ تیار ہو گا سرد کر کے باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ خوراک بقدر دانہ خشخاش ہمراہ مکھن کھاتے رہیں۔ اس سے ضعف مثانہ دور ہوتا ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور مضبوط کرتا ہے۔ قوتِ امساک پیدا کرتا ہے۔ پرہیز ترش وتیل والی اشیاء دال۔ موٹھ۔ میتھی۔ دال مسور ٭

خاردار چولائی ایک پاؤ کے نغدہ میں ایک تولہ کا پترہ رکھ کر کوزہ گل میں گل حکمت کریں اور ۲۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو جائے گا۔

ثانیہ:۔

سفید پھول والی منڈی بوٹی ۲ تولے کوٹ کر نغدی بنا کر ایک پیسہ درمیان رکھ کر

دس سیر باجک دشتی کی آگ دیں۔کشتہ بحکم خدا تیار ہو گا۔خوراک تین چاول ہمراہ مکھن۔نامرد کو مرد۔پیر کو جوان۔بزدل کو شیر بنانے والا۔جسم انسانی کے واسطے برقی اثر رکھتا ہے۔غیر مدبر کھانا قے آور ہوتا ہے۔دوران سر اور فسادِ خون پیدا کرتا ہے تیل اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔

ایک بڑا ڈبل پیسہ لیکر بڑے مار وبینگن میں دے کر دس سیر اوپلوں کی آگ دیں پھر نکال کر جوڑ کا چھلکا ۵ تولہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں پھر نکال کر آک کے دودھ میں دوپہر کھرل کریں اور کسی کوزہ میں بند کر کے دو سیر اوپلوں کی آگ دیں۔اسی طرح چار پانچ بار کریں نہایت عمدہ کشتہ ہو گا۔

قلعی :-

چھال تازہ درخت کیکر۔پاؤ بھر لے کر کوٹ کر رانگا ایک تولہ کا پترا لے کر نغدہ مذکور میں رکھ کر ایک سیر ٹاکیاں اوپر لپیٹ کر جنگلی اوپلے ۵ اسیر کی آگ دیں۔کشتہ ہو گا۔مقوی باہ جریان۔سرعت انزال کو مفید ہے۔خوراک ۱/۲ رتی ہمراہ بالائی یا مکھن پرہیز ترش وتیل والی اشیا سے کریں۔

سم الفار :-

درخت تھوہر کی تازہ لکڑی لے کر اس کو اندر سے خالی کر کے سم الفار ایک تولہ کی ڈلی رکھ کر لکڑی کا منہ بند کر کے تین چار سیر پارچہ میں لپیٹ کر گل حکمت کر کے خشک کر لیں اور گزپٹ کی آنچ دیں کشتہ ہو گا۔مقوی معدہ اور حیض جاری کرتا ہے تپ کے لئے مفید ہے۔خوراک ایک سرخ سے ۱/۲ سرخ ہمراہ شربت سکنجبین۔اور لعاب بیدانہ استعمال کریں۔

شنگرف :-

صاف شدہ انڈوں کے چھلکے ایک تولہ۔شنگرف رومی ۶ ماشہ دونوں کو خوب باریک پیس کر آک کے دودھ میں تر کر کے خشک کر لیں۔اسی طرح سات بار تر اور خشک کر کے کے بعد گل حکمت کر کے گزپٹ کی آگ دیں۔کشتہ ہو گا۔خوراک دو سے چار چاول تک ہمراہ

تازہ مکھن نہایت مقوی باہ ہے۔

ہڑتال ورقیہ:۔

ایک عدد پیٹھا لیکر۔ درمیان سے آدھا پیٹھا کھود کر ہڑتال ورقیہ کی ایک ڈلی میں رکھ کر اجزائے مخرجہ سے بند کر کے ایک گڑھے میں اتنی آنچ دیں کہ پیٹھا جل جائے۔ کشتہ سفید نکلے گا۔ یہ امراض فسادِ خون۔ آتشک۔ بخار ہر قسم۔ منی کو نافع جذام دق اور جریان کو نافع ہے۔ عمدہ کشتہ ہے جو سفید ہو جاوے۔ اور آگ پر دھواں نہ دیوے۔ خوراک نصف چاول ہمراہ شہد۔

بچوں کی پرورش کے لئے ضروری ہدایات

۱۔ بچہ کو ایسے حوادث سے بچایا جائے جن سے ان کے جسم کو ضرر پہنچے یا ہاتھ پاؤں کے بیکار ہونے یا جان کے جانے کا اندیشہ ہو۔

۲۔ بچہ کی صحت قائم رہے۔

۳۔ بچہ کے قوائے مشاہدہ کو رفتہ رفتہ ترقی ہوتی رہے۔

۴۔ ان اشیاء کا علم جو اس کے گردوپیش ہوں بڑھتا جائے۔

۵۔ بچوں کو ماں باپ

۶۔ وہ خوش حرکات، آداب محفل سے آشنا۔ نیک خصلت اور اچھے چلن کا نکلے مختصر یہ کہ بچوں کو اس دنیا میں رہنے کے لائق بنایا جائے جس میں جوان ہو کر ان کو گزارہ کرنا ہے اور ان کو اس قابل کر دیا جائے۔ کہ وہ دنیا میں سہولت اور کامیابی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔

یہ باتیں یاد رکھو۔ کہ بچوں کو کسی حالت میں نہ مارو۔ بجز ایسی صورت کے کہ جب دوسروں کو یا اپنے آپ کو نقصان پہنچانا چاہیں۔

غذا:۔

یہ بات بھی طبی طور پر ثابت ہے کہ بچوں کو جس زمانہ میں رہ پڑھتا ہے۔ ایسی غذا کی جس

سے نمو کو ترقی ہو۔ بہ نسبت اس بڑے آدمی کے جس کے نمو کا زمانہ گزر چکا ہے زیادہ ضرورت ہے اس لئے محض چاول اس کی غذا کے لئے کافی نہیں ایسا اناج جس میں نشاستہ زیادہ مثلاً گندم۔ نخود، ماش وغیرہ بچہ کی روزانہ غذا کا حصّہ ہونا چاہیئے یہ ضروری نہیں ہے کہ غذا زیادہ قیمتی ہو۔ لیکن ایسی ضرور ہو جس سے بچہ کی ڈیل بڑھے اور اس سے قوت پیدا ہو۔ دال۔ دودھ اور دہی بھی کھلانا چاہیئے۔

ورزش

اس کے متعلق چند اصولوں کا سمجھ لینا ضروری ہے

۱۔ بچوں کی تندرستی کے لئے ورزش لازمی چیز ہے

۲۔ ایسی ورزش جس کو بچے اپنی مرضی سے اختیار کریں بہتر ہے۔

۳۔ ورزش جس قدر زیادہ خوش کرنے والی ہو اسی قدر بہتر ہے۔

۴۔ جس قدر مقتضائے قدرت یہ ورزش ہو اسی قدر مفید ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ محض جمناسٹک کی ورزشیں اس قدر اچھی نہیں ہیں جیسا کہ بالعموم ان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں بعض حالات میں اعضاء کو خلاف قدر لانا پڑتا ہے۔ ورزش آسمان کے نیچے یا گھر کے صحن میں ہو بھو ایسی ہی صاف ہونی چاہیئے۔ جیسے کسی صاف ستھرے میدان کی یا سمندر کے کنارے کی ہوتی ہے۔

لڑکیوں کے واسطے بھی اس قسم کی ورزش ضروری ہے۔ ہندوستانی معاشرت میں اس بات کا کافی غور نہیں کیا گیا جن لڑکیوں نے بچپن ہی میں ورزش کی ہے جوان ہو کر وضع حمل میں بیاہ کے بعد ان کو آسانی ہوتی ہے برعکس اُن کے جنہوں نے لڑکپن میں بالکل ورزش نہیں کی ہے یا بہت کم کی ہے وہ جوان ہو کر نحیف اور ناتواں ہوتی ہیں۔ اور وضع حمل میں یا تو سخت اذیت پہنچتی ہے۔ یا جان جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بچے قدرتی طور پر کھیل کود کر اور بھاگ دوڑ کر ورزش کر لیتے ہیں۔ قدرت

قدرت الٰہی نے ان کو صحت اور نمو کے لئے یہ مادہ ان میں رکھا گیا ہے پس اس قسم کے اُچھلنے کودنے بھاگنے دوڑنے سے ان کو روکنا غلطی ہے۔ بلکہ بجائے روکنے کے ان اس کا ہمیشہ موقع دینا چاہیئے۔

گھروں سے باہر کھیلنے کے بہت سے ہندوستانی کھیل ہیں۔ جن کو کھیل کر لڑکے اور لڑکیوں کی ورزش بخوبی ہو جاتی ہے ان کھیلوں کو اس خیال سے کہ وہ پرانے طریقہ کے ہیں جو اب وضع کے خلاف معلوم ہوتے ہیں ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے وہ ہندوستانی بچوں کے مناسب حال ہیں اور بچوں کو ان سے کافی خوشی اور ورزش میسر ہوتی ہے۔ بلکہ ان کھیلوں کی جگہ دوسرے کھیل قائم کرنے مشکل ہیں۔ بالخصوص جہاں مخلوق خدا کی کثرت نہ ہو۔

آسائش

کپڑے ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں۔ تاکہ اعضائے جسمانی کو اپنی حرکتوں میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔ بالخصوص ہاتھ اور پاؤں کو اپنی حرکتوں میں بالکل ہی آزادی رہے بچہ جس کو حرکت کرنے سے کسی وقت بھاگنے کی حالت میں سکون نہیں ہے۔ اس کے کپڑے ایسے نہ ہونے چاہئیں کہ وہ کسی طرح اس کو حرکت سے روک دیں۔ کسی کپڑے کا کوئی حصہ بھی ایسا تنگ و چست نہ ہونا چاہیئے کہ بچہ کے دوران خون یا اس کے سینہ اور شکم کی قدرتی جنبشوں میں خارج ہو۔ کسی حالت میں بدن پر کپڑا کہیں نہ ایسا کسا جائے کہ اس کا نشان جسم پر پڑھ جائے۔ اس قسم کے نشان اکثر لڑکیوں کی کمر پر دھوتی کی بندش سے لڑکیوں کے سینہ بند کو کس کر باندھنے سے پڑ جاتے ہیں۔ جوان عورت سینہ بند بھی اکثر تنگ بنا کر پہنتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سینے کو پھیلنے میں روکاٹ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے سینہ کی چوڑائی کم رہ جاتی ہے اور تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔

خوبصورتی بڑھانے کا نسخہ

چہرہ پر چھائیاں اور کیل وغیرہ چہرہ کو بدزیب کر دیتے ہیں۔ اِن کو دُور کرنے کے لئے سینکڑوں قسم کے پاوڈر اور کریم رائج ہیں لیکن ان کا کوئی مفید اثر نہیں ہوتا۔ ذیل میں ایک سادہ لیکن مجرب نسخہ درج کیا جاتا ہے۔

علاج:۔ لیموں کا رس گلاب کے عرق میں ملا دیویں اور اس کو روزانہ چہرہ پر ملیں اور چند منٹ کے لئے رہنے دیں۔ اور اس کے بعد اس کو دھو ڈالیں۔ اس سے چہرہ کی جلد بالکل صاف اور خوبصورت ہو جاویگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جسمانی صحت کو ٹھیک رکھنے کا خیال بھی رکھیں۔ کیونکہ بدہضمی سے عام طور پر چہرہ کی رنگت بگڑ جاتی ہے اور کیل وغیرہ نکل آتے ہیں۔ اِسلئے صحت بخش غذا خوبصورتی کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

پھل۔ دُودھ سبزیاں خوبصورتی کو بڑھاتی ہیں۔ خصوصاً سنگترہ اور سیب اور برعکس اس کے گندی غذا۔ مٹھائیاں۔ اچار۔ چٹنیاں۔ چائے تمباکو زیادہ گوشت کثرت استعمال میدہ اشیا خوبصورتی کو بگاڑتا ہے۔

امراض مستورات

جملہ امراض مستورات مادہ فاسد کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے۔ عموماً مستورات ورزش وغیرہ بالکل نہیں کرتیں اور غذا کے کھانے پینے میں بداعتدالیاں ان سے زیادہ سرزد ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو کھلی ہوا اور روشنی سے مستفید ہونیکا بھی کم موقعہ ملتا ہے پردہ کے رواج کی وجہ سے قدرت کی بیش بہا شعاعیں (الٹرا وائلٹ ریز) مستورات کو نصیب نہیں ہوتیں۔ جو قدرت بغیر کسی معاوضہ کے ہر امیر و غریب کو دے دیتی ہے۔ الٹرا وائلٹ کی کمی کیوجہ سے مستورات کے خون میں سُرخ ذرات کی کمی ہوجاتی ہے۔ اب ہم چند ایک مریضوں کا ذکر کرتے ہیں۔

حیض کی خرابیاں۔ خونِ حیض کا باقاعدہ نہ آنا۔ کم و بیش آنا درد سے آنا اس کی وجہ زیادہ تر قبض ہے اور اس کے ساتھ ہی ہاضمہ کی خرابیاں شامل ہیں۔ علاج۔ دو سے لیکر تین دن کا فاقہ کریں۔ اس کے بعد غذا کا خیال رکھیں۔ ثقیل غذا مصالحہ جات سے پرہیز کریں اور سادہ غذا دودھ سبزیاں پھل استعمال کریں۔

جریان الرحم۔ اس مرض میں سفید رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔ جس سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے انتڑیوں میں مادہ فاسد کا اجتماع ہے اس کا دباؤ اعضاء پوشیدہ پر پڑتا ہے اور اس دباؤ کی وجہ سے سفید رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

علاج۔ چند یوم کے فاقہ کے بعد دودھ کا علاج جاری کریں۔

ہسٹیریا۔ اس مرض میں دورے پڑتے ہیں۔ اور غشی آجاتی ہے۔ اس کا سبب خونِ حیض کا رک جانا ہے۔ رکا ہوا خونِ حیض اعصاب کی حرکت میں مخل ہوتا ہے اسلئے دورہ شروع ہو جاتا ہے۔

علاج۔ تین دن کا فاقہ کر کے اسکے بعد غذا کا پروگرام مجوزہ ڈاکٹری ساٹ صفحہ ۴۴ پر پوری پابندی سے چلیں۔ مکمل آرام ہوگا۔

اٹھراہ۔ اس مرض میں بچہ تو پیدا ہوتا ہے لیکن وہ تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر مرجاتا ہے اس کے علاج کے لئے سینکڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس کا سبب یہ ہے کہ اسکا اصلی سبب ادویات سے علاج کروانے والے نہیں جانتے اس کا صحیح علاج کیسے کر سکتے ہیں۔

وجہ۔ حمل ٹھہر جانے کے بعد جماع کرنا اس طریقہ سے رحم میں کمزوری آجاتی ہے اور بچہ کی مناسب پرورش نہیں ہوتی پس یا تو بچہ مر جاتا ہے یا بعض صورتوں میں حمل گر جاتا ہے۔

علاج۔ حمل ٹھہر جانیکے بعد ہرگز جماع نہ کریں۔ شرطیہ فائدہ ہوگا۔

بعض صورتوں میں جسم میں مادہ فاسد کا بار رحم کی نشو و نمائی قوتوں کو کمزور کر دیتا ہے اس صورت میں چند دن کا فاقہ کر کے جسم کو مادہ فاسد سے صاف کر دیویں اور جسم کو طاقتور بنانے کے

سلئے ایک ماہ کے لئے دودھ کا علاج جاری رکھیں۔

اختیاری پیدائش

آج کل ہر طرف برتھ کنٹرول کی پکار سنائی دے رہی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ زیادہ اولاد کا پیدا کرنا اقتصادی نقطۂ نگاہ سے برا ہے۔ لیکن جو ذرائع اس کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں وہ بڑے شرمناک اور خلاف قانونِ قدرت ہیں۔ اس کا صحیح علاج خواہشات پر قابو پانا ہے۔ لیکن حقیقی علاج کو چھوڑ کر مصنوعی آلات سے نفسانی خواہشات کو پورا کرنا خلافِ قانونِ قدرت ہے۔

جب ہم قدرت کے برخلاف کوئی کام کرتے ہیں۔ تو اُس کی سزا ہمیں ضرور ملتی ہے۔ یہی حال مصنوعی آلات کے استعمال کا ہے۔ اسمیں سنگین امراض لاحق ہونیکا اندیشہ ہے۔ خصوصاً مستورات کو اب ہم کثرت اولاد جس کو روکنے کی کوشش ہو رہی ہے اس کا باعث شہوت ہے یہ اعتدال کی حد سے بڑھ جانیکی وجہ مادہ خاسد ہے جو زہریلی غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ حیوانات اپنی قدرتی غذا کھاتے ہیں۔ اس لئے ان میں یہ جذبہ حد اعتدال سے نہیں بڑھتا۔ مہاتما گاندھی نے اپنے عملی تجربات سے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ صرف غذا ہی ہے۔ جو کہ شہوت کو قابو میں رکھ سکتی ہے۔ شہوت کو اعتدال پر لانے کی اُنہوں نے کئی تجربات کئے۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پھل بطور غذا نفسانی خواہشات کو حد اعتدال میں رکھنے کیلئے اپنا ثانی نہیں رکھتے اس کا ذکر اُنہوں نے اپنی کتاب "سچائی کے ساتھ میرے تجربات" میں واضح کیا ہے۔ حضرت انسان کا ہر وقت اندھا دھند شہوانی خیالات میں غرق رہنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کا دماغ صحیح رہنمائی کرنے سے قاصر ہے اس جنون کی وجہ مادہ خاسد ہے جو گندی غذا سے پیدا کرتا ہے علاج۔ تین سے لیکر ۷ دن کا فاقہ میں روزانہ انیما کریں اور پھلوں کے رس نوش فرماویں اور اس کے بعد ڈاکٹر ای راٹ کا مجوزہ پروگرام مندرجہ صفحہ ۴۴ پر عمل کریں۔ اس سے بیجا شہوت جاتی رہیگی جو انسان کے ہوش و حواس کو کھو دیتی ہے میرا دعویٰ ہے کہ اگر دنیا میں پھلوں کو خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے تو برتھ کنٹرول کی بالکل ضرورت نہ رہے دنیا میں گندے اور فحش خیالات مفقود ہو جائیں۔

ختم شد

قرابادین قادری نولکشوری

علم طب کی مشہور ترین ۔ اور مستند ترین یہ کتاب قرابادین قادری کا اردو ترجمہ کیا ہے جسے سب سے پہلے مطبع نولکشور لکھنو نے شائع کیا تھا ہماری فرم نے زر کثیر صرف کر کے اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے ۔ اس کتاب میں انسان کے سر سے لے کر پاؤں تک کے جملہ امراض مجرب ادویات بنانے کی ترکیبیں ۔ تمام ادویہ کے اثرات و فوائد اور ان دواؤں کی پوری تشریح کر دی ہے ۔ اور ادویات کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ان کے نام حروف ابجد کے مطابق لکھے گئے ہیں ۔ اپنی افادی حیثیت اور جامعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب ایک ایسے گھریلو طبیب کا حکم رکھتی ہے ۔ جس سے ہر قسم کی بیماریوں کا خود بخود علاج کیا جا سکتا ہے ۔ اس کتاب کے نسخے نہایت عمدہ اور ہر لحاظ سے نہایت مفید ہیں ۔ اور ان بیش بہا خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کا ہر طبیب کے پاس ہونا ۔ بالخصوص ہر گھر میں موجود رہنا اشد ضروری ہے ۔ قیمت پانچ روپے صرف

قرابادین احسانی

علم طب کی یہ مشہور کتاب انسانی امراض کی تشخیص ادویات کی تشریح ان کے طریق ہائے استعمال اور ان کی تاثیر و نتیجہ پر مشتمل ہے اور اس میں ادویات کی فہرست درج کرنے کے علاوہ ان کے ناموں کا تذکرہ حروف ابجد کے تحت کیا گیا ہے ۔ انسانی بیماریوں میں سے کوئی بیماری ایسی نہیں ۔ جس کی مختلف اور مستند ادویات اس کتاب میں درج نہ کی گئی ہوں

ان خوبیوں کے اعتبار سے یہ کتاب ایک طبیب حاذق کی حیثیت رکھتی ہے اور جو ہر مرض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے

ہماری فرم نے یہ کتاب بہت سے صرف زر کثیر سے افادہ عام کے لئے شائع کی ہے تقریباً پونے دو سو صفحات کی یہ کتاب عمدہ کاغذ پر بڑی خوبصورت لکھائی چھپائی سے شائع کی ہے ۔ ان تمام اوصاف کے باوجود لوگوں کے فائدے کے لئے اس کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے علاوہ خرچہ ۔

منگوانے کا پتہ

منگوانے کا پتہ } سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

ہدایت نامہ خاوند

مصنفہ کویراج ہر نام داس۔ یہ مشہور و معروف کتاب شادی شدہ مرد و عورت کے لئے لکھی گئی ہے۔ جس میں مفید نصیحتیں۔ کارآمد اور راز کی باتیں۔ خفیہ ہدایتیں۔ درج کی گئی ہیں۔ ہر نوجوان شادی شدہ جوڑے کے لئے ایک انمول تحفہ جس کا مطالعہ ان کے لئے ضروری ہے۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ۔ قیمت دو روپیہ صرف علاوہ خرچہ۔

ہدایت نامہ بیوی

مصنفہ کویراج ہر نام داس

نئی نویلی دلہن کے لئے بہترین جو علاوہ امور خانہ داری کے خاوند کے ساتھ بہترین جنسی تعلقات قائم کرنے کی مفید ہدایات۔ مفید مشورے۔ پرورش اطفال پر مفید اور کارآمد ہدایتیں اور حسن تندرستی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے زریں اصول درج ہیں۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ کتاب ہذا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

ہدایت نامہ پرورش بچگان

مصنفہ کویراج۔ ہر نام داس) اس کتاب میں پرانے تجربہ کار طبیب اور بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے ماہر نے وہ باریکیاں درج کی ہیں جن کا جاننا بچہ کی صحت قائم رکھنے کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس میں عورت کی سیرت و کردار کے ہر پہلو پر سیر حاصل واقفیت بہم پہنچاتے ہوئے غذا اور چارٹ رسالہ صحت و اخلاق زندگی کی تدریجی ترقی کی وضاحت اور اصولی بحث سے زچہ و بچہ کی وضع حمل سے لے کر دانت نکلنے تک کی بیماریوں اور چھوت چھات کے عوارض اور ان کے علاج بتلائے ہیں۔ کتاب کی ضخامت تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے کتابت طباعت عمدہ۔ مجلد سرورق مع رنگین گرد پوش آرٹ کاغذ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ خرچ

ہدایت نامہ غذا

مصنفہ کویراج ہر نام داس قوم کی مضبوطی کا راز خوراک اور ریاضت میں پنہاں ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ قسمت باورچی خانہ ہی سے بنتی ہے نیز دوا کی نسبت خوراک نے زیادہ بیمار اچھے کر دیئے ہیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ

منگوانے کا پتہ { سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

کام شاستر

یہ کتاب سنسکرت - عربی - روسی - فرانسیسی انگریزی غرض بیسیوں کتابوں کا نچوڑ ہے - جس کے مطالعہ سے میاں بیوی ازدواجی زندگی نہایت خوشگوار بن جاتی ہے - اور گھر ایک ابدی بہشت کا نمونہ بن جاتا ہے - مقبولیت کی وجہ سے کئی بار چھپ چکی ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

پریم شاستر - اس کتاب میں جوانی اور شادی کی مسرتیں حاصل کرنیکے طریقے بیوی کو خوش رکھنے کے اور گھر کو بہشت بنانے کی تدابیر حسن اور تندرستی قائم رکھنے کے زریں اصول نہایت تفصیل سے درج ہیں سرورق رنگین قیمت ڈیڑھ روپیہ

سہاگ کی پہلی رات

اس کتاب میں ایک دلہن کی زبان سے اس کی شب عروسی کی داستان نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان کی گئی ہے علاوہ علاوہ مرد اور عورت کے تعلقات کے لئے خاص ہدایات اور قیمتی مشورے درج ہیں یہ کتاب شادی شدہ جوڑے کے لئے ایک گرانقدر تحفہ ہے مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ خرچہ

گرہستھ شاستر

شادی شدہ جوڑے کے لئے نہایت ضروری پرائیویٹ واقفیت عورت کی فطرت اور دلی امنگوں کا دلچسپ مطالعہ سائنس کے نہایت قیمتی راز - بیسیوں پوشیدہ نکتے آڑے وقت کام آنے والے نیک مشورے پیار و محبت کے کامیاب گر سچی اور سبق آموز داستانیں - دو دلوں میں پیار و محبت کھینچنے والی ایک انوکھی دلچسپ کتاب جس کو جس کسی نے پڑھا تحسین و آفرین پکار اٹھا - انداز بیان دلکش قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

مجربات افلاطون

علم العلاج کی یہ نادر بے نظیر کتاب عالیجناب فخر الاطباء حکیم شہزادہ غلام محمد خاں طبیب بمہاراجہ جموں و کشمیر کے نبیرہ حکیم سید احمد حسین شاہ گیلانی حاذق الاطباء ماہر طب وجاحت کی تالیف ہے - جس میں ہر قسم کے امراض انسانی کے بے ہدف مجربات درج کئے گئے ہیں - سوا سو صفحات کی یہ کتاب بڑی بڑی ضخیم طبی کتابوں پر بھاری ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے علاوہ خرچہ

منگوانے کا پتہ سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

رموزِ پہلوانی باتصویر

موجودہ دور میں اپنی طاقت کو بڑھانے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے فن پہلوانی کے رموز و اسرار سے آگاہی حاصل کرنا ازحد ضروری ہوگیا ہے۔ اور یہ ضرورت اسی صورت پوری ہوسکتی ہے۔ جبکہ پہلوانی کے اصول و قواعد سکھلانے کا کوئی ذریعہ موجود ہو مگر یہ ذریعہ استادوں کی زبانی ہدایات سے باہر کہیں نہیں مل سکتا تھا۔

اس مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے رموز پہلوانی میں کشتی لڑنے اور پہلوان بننے کے لئے مختلف قسم کی ورزش کے استادی طریقے پوری تفصیل کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں مزید وضاحت کے لئے تصاویر بھی دی گئی ہے۔ یہ کتاب پہلوانی سیکھنے والوں کے لئے استاد کامل کی حیثیت رکھتی ہے

قیمت عہ ۱ روپیہ چار آنہ علاوہ خرچہ ٹکٹ وغیرہ۔

کلیدِ باغبانی

پاکستان کی اسی فی صدی آبادی کی زندگی کا دارومدار زراعت پہ ہے۔ اور باغبانی زراعت کا اہم جزو ہے جس کے متعلق ہر زراعت کار اور باغبان کو معلومات حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ملک اور قوم کی اس بڑی ضرورت کو مدِنظر رکھتے ہوئے مولانا عبداللہ الاثری نے کلید باغبانی کے نام سے یہ کتاب نہایت محنت مطالعہ اور عرق ریزی سے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں باغبانی کے تمام اصول پھل دار درخت۔ پھول دار درخت اور بیلیں ہر قسم کی سبزیاں۔ چارے اور دیگر اقسام کی نباتات لگانے۔ اور ان کی حفاظت و پرورش کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے جملہ قواعد اور طریقے پوری وضاحت سے پیش کئے گئے ہیں کلید باغبانی کے مطالعہ سے ایک عام کاشتکار بھی اعلیٰ درجہ کا باغبان بن سکتا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت صرف تین روپے علاوہ خرچہ

مناجات مقبول

اللہ تعالےٰ ہر ایک کی سنتا ہے۔ اور حاجت روائی کرتا ہے۔ مگر اس کو پکارنے کے لئے انسان کو سلیقہ چاہیئے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی اس کتاب میں کئی مناجات درج کی گئی ہیں جو پُراثر ہونے کے ساتھ پڑھنے میں بھی بالکل آسان ہیں نعت خانوں کے لئے عمدہ قسم کا تحفہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ صرف

ملنے کا پتہ سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے لوہاری بازار لاہور

کلید النجوم و ممتاز النجوم

علم نجوم پر آپ کی نظر سے بہت سی کتابیں گزری ہوں گی۔ لیکن انسانی زندگی پر مختلف ستاروں کا اثر۔ اور ستاروں کی گردش سے انسان کے لئے پیدا ہونے والے نتائج کی جو تشریح اس کتاب میں پیش کی گئی ہے۔ وہ اس علم کی کتاب نہیں مل سکتی۔

ہاتھ کی لکیریں دیکھنے کے طریقے ستاروں کے ذریعے سے آئندہ زندگی کے حالات معلوم کرنے کے طریقے اور اصول۔ اور اپنی قسمت کو بہتر بنانے کے قاعدے نہایت تفصیل کے ساتھ سادہ اور عام فہم زبان میں بیان کر دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ سفر پر جانے کسی کام کو شروع کرنے شادی بیاہ کی تقریبوں کے لئے سعد تاریخیں نکالنے کے تمام طریقے اس کتاب میں درج ہیں۔ اور مختلف قسم کے فالنامے۔ خوابوں کی تعبیریں اور عملیات و اوراد کی بھی ایک بڑی تعداد شامل کی گئی ہے۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ آپ کو ایک کامل جوتشی بنا دیگا۔

قیمت دو روپیہ ۴ آنے علاوہ خرچہ

ممتاز ٹریکٹر گائیڈ مکمل

مصنفہ و مولفہ نسیم اختر خاں الیف اختر بی اے اس میں ملکیہ حاضرہ کی زراعتی مشینری پر نہایت تحقیق و تدوین کے ساتھ مکمل اور جامع تبصرہ اس کتابچہ کی نشر و اشاعت سے بڑی حد تک ملک و ملت کی بڑھتی ہوئی مانگ کا حل ملحوظ ہو کر محمود ادب میں بھی قابل قدر اضافہ ہوا ہے اسلوب نگارش میں جاذبیت معہ تنوع پیدا کیا گیا ہے ایک معمولی پڑھا لکھا انسان اچھا خاصا ماہر بن جاتا ہے قیمت چار روپے

سنیاسی جڑی بوٹی

اس کتاب میں ہر قسم کی جڑی بوٹیوں کی شناخت اور اس کے خواص پر مکمل بحث کی گئی ہے۔

شناخت کے لئے جڑی بوٹیوں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ تمام کشتے اور نسخے بنانے کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں، جن میں یہ بوٹیاں استعمال ہوتی ہیں کتاب اس فن کی مکمل کتاب ہے۔ اور زبان نہایت سلیس اور آسان ہے۔ ضخامت ۲۵۶ صفحات مجلد گرد پوش رنگین۔ قیمت دو روپیہ بارہ آنے

منگوانے کا پتہ سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

چشمہ جوتش و علم جوتش

جواہر جوتش یعنی نجوم کا علم وہ عجیب علم ہے جس کی مدد سے انسانی زندگی کے متعلق پیش آنے والی ہر بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اور اچھے یا برے مستقبل کا مکمل حال معلوم کیا سکتا ہے۔ پبلک کے شوق اور دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری فرم کے علم النجوم یعنی جوتش کے علم کا بے بہا خزانہ ہے۔ چشمہ جوتش و علم جوتش کے نام سے اتنی محنت اور اہتمام سے طبع نرالی ہے۔ جس کا جواب نہیں مل سکتا۔ اس کتاب میں مستقبل کے حالات زندگی کے ساتھ ستاروں کا تعلق۔ آنے والے زمانے میں سعد نحس کی کیفیتیں معلوم کرنے کے جملہ طریقے اور تمام قاعدے پوری تفصیل سے درج کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت بہت تھوڑی صرف دو روپے آٹھ آنے۔ جو علاوہ محصول ڈاک ہے

ہر فن مولا جس میں تمام ہنر بڑی بڑی محنت اور بلا کمیا کینہ بعض درج ہیں ہر شخص تھوڑے سرمایہ سے روزی کما سکتا ہے قیمت ۸ عہ

ممتاز الرمل و جواہر الرمل

علم رمل کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ یہ علم ستاروں کی گردش اور ان کی حرکات و سکنات پر مشتمل ہے جو انسان کی زندگی کے حال و مستقبل کی تعمیر میں نشانات ہوتے ہیں۔ اس علم کے ذریعہ سے زندگی کے ماضی، حال اور مستقبل میں گزرنے والے تمام حالات اور ان کے تغیر و تبدل میں ستاروں کی گردش وغیرہ کے اثرات و نتائج کی پوری پوری اور مکمل کیفیات معلوم کی جاتی ہیں، اس کتاب میں علم رمل کے تمام اصول مفصل طور پر درج کئے گئے ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

خراد بالتصویر مصنف ایس حمید خانی ہر انجینئر نے کافی محنت اور کاوش کے بعد خراد یہ مستریوں انجینئروں اور اپرنٹسوں کے لئے ایک بہترین کتاب پیش کی گئی ہے جس میں ... کے ہوم اور چوڑیاں کاٹنے کا حساب سنٹر لگانا ہنر ڈرائنگ کے طریقے ٹیمپل پر سکیریوں کی پیچ وغیرہ کے متعلق مفید اور کارآمد گر درج ہیں۔ جو دوسری کسی خراد کی کتاب میں درج نہیں۔ قیمت مجلد دو روپے

منگوانے کا پتہ } سیٹھ آدم جی عبد اللہ پبلشر بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

پاکستان کو صنعت و حرفت کی دولت سے مالا مال کرنے والی کتاب جس میں قابل مصنف کے انگلینڈ۔ جرمن۔ امریکہ۔ جاپان۔ بلجیم اور ہالینڈ وغیرہ ترقی یافتہ ملکوں کے مشہور تجارتی انڈسٹری کی کتابیں منگوا کر ان میں سے بہترین فارمولے منتخب کر کے اردو میں ترجمہ کئے ہیں۔ اور کئی برسوں کی محنت کو اپنے ملک کے لوگوں کی بھلائی کے لئے کتاب شائع کر دی ہے۔ قیمت ۲/۸ دو روپے آٹھ آنے صرف۔

مکمل جراحی باتصویر

اس کتاب کے مصنف حکیم نور احمد ثاقب

انبالوی اس فن جراحی سے تعلق رکھنے والے شوقین حضرات کے لئے بیر حاصل بحث کے علاوہ مکمل طریق ہائے علاج درج ہیں۔ اور اصول علاج کے ساتھ ساتھ ہر ایک پھوڑے کی سیر سے لے کر پاؤں تک مفصل تشریح اور خاص الخاص مجرب نسخے جمع کر کے اس خوبی سے قلمبند کئے ہیں۔ کہ شاید ہی اردو میں ایسی کوئی کتاب اس سے پہلے شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۸/۲

ہینڈ بک آف مکینکل انجینئر

کتاب ہذا بلڈنگ انجینئر اور مکینکل انجینئر چوہدری کریم بخش سندھو کی سالہا سال کی محنت کا نچوڑ ہے۔ اس میں ریفریجریشن۔ آئس پلانٹ سسٹم۔ سٹیم بوائلر سٹیم انجن۔ گیس۔ آئل انجن۔ ڈیزل وکرو ڈ ان کی مکمل تفصیل و تشریح بیان کی گئی ہے۔ ماہرین فن انجینئری طلبا کی مکمل رہنما اور استاد ہے مشکل سے مشکل مسئلے کے تصاویر اور خاکے دیکر انتہائی فہم بنا دیا گیا ہے چند بار غور سے مطالعہ کے بعد عملی طور پر مشعل راہ ثابت ہوگی قیمت تین روپیہ

دولت کماؤ دولت پیدا کرنے کے راز

یورپ اور امریکہ جاپان کے تجارتی فارمولے

صاحبان یہ کتاب مختصر سے عرصہ میں اتنی مقبول ہو چکی ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بک گئی ہے۔

اس کتاب میں ہر قسم کی چیزیں مثلاً صابن سازی شربت عطر سازی رنگ بناسپتی گھی چھاپہ خانہ کی سیاہیاں بوٹ پالش پوڈر ہر قسم کریم۔ اچار۔ مربے چٹنیاں آئس کریم پنسلیں تیل سرمہ منجن وغیرہ ۸/۲ دو روپے

منگوانے کا پتہ — سیٹھ آدم جی عبداللہ سیلرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

(اتحاد پریس بل روڈ ۔ لاہور)

ورکشاپ بالتصویر - مصنف ایس حمید خانی بی اے انجینئر - اس کتاب کی مدد سے سرکاری و غیر سرکاری ورکشاپوں میں کام کرنے والے فٹر لوہار مستری ہیڈ مستری خراوی - ڈرائیور مکینیکل اور سٹنے والے انجینئرنگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ

مجربات ارسطو - بیاض خاص - اس کتاب میں انسان کی اندرونی بیرونی امراض کے مجرب نسخے درج کیے گئے ہیں - جو کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں - اور بیش قیمت نسخوں سے زیادہ زود اثر ثابت ہوئے ہیں غریبانہ علاج و معالجہ کی بہترین کتاب ہے صفحات جلد رنگین قیمت ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

ریڈیو گائیڈ بالتصویر

یہ کتاب ایک ماہر فن امریکی ریڈیو انجینئر کی تصنیف ہے جس میں باریک فنی فارمولوں اور ریاضی کے دقیق سوالات کو قطعی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے ایک نو آموز انسان کو ریڈیائی حقیقتوں سے مکمل طور پر آگاہ کیا جا سکتا ہے - اے سی اور ڈی سی کرنٹ کے فرق ایک والو اور بہت سے والو والے ریسیونگ سیٹوں کی بحث کے علاوہ اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ریڈیائی لہریں کیا ہیں۔ مائیکروفون ٹیلیفون پر ان کا کیا اثر پڑتا ہے - آسان ریسیور سیٹ اور لاؤڈ اسپیکر کیسے بنائے جاتے ہیں ضخامت - صفحات ایک سو زیادہ تصاویر رنگین بلاک جلد رنگین گرد پوش قیمت فی مجلد پانچ روپے

درزیالی - یہ تین سو سے زائد صفحات کی ضخیم کتاب درزیوں کی نہ صرف مددگار ہے - بلکہ ان کی استاد ہے - چادر پاجامہ گرارہ سے لیکر ہر قسم کی دیسی اور انگریزی وضع کے لباسوں کے کاٹنے۔ سینے اور مکمل کرنے کے متعلق ایسی واضح اور آسان ہدایات درج ہیں کہ مبتدی اسکی مدد سے درزی اور مدرزی کا مکمل ٹیلر ماسٹر بن سکتا ہے - تصویروں اور نقشوں سے ہر ترکیب آسانی سمجھ میں آ سکتی ہے - قیمت مجلد چار روپیہ

الیکٹریشنز گائیڈ جدید - مصنف ماہر انجینئر حکیم نور احمد شاقب - اس صدی کے علما کا قول ہے کہ اگر بجلی نہ ہوتی - تو اس دنیا میں کوئی چیز نہ ہوتی اس میں کوئی شک نہیں - ہمارے ملک میں بجلی جیسے اہم فن کی کوئی قابل ذکر کتاب موجود نہ تھی - اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ کتاب پیش کی جا رہی ہے اس میں وائرنگ الیکٹرک ہاؤس لیکٹر لک اسٹرنگ ٹرانسفارمرز - آرمیچر کی مرمت اور امتحانی سوالات ان کے حل کے مختلف فارمولے درج ہیں - قیمت چار روپیہ

)/4-foil/S.-1531.

CLASS.

_______________, dated _______________

	Quantity.	Unit.	Rate.		Amou
			Rs.	P.	Rs.

y received.	Receipt order No. and date.

Remarks.

P.W.R.—2322/7-G.—1947—3,000 B.

109 232 23 674 143

132 140 570

147

125 46 8

176

35 173 233

28 454 491 187

27 132 652

496 403 218

227 161 89 73

47 223 91

255 877 256

124 157 370

3

40 377 379 279

92 16

382 174 337

222